Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ : ۱۲ جلد : ۱۵ | ذوالحج ۱۴۳۲ نومبر 2011

مسلسل اشاعت کے ۴۹ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

حضورؐ کا خطبہ حجۃ الوداع انسانیت کا لافانی منشور

منیٰ کا ایک خوبصورت منظر

جناب ممتاز احمد قادری کو سزائے موت

ایک بہادر خاتون

پاکستان کی سالمیت کے خلاف قادیانی سازش پکڑی گئی

ملی مجلس شرعی کی اتحادِ امت کانفرنس

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: 12 ○ جلد: ۱۵

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں آئینہ قادیانیت شامل کر لیا گیا	مولانا اللہ وسایا	3
جناب ممتاز احمد قادری کو سزائے موت	// // //	3
پاکستان کی سالمیت کے خلاف قادیانی سازش پکڑی گئی	// // //	4

مقالات ومضامین

حضور ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع انسانیت کا لافانی منشور	قاری عبدالحئی	7
بشر حافی رحمہ اللہ شائقین علم کے لئے ایک مثال ونمونہ	مولانا محمد قیصر حسین ندوی	9
اسلام کے مردان وفا	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ	11
ایمان	حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ	15
ایک بہادر خاتون	محترمہ امتہ اللہ تسنیم	24
ویل ڈن مائی ڈیئر زویل ڈن، وی آر آل پراؤڈ آف یو	جناب محمد متین خالد	26
عشر کے مسائل	مولانا غلام رسول دین پوری	29
ملی مجلس شرعی کی اتحاد امت کانفرنس	جناب ناصر محمود	32

رد قادیانیت

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب	مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ	35
قادیانیوں سے گذارش احوال واقعی	مولانا اللہ وسایا	37
ایک رسالہ میں چار رسائل	مولانا سعد اللہ لدھیانوی رحمہ اللہ	40
تبصرہ	مولانا سعد اللہ لدھیانوی رحمہ اللہ	41
قادیانی اور نصرانی کی گفتگو میں مسلمان کی ثالثی	مولانا سعد اللہ لدھیانوی رحمہ اللہ	48
تین کتابیں تین درخواستیں	مولانا اللہ وسایا	50

متفرقات

تبصرہ کتب	ادارہ	51
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب

میں آئینہ قادیانیت شامل کرلیا گیا!

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان میں شیخ الحدیث، یادگار اسلاف حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ کی زیر صدارت وفاق المدارس کی تیرہ رکنی نصاب کمیٹی کا ۱۹، ۲۰؍ستمبر ۲۰۱۱ء کو اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بنین وبنات کے وفاق المدارس کے نصاب پر نظر ثانی کی گئی۔ دیگر فیصلوں کے علاوہ نصاب کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ''آئینہ قادیانیت'' جو آج سے عرصہ پہلے وفاق المدارس کے حکم پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ترتیب دی تھی۔ اس کتاب کو وفاق کے درجہ سابعہ یعنی موقوف علیہ میں شامل کرلیا گیا اور التبیان فی علوم القرآن کے پرچہ کے ساتھ آئینہ قادیانیت سے بھی سوال وفاق کے سالانہ امتحان میں شامل ہوگا۔

۲۱؍ستمبر کو وفاق المدارس کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وفاق کی نصاب کمیٹی کے فیصلہ کی متفقہ طور پر توثیق کردی گئی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے کرم کا معاملہ کیا اس فیصلہ پر وفاق المدارس کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ بہت ہی شکریہ۔ واجرھم علی اللہ تعالیٰ ۰ آمین!

جناب ممتاز احمد قادری کو سزائے موت

رسوائے زمانہ سلمان تاثیر سابق گورنر پنجاب کی تحفظ ناموس رسالت قانون کے خلاف یادہ گوئی اور اہانت رسول کی مرتکب مسیحی خاتون آسیہ سے جیل میں جاکر اظہار ہمدردی کرنے پر اس کے فعل بد پر مشتعل ہوکر جناب ممتاز احمد قادری نے مبینہ طور پر اسے ٹھکانے لگادیا تھا۔ ممتاز قادری کو موقعہ پر گرفتار کرلیا گیا۔ اڈیالہ جیل میں خصوصی عدالت نے اس کے کیس کی سماعت کی۔

یکم؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو خصوصی عدالت نمبر۲ کے جج سید پرویز علی شاہ نے فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا کہ ممتاز قادری کو دومرتبہ سزائے موت دولاکھ روپیہ جرمانہ، عدم ادائیگی جرمانہ پر چھ ماہ کی سزا مزید دی جائے۔

یہ فیصلہ سنتے ہی اسی روز راولپنڈی میں مظاہرے ہوئے۔ آج اس تحریر کے وقت مورخہ ۴؍اکتوبر ہے۔

پورے ملک میں جگہ جگہ اس فیصلہ کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ کسی شخص کے کسی عمل سے کسی کو قتل کرنے کا لائسنس نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن جناب جج صاحب نوٹ فرمائیں کہ آپ کے اس فیصلہ نے اس بات کا لائسنس مہیا کر دیا ہے کہ جو شخص جہاں چاہے قانون پاکستان کا مذاق اڑائے۔ اس کے خلاف کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ اگر کسی نے انگلی اٹھائی تو عدالت اسے الٹا لٹکا دے گی۔

اگر یہی انصاف ہے تو پھر چپ بھلی ہے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف سپریم کورٹ کے فیصلہ کو آج تک پیپلز پارٹی یعنی وفاقی حکومت نے تسلیم نہیں کیا۔ جناب نواز شریف صاحب کے خلاف نااہلی کے فیصلہ کو ''ن لیگ'' نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ تو ان دو نظائر کے ہوتے مسلمانان پاکستان کو بھی اجازت دیں کہ وہ برملا اس فیصلہ سے متعلق اپنے نقطۂ نظر کو واضح کرسکیں۔

اگر ریمنڈ ڈیوس کے ہاتھوں قتل ہونے والے مقتول کے ورثاء کو راضی کر کے قومی خزانے سے دیت دے کر ریمنڈ ڈیوس کو رہا کیا جاسکتا ہے تو سلمان تاثیر کے ورثاء کو راضی کرنے کا کام حکومت اپنے ذمہ لے کر دیت ادا کر کے ممتاز قادری کو رہا کیا جائے۔ یہ قرین قیاس نہیں کہ ایک امریکی کی رہائی کے لئے حکومت یہ کارنامے سرانجام دے اور ایک عاشق رسول کو لٹکا دیا جائے۔

تحریک ناموس رسالت کمیٹی کے سربراہ جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحبزادہ صاحب نے مورخہ ۵؍اکتوبر بروز بدھ لاہور میں تحریک ناموس رسالت میں شامل تمام جماعتوں کا اجلاس طلب کر رکھا ہے۔ آج مورخہ ۴؍اکتوبر کو پرچہ پریس بھجوایا جارہا ہے۔ تفصیل اگلے شمارہ میں پیش خدمت ہوگی۔ تاہم قارئین وجماعتی رفقاء دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جناب ممتاز قادری کو سلامتی نصیب فرمائیں۔ آمین!

پاکستان کی سالمیت کے خلاف قادیانی سازش پکڑی گئی!

وزیراعلیٰ پنجاب کی خدمت میں درخواست!

۱۹؍اگست ۲۰۱۱ء کو چناب نگر تھانہ میں مقدمہ نمبر ۳۶۶؍۳۳۱۷۰ درج ہوا۔ جس میں درج ہے کہ:

نمبر۱...... الف...... عزیز الرحمٰن ولد خلیل الرحمٰن قوم راجپوت قادیانی سکنہ چناب نگر۔
ب...... عطاء المجیب ولد عبدالرحیم قوم پٹھان قادیانی سکنہ چناب نگر۔
نے گروہ تشکیل دے رکھا ہے۔ جو منشیات واسلحہ فروشی کرتے ہیں۔

نمبر۲...... صوبہ سرحد سے منشیات واسلحہ لاتے ہیں۔

نمبر۳...... اسلحہ پر خود نمبر لگاتے ہیں۔

نمبر۴...... جعلی اسلحہ لائسنس تیار کر کے اس پر ڈی سی او اسلام آباد کی خود ساختہ اور جعلی مہر لگاتے ہیں۔

نمبر۵...... علاقہ میں کافی لوگوں کو جعلی لائسنس اور اسلحہ فروخت کر چکے ہیں۔

نمبر۶...... ملزمان کے پاس جعلی لائسنس نمبر لگانے والے آلات موجود ہیں۔

نمبر۷...... موقعہ پر چرس کے علاوہ پانچ عدد جعلی لائسنس مجریہ ڈی سی او اسلام آباد، اٹھارہ عدد آہنی مہریں، اسلحہ پر جعلی نمبر لگانے کی نو عدد مہریں، پسٹل جن کے نمبر رگڑے ہوئے تھے۔

نمبر۸...... رائفل آٹھ ایم ایم بمع میگزین و گولیاں، رائفل ۲۴۴ بور، کلاشنکوف کی گولیاں، شناختی کارڈ کے فوٹو جن کے جعلی اسلحہ لائسنس بنانے تھے۔ وغیرہ کی پولیس چناب نگر نے برآمدگی ظاہر کی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی جیسے جعلی نبی کی جعلی امت نے جعل سازی سے ناجائز اسلحہ منگوایا، جعلی لائسنس بنا کر ملک بھر کے قادیانیوں میں کہاں کہاں بھجوایا۔ سیکورٹی کی نام نہاد ایجنسیاں بنا کر قادیانی سیکورٹی گارڈ مختلف کمپنیوں اور اداروں کو جعلی لائسنس ناجائز اسلحہ سمیت مہیا کئے۔ آج تک کتنا اسلحہ منگوایا گیا۔ کون کون سی جگہ سٹاک کیا گیا۔ کہاں کہاں مہیا کیا گیا۔ جن لوگوں کے پاس جعلی لائسنس و ناجائز اسلحہ ہے۔ ان کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جانا چاہئے تھا۔ لیکن ہماری اطلاع یہ ہے کہ بہت سارا اسلحہ پولیس نے ظاہر ہی نہیں کیا۔ نہ ہی اس گروہ کے دیگر ملزمان گرفتار ہوئے۔ نہ ہی جعلی لائسنس یافتہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ پوری قادیانی جماعت اپنے افراد کے اس گھناؤنے جرم کو چھپانے کے درپے ہے۔

آج تک ہم الزام عائد کرتے تھے کہ ہر لڑائی، فتنہ وفساد اور دہشت گردی کے پیچھے قادیانی ہاتھ ہے۔ ہمارا وہ اعتراض صرف دشمنی کی بنیاد پر نہیں تھا۔ اس ایف آئی آر نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ الزام نہیں تھا۔ بلکہ ایک حقیقت ہے جس کو اب جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ کیا پاکستان گورنمنٹ اور پنجاب حکومت اس کیس کے تمام مقتضیات پر عمل کرے گی۔ یا کہ مقامی پولیس اپنی جیبیں بھر کر ایک بار پھر قادیانی جماعت کو موقعہ دے دی گی کہ وہ ناجائز اسلحہ سے پورے ملک کے قادیانیوں کے گھروں کو بارود خانہ بنا دیں۔ تاکہ قریہ قریہ قادیانی جرائم کی پرورش کر سکیں اور ملک کو دہکتے تندور کی طرح بھسم کر دیا جائے۔ خاکم بدہن۔ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اگر اس کیس کی بھرپور تفتیش کر کے پوری مجرم ٹیم کو کٹہرے میں نہیں لایا گیا تو پھر اس ملک کا خدا حافظ ہے۔

کہاں ہیں وہ ایجنسیاں جو قادیانیوں کے کہنے پر ختم نبوت کورس چناب نگر کو رکوانے کے درپے ہو جاتی ہیں؟۔ کہاں ہیں وہ افسران جو مکھی پر مکھی مار کر حق و سچ، جھوٹ و باطل کی تمیز کرنے کی زحمت نہیں کرتے۔

وزیراعلیٰ پنجاب وزیر داخلہ اگر توجہ فرمائیں تو صرف ایک کیس کی صحیح تفتیش سے پورے ملک میں دہشت گردی کے سیلاب کا چشمہ تلاش کیا جا سکتا ہے اور اس کی روک تھام مؤثر انداز میں ہو سکتی ہے۔ کیا حکومت ہماری اس صدائے بےنوا کو اہمیت دے گی؟۔

ایف آئی آر کی نقل یہ ہے:

پولیس فارم 24-5 (1)

ابتدائی اطلاعی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

مقدمہ:366 103317 تھانہ: چناب نگر ضلع: چنیوٹ تاریخ ووقت وقوعہ:۔ 29/8/11-8:15 بجے دن امروز

1	تاریخ ووقت رپورٹ	مورخہ 29-8-11 بوقت 9:20 بجے دن رپٹ نمبر 4 — 6 — تھانہ سے روانگی کی تاریخ ووقت: 30-8-11 بوقت 8 بجے دن
2	نام و سکونت اطلاع دہندہ مستغیث	حسب آمد استغاثہ مرتبہ مرسلہ بابر نواز SHO صاحب تھانہ چناب نگر
3	مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ) و مال اگر کچھ کھویا گیا ہے۔	جرم: 471/420/468-AO13/20/65 ت پ برآمد چرس 540 گرام پسٹل 30 بور معہ 21 ضرب گولیاں، (1) رائفل 8mm معہ 7 گولیاں، (2) رائفلیں 244 بور معہ 73 گولیاں معہ جعلی لائسنس، فوٹوز، شناختی کارڈز، مہریں
4	جائے وقوعہ و فاصلہ تھانہ سے اور سمت	محلہ ربوہ چناب نگر بفاصلہ از تھانہ 3 کلومیٹر جانب جنوب دیہہ بک نمبر 17
5	کاروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا ہو تو اس کی وجہ بیان کی جاوے	،،حسب آمد تحریری استغاثہ "

دستخط: اعجاز احمد 312/HC عہدہ : محرر ہیڈ کانسٹیبل (ابتدائی رپورٹ نیچے درج کرو)

نوٹ:۔ اطلاع کے نیچے اطلاع دہندہ کے دستخط یا مہر یا نشان انگوٹھا ہونا چاہیے اور افسر تحریر کنندہ (ابتدائی اطلاع) کے دستخط بطور تصدیق ہونے چاہیں۔

استغاثہ زیر دفعہ 471/420/468-AO13/20/65 ت پ بوقت 8:15 بجے صبح میں معہ ظفر علی SI محمد ایوب ASI نصر اللہ خان 272/HC محمد اقبال 70/CII، فاروق حیدر انسپکٹر شیراز حسین و محمد لطیف کنسٹیبلان ایکسائز چنیوٹ بسلسلہ گشت اقصیٰ چوک چناب نگر موجود تھا کہ مخبر نے اطلاع دی کہ عزیز الرحمٰن قوم خلیل الرحمٰن قوم راجپوت سکنہ دار العلوم شرقی ،عطا المجیب ولد عبدالرحیم قوم پٹھان سکنہ عظیم پارک چناب نگر نے معہ دیگران منشیات و اسلحہ فروشی کا دھندہ کرنے کا گروہ تشکیل دے رکھا ہے جو صوبہ سرحد سے اسلحہ و منشیات لاتے ہیں۔ اسلحہ پر خود نمبر لگاتے ہیں لائسنس ہائے پر خود ہی DC اسلام آباد کی بجائے DCO اسلام آباد کی جعلی مہریں لگاتے ہیں جو علاقہ میں کافی لوگوں کو جعلی لائسنس و اسلحہ فروخت کر چکے ہیں۔ جنکے پاس جعلی لائسنس نمبر لگانے والے آلات اور منشیات موجود ہے۔ جس پر میں معہ ہمرائیاں حسب نشاندہی مخبر مکان ازاں عزیز الرحمٰن پر پہنچے۔ تو گلی میں موجود عزیز الرحمٰن معہ عطا المجیب ملزم موجود پایا۔ جنکو قابو کرکے جامہ تلاشی لی گئی۔ تو ملزم عزیز الرحمٰن کے دائیں ہاتھ سے شاپر معمولہ چرس وزنی 540 گرام۔ 5 عدد لائسنس نمبرز 35431-35432-35435-35438-35439 مجاریہ DCO اسلام آباد مورخہ 10-4-16 در رنگ ذبی معمولہ 18 عدد مہر آہنی نمبر لگانے والی برآمد ہوا ہے۔ برآمدہ چرس سے ایک گرام چرس بطور نمونہ وبقیہ چرس کے پارسل سربمہر رنگ BN سے تیار کر کے معہ لائسنس ہائے جعلی و ذبی بذریعہ فرد قبضہ پولیس میں لیا گیا ہے۔ ملزم عطا المجیب کی جامہ تلاشی لینے پر مذکورہ کے دائیں ہاتھ سے شاپر معمولہ جعلی لائسنس نمبرز 35433-35434-35440-35441-35442 مجاریہ DCO اسلام آباد مورخہ 10-4-16 معہ ڈبی سرخ معمولہ 9 عدد مہریں آہنی نمبر لگانے والی پسٹل 30 بور تین جگہ سے نمبر رگڑے ہوئے۔ دستہ پلاسٹک سیاہ پر دونوں طرف ستارے۔ بائیں جانب باڈی پر MADE AS CHINA BY NORINO CALL 30 MAUSER تحریر ہے۔ اور میگزین چری سیاہ، 21 گولیاں برآمد ہوا ہے۔ جو بذریعہ فرد قبضہ پولیس میں لیا گیا ہے۔ دریافت پر لیت و لعل کے بعد عزیز الرحمٰن ملزم نے انکشاف کیا ہے جعلی لائسنس بنانے کیلئے مختلف لوگوں کے شناختی کارڈز و فوٹوز کا شاپر اور تین عدد رائفل برائے فروخت اس نے اپنی بیٹھک میں چارپائی پر رکھا ہے۔ جو تائید انکشاف خود میں مذکورہ نے اپنی بیٹھک میں داخل ہو کر چارپائی نشاندہی کر کے اوپر پڑی تین عدد رائفل بحلیہ (1) رائفل 8mm پاک میڈ فولڈنگ بٹ نمبر 7350B معہ دو عدد میگزین، 7 گولیاں، (2) رائفلیں 244 بور نمبر F1753 پاک میڈ فولڈنگ دوسرا نمبر رگڑا ہوا (3) رائفل 44 بور باڈی پر نمبر تین جگہ سے رگڑا ہوا انگلش جانب نمبر 1753 فولڈنگ بٹ دو عدد کال بٹ والی دو عدد میگزین معہ 73 گولیاں 44 بور، 6 گولیاں 222 بور، تین گولیاں کلاشنکوف ایک کارتوس 12 بور ایک عدد شاپر معمولہ فوٹوز معہ شناختی کارڈز برآمد کروایا ہے۔ جو بذریعہ فرد قبضہ پولیس میں لیا گیا ہے۔ عزیز الرحمٰن اور عطا المجیب ملزمان نے اپنے گروہ کے دیگر ملزمان سے ملکر جرائم بالا کا ارتکاب کیا ہے۔ استغاثہ ہذا سے ملفوفہ بدست محمد اقبال 70/CII ارسال تھانہ ہے۔ مثل برائے تفتیش عقب ظفر علی SI صاحب بھجوائی جاوے۔ دستخط انگریزی بابر نواز SHO/I تھانہ چناب نگر 29-8-11۔9-am دار العلوم شرقی چناب نگر۔ از تھانہ۔ حسب آمد استغاثہ پر رپورٹ ابتدائی اطلاعی ہذا بجرم مذکور مرتب کر کے نقل مثل پولیس ہمراہ رندہ کنسٹیبل عقب ظفر علی SI صاحب بھجوائی جارہی ہے اطلاع شرح جناب افسران بالا کو دی۔

اعجاز احمد 312/MHC تھانہ چناب نگر

29-8-11

حضور ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع انسانیت کا لافانی منشور!

قاری عبدالحئی!

لوگو! میری بات سنو۔ میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں شریک ہوسکیں گے (اس کے بعد میں غالباً حج نہ کرسکوں گا۔)

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسانو! ہم نے تم کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا ہے۔ تاکہ الگ الگ پہچانے جاسکو۔ تم میں زیادہ عزت وکرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ اس آیت کی روشنی میں کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہ ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے۔ نہ گورا کالے سے۔ ہاں! بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

انسان سارے ہی آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت وبرتری کے سارے دعوے خون ومال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جاچکے ہیں۔ بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت علیٰ حالہ باقی رہے گی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہوا ہو اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کرڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر ومباہات کی کوئی گنجائش نہیں۔ لوگو! تمہارے خون ومال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کردی گئیں۔ ہمیشہ کے لئے ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی تمہاری اس دن کی اور ماہ مبارک کی (ذی الحجہ) خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب خدا کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس فرمائے گا۔ دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا کہ آپس ہی میں کشت وخون کرنے لگو۔

اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچادے۔ لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے ماتحتوں کا خیال رکھو۔ ہاں! غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

دور جہالت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانہ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ابن حارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مارڈالا تھا۔ اب میں معاف کرتا ہوں۔ دور جاہلیت کا سود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ اب یہ ختم ہوگیا۔

لوگو! خدا نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے۔ بچہ

اس کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہو۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے۔ حساب کتاب خدا کے ہاں ہوگا۔ جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا اس پر خدا کی لعنت۔ قرض قابل ادائیگی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہئے۔ تحفہ کا بدلہ دینا چاہئے اور جو کوئی کسی کا ضامن ہو وہ تاوان ادا کرے۔ کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے سے کچھ لے۔ سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔ عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں۔ کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اور اگر وہ باز آ جائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔

عورتوں سے بہترین سلوک کرو۔ کیونکہ وہ تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کرسکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو۔ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے ہوئیں۔

لوگو! میری بات سمجھ لو۔ میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہوسکو گے۔ اگر اس پر قائم رہے اور وہ خدا کی کتاب ہے اور ہاں! دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔ شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہے گی کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی۔ لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو۔ اس کی بات مان لی جائے اور وہ اس پر راضی ہے۔ اس لئے تم اس سے اپنے دین وایمان کی حفاظت کرنا۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو۔ اپنے خدا کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرو۔ تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا۔ نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔ سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتادیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ ﷺ نے امانت (دین) پہنچادی اور آپ ﷺ نے حق رسالت ادا فرمادیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ:

’’خدایا گواہ رہنا...... خدایا گواہ رہنا...... خدایا گواہ رہنا۔‘‘

بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ شائقین علم کے لئے ایک مثال ونمونہ!

مولانا محمد قیصر حسین ندوی!

بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو عام طور سے ایک صوفی اور درویش کے طور پر جانا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ طلب علم کے ایسے شیدائی تھے کہ شادی تک کا خیال نہ آیا۔ جس کی حدیث میں بڑی تاکید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا شادی ہماری سنت وطریقہ ہے اور ایک موقعہ پر فرمایا جس نے ہمارے طریقہ کو چھوڑا وہ ہم میں سے نہیں۔

علامۂ زماں ہونے کے باوجود ان کا شادی نہ کرنا حصول علم میں غیر معمولی انہاک وشوق کی وجہ سے تھا۔ بالکل ایسے ہی جیسے فروخ ابوعبدالرحمٰن جو عہد بنوامیہ میں اپنے گھر اپنی حاملہ اہلیہ کو تنہا چھوڑ کر نکلے تو ستائیس سال کے بعد واپسی ہوئی۔ جبکہ فوجی وفود آتے جاتے رہے۔ مگر ان پر جہاد کا ایسا غلبہ تھا کہ واپسی کا خیال تک نہ آیا اور لوٹے تو بیٹے ربیعۃ الرای کے علم وفضل سے آنکھیں ایسی ٹھنڈی ہوئیں کہ بیان سے باہر ہے۔ اب طالب علم اور شائق فضل وفن بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے کمال علم کی تفصیل پڑھیں اور سبق لیں۔

علماء عرب میں امام، زاہد، عابد، متقی، محدث، فقیہ، ثقہ اور اپنے عصر کے بے مثال جلیل القدر عالم ابونصر بشر بن حارث بن عبدالرحمٰن مروزی ثم بغدادی ہیں جو بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ومعروف ہیں۔

آپ مرو میں ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں مقیم رہے اور اسی کو اپنا وطن بنالیا۔ آپ نے بغداد کے علماء وشیوخ کی ایک بڑی تعداد سے حدیثیں سنیں۔ جن میں قابل ذکر حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ، مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہیں۔

انہوں نے حدیثیں سنیں اور سنائیں۔ راویوں کی جرح وتعدیل کی۔ ان میں سے بعض کو ثقہ کہا اور بعض کو ضعیف قرار دیا۔ پھر گوشہ نشیں ہوکر عبادت میں مشغول ہوگئے اور اس کے بعد حدیثیں نہیں بیان کیں۔ آپ زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت اور پرہیزگاری میں ایک روشن مینار ہوگئے۔ بہت سے علماء نے آپ کی عبادت وریاضت، زہد وتقویٰ، پرہیزگاری اور زندگی کی سادگی کی تعریف کی ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس چیز سے روٹی کھاتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ عافیت کو یاد کرتا ہوں اور اسے سالن بنالیتا ہوں۔

آپ کا سن ۲۲۷ھ میں ستتر (۷۷) سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ احمد بن ہامان کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پرہیزگاری کے مسئلہ سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا استغفراللہ میرے لئے جائز نہیں کہ میں پرہیزگاری کے بارے میں کلام کروں اور حال یہ ہے کہ میں بغداد کا غلہ کھاتا ہوں۔ اس سوال کے جواب کے لائق تو بشر بن حارث ہی ہیں جو نہ بغداد کا غلہ کھاتے اور نہ عراق کے گاؤں کا کھانا کھاتے ہیں۔

حسن بن محمد اعین کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اگر بشر نہ ہوتے، اور ہمارے حق میں ان کے استغفار سے مجھے جو امید ہے وہ نہ ہوتی تو بے کار ہو جاتے۔ شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں کہ امام

احمد بن حنبل ؒ صرف بشر حافی ؒ کی صحبت میں بیٹھنے اور ان کی زیارت پر اکتفا کرتے تھے۔ حسن بن لیث رازی کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل ؒ سے پوچھا کیا گیا کہ بشر حافی ؒ آپ کے پاس تشریف لاتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ شیخ کو مشقت میں نہ ڈالو۔ ہم لوگ ان کی خدمت میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

امام احمد بن حنبل ؒ کو جس دن ان کی وفات کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا: آپ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ پوری امت میں عامر بن عبد قیس کے علاوہ آپ کی کوئی نظیر نہیں تھی۔ کاش! کہ وہ شادی کر لیتے تو ان کا معاملہ مکمل ہو جاتا۔ انہوں نے اپنے بعد اپنی نظیر نہیں چھوڑی۔ انہیں پر زہیر بن ابی سلمیٰ کا شعر صادق آتا ہے۔

سعی بعدھم قوم لیدر کوھم
فلم یفعلوا ولم یلاموا ولم یالوا

یعنی ان کے بعد کچھ لوگوں نے ان کے مقام و مرتبہ تک پہنچنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ان کا مقام حاصل نہیں کر سکے۔ نہ ان کی لعن طعن کی گئی اور نہ انہوں نے کوتاہی کی۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں کہ ان کے شاگرد امام ابراہیم حربی جو امام احمد بن حنبل ؒ کے مقام و مرتبہ کے تھے۔ ان کی ایسی تعریف کی ہے۔ جیسی تعریف میں نے کسی عاقل کی نہیں سنی۔ امام ابراہیم حربی نے کہا کہ بشر سے زیادہ کامل العقل اور زبان کی حفاظت کرنے والا بغداد میں پیدا نہیں ہوا۔ آپ نے کبھی بھی کسی مسلم کی غیبت نہیں کی۔ گویا کہ ہر ہر بال میں عقل تھی۔ اگر ان کی عقل پورے بغداد والوں میں تقسیم کر دی جائے تو سب کے سب عقلمند ہو جائیں اور ان کی عقل میں ذرا بھی کمی نہیں آئے گی۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ بشر اپنے اہل زمانہ سے زہد و تقویٰ میں فائق اور عقل کی کثرت، فضل و کمال کی تمام قسموں، استقامت دین، نفس کی پاکدامنی و پاکیزگی اور فضول کلام و بکواس سے اجتناب میں ممتاز تھے۔ وہ بہت زیادہ حدیثوں کے حافظ تھے۔ لیکن اپنے آپ کو روایت کے لئے تیار نہیں کیا۔ ان سے جو کچھ سنا گیا علی سبیل التذکرہ ہی سنا گیا۔ حافظ دارقطنی نے کہا کہ بشر بن حارث عابد، زاہد اور علم کے پہاڑ تھے۔ صرف صحیح حدیث ہی روایت کرتے تھے۔

خطیب بغدادی اور حافظ ابن کثیر نے کہا کہ جس وقت بشر ؒ کا انتقال ہوا تو ان کے جنازہ میں پورا کا پورا بغداد شریک ہوا۔ جنازہ فجر کی نماز کے بعد نکالا گیا اور عشاء کے بعد قبر میں اتارا گیا۔ حالانکہ گرمی کا دن تھا جو نہایت بڑا ہوتا ہے۔

یحییٰ بن عبدالحمید حمانی فرماتے ہیں کہ میں نے ابونصر علی بن مدینی کو بشر کے جنازہ میں دیکھا کہ وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں۔ بخدا! یہ آخرت کے مقام و شرف سے پہلے دنیا کا شرف ہے۔ ان کے جنازہ میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد تھی۔ صبح کے وقت جنازہ نکالا گیا۔ لیکن بھیڑ کی وجہ سے رات میں قبر میں اتارا گیا۔

(ان کے حالات تاریخ بغداد للخطیب ج۷ ص۶۷، ووفیات الاعیان ج۱ ص۹۰، البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج۱ ص۲۹۷، تہذیب التہذیب لابن حجر ج۱ ص۴۴۴، خلاصۃ الخزرجی ج ۴۸ سے ماخوذ ہیں)

اسلام کے مردان وفا!

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ!

’’من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللّٰہ علیہ ۰ فمنھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر ۰ ومابدلوا تبدیلا (الاحزاب:۲۳)‘‘ ﴿ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا ہے۔ ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے۔ انہوں نے (اپنے رویہ میں) کوئی تبدیل نہیں کی۔﴾

قرآن شریف کی یہ آیت

ایک عہد، ایک نسل، ایک تحریک، ایک دعوت، ایک صداقت، ایک بطولت، وفاداری پر اور اسلام کو ایک صحیح شکل میں پیش کرنے پر اور اس کے لئے ہر چیز کو قربان کر دینے پر اس کی پوری تاریخ مجسم طریقہ پر میرے سامنے آگئی ہے۔ جماعت مجاہدین کے کارنامے کی تعریف اس آیت سے بہتر نہیں کی جاسکتی۔ یہ آیت نہ صرف اس عہد کو یاد دلاتی ہے۔ بلکہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے سامنے ایک نمونہ پیش کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ مسلمان کا مقام کیا ہے اور ہر مسلمان کا اپنے اپنے عہد میں کیا فریضہ ہے اور وہ کس چیز کا مکلف ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے کن نعمتوں کا نزول اس پر ہوتا ہے اور اس کی طرف سے قبولیت کا استحقاق کس چیز میں پیدا کرتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسلمانوں کے سامنے اسلام کا معیاری نمونہ سامنے رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللّٰہ علیہ (اہل ایمان کی جماعت تو بہت بڑی ہے اور وہ ایک بڑا دائرہ ہے۔ اس کے اندر بھی تخصیص کر کے فرمایا جارہا ہے کہ اہل ایمان میں کچھ مردان کار اور اہل عزیمت ایسے ہیں۔) بلکہ اس کا ترجمہ یوں کر لیجئے کہ اہل ایمان تو بہت ہیں، خوش نصیب ہیں، اللہ کے وعدے پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے ایسے شیر مرد اور ایسے باہمت اور باحوصلہ لوگ ہیں:

صدقوا ما عاھدوا اللّٰہ علیہ ...... انہوں نے اللہ سے جو عہد اور جو وعدہ کیا تھا سچ کر دکھایا ...... فمنھم من قضیٰ نحبہ ...... اور ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو وقت پورا کر چکے اور اللہ کے پاس جاچکے۔ اللہ کے یہاں ان کو انعام ملے گا ...... والآخرۃ خیر وابقیٰ ...... آخرت کا تو کہنا ہی کیا ...... ومنھم من ینتظر ...... اور جن کا ابھی وقت نہیں آیا۔ وہ انتظار میں ہیں اور اپنے عہد پر قائم ہیں ...... وما بدلوا تبدیلا ...... اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

پورا اسلام ایک عہد ومعاہدہ کا نام ہے

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس آیت میں اسلام کی تعریف آگئی ہے۔ قرن اول کے مسلمانوں کے لئے یہ ایک معیاری چیز ہے اور قیامت تک پیدا ہونے والوں کے لئے یہ ایک نمونہ عمل ہے اور ایک معیار ہے اور اللہ کی طرف

سے ایک سند ہے۔ مسلمان اصل میں محض زبان سے کلمہ پڑھ لینے کا نام نہیں ہے۔ اس کو ہم مسلمان کہیں گے۔ ہم اس کے اسلام میں شک نہیں کریں گے۔ جو کلمہ پڑھے گا ہم اس کو احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ لیکن اسلام اس پر ختم نہیں ہو جاتا کہ کلمہ پڑھ لیا جائے۔ مسلمان خاندان میں کوئی بچہ پیدا ہو جائے۔ پھر عقیقہ ہو۔ پھر وہ مسلمان کہلائے اور وہ خود بھی اپنے کو مسلمان کہے۔ یہ کافی نہیں۔ بلکہ ’’من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ‘‘

اس نے اللہ کے ساتھ کوئی عہد کیا، یہ اللہ کے ساتھ ایک عہد ہے۔ وہ عہد یہ ہے کہ ہم اللہ کے احکام کے مطابق زندگی گزاریں گے۔ اس دنیا کا خالق اور رازق، نافع اور ضار وہی ہے۔ وہی عزت اور ذلت دینے والا ہے اور کارساز حقیقی اور مالک الملک ہم اسی کو سمجھیں گے۔ کلمہ ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ بھی ایک عہد اور ایک اعلان ہے کہ ہم اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ زبان قال سے بھی اور زبان حال سے بھی کہ اس دنیا کو پیدا کرنے والی اور چلانے والی تنہا خدا کی ایک ذات ہے۔ ’’الا لہ الخلق والامر‘‘ (یاد رکھو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کا کام ہے حکم چلانا) وہ اس کا خالق بھی ہے اور منتظم بھی ہے۔ یہ نہیں کہ پیدا کر دیا اور اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا۔ یا دوسروں کے حوالے کر دیا کہ اب جو کچھ ہو آدمی کی کوششیں ہیں، نتائج ہیں، مواقع ہیں اور اشیاء میں نفع وضرر کی صلاحیت ہے۔ نہیں، ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ایک ایک ذرہ کا مالک ہے۔ کوئی پتا بغیر اس کی اجازت کے ہل نہیں سکتا اور نہ ہی کوئی ذرہ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ کوئی کام اور کوئی تبدیلی دنیا میں آ نہیں سکتی۔ نہ قسمتیں بدل سکتی ہیں۔ نہ حالات بدل سکتے ہیں۔ جب تک اس کی مرضی اور حکم نہ ہو۔ اصل میں اسلام ایک عہد ہے۔ اب اس عہد کو دیکھنا ہے۔ وہ عہد یہ ہے کہ ہم اس دنیا کا پیدا کرنے والا، چلانے والا، خدا کو سمجھیں گے۔ اس کو مالک حقیقی مانیں گے اور اپنی قسمت اسی کے ہاتھ سمجھیں گے اور نافع وضار اسی کو مانیں گے۔ اس کے سوا کسی کے سامنے نہ سر جھکائیں گے اور نہ کسی کے سامنے احتیاج اور التجاء کا ہاتھ اور دامن پھیلائیں گے۔ یہ ایک عہد ہے۔ پورا اسلام ایک عہد ومعاہدہ کا نام ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کتنے لوگ ہیں جو اس عہد کو پورا کرتے ہیں اور کتنے لوگ ہیں جو عہد کر کے بھول جاتے ہیں۔ ہم بھی عہد کر بھول گئے ہیں۔ اس میں صحابہ کرامؓ کی مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ جب کلمہ پڑھا تو ان کو نہ اپنی جان کی پروا رہی اور نہ مال کی رہی۔ نہ اہل وعیال کی پروا، نہ عزت وذلت کی پروا رہی۔ نہ صحت کی پروا رہی اور نہ رزق اور مال کی پروا رہی اور نہ تعریف اور مذمت کی، کسی چیز کی انہیں پروا نہ رہی۔

یہ وہ بات ہے جو مسلمانوں کو سمجھنی چاہئے۔ خاص طور پر اس ابتلاء وآزمائش کے دور میں سمجھنا چاہئے کہ یہ اسلام جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرفراز فرمایا ہے اور ہم پر احسان فرمایا ہے۔ یہ اسلام نہیں ہے کہ آپ کہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کا نام رکھ لیں، یا مسلمانوں کی سی معاشرت، یعنی گھر کا نقشہ مسلمانوں کا سا ہو، مسجد میں بھی کبھی کبھی جائیں، یا پابندی کے ساتھ جائیں یا اپنے کو مخاطب کر کے کہیں۔ یہ ایک عہد ہے۔ یہ ایک (خدا کرے بے ادبی نہ ہو) چیلنج ہے۔ زمانے کے لئے ایک چیلنج ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم اپنے عقائد میں مسلمان ہیں۔ ہم عبادات میں مسلمان ہیں۔ اپنے اخلاق میں مسلمان ہیں۔ معاملات میں مسلمان ہیں۔ اپنے طرز معاشرت میں مسلمان ہیں۔ ہم آپس کے تعلقات جو میاں بیوی کے تعلقات ہوتے ہیں۔ باپ بیٹے کے تعلقات ہوتے ہیں۔ بھائی بھائی کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ہمسایوں کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ہم ان سب چیزوں میں قانون الٰہی کے پابند ہیں۔ ہم کچھ

نہیں جانتے۔ ہم پہلے یہ دیکھیں گے کہ حکم کیا ہے۔ اس موقع پر اللہ کے اس حکم سے اگر ہماری ساری جائیداد جاتی ہو۔ ہماری ساری کمائی اور سرمایہ پر پانی پھر جاتا ہو اور ہم ایک ایک لقمہ کے محتاج ہو جائیں۔ جب بھی ہم یہی کریں گے یہ ہے اصل اسلام۔ اسلام صرف ایک قومیت کا نام نہیں ہے۔ اسلام کسی تہذیب کا نام نہیں ہے۔ اسلام کسی آبادی کا ایک عنصر کے کچھ امتیازات اور اپنے کو ایک خاص نام سے موسوم کرنے کا نام نہیں ہے۔ جو اس وقت عام طور پر ہو رہا ہے۔ اسلام اوّل سے آخر تک ایک عہد ہے اور ایک پیمان ہے۔ اللہ کے ساتھ ایک اعلان ہے، دنیا کے سامنے۔ ہمارے لئے فیصلہ کن، قابل عمل اور قابل غور چیز وہ ہوگی جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حکم دیا جائے گا۔ رسول اس کی تشریح فرمائیں گے جو اللہ کا حکم ہوگا اور جو رسول کی تشریح ہوگی یا جو اسوۂ رسول ہوگا یا رسول کا نمونہ ہوگا۔ ہم اس پر عمل کریں گے۔ اگر ہمیں اپنی جائیداد، اپنی مالی منفعت اور تمام سہولتوں سے دست بردار ہونا بلکہ نشانۂ ملامت بننا پڑے گا۔ ہمارے لئے زندگی گزارنا وہاں دشوار ہو جائے۔ پھر آخری درجہ کی چیز یہ ہے کہ پھر کسی ملک میں (جہاں حالات مختلف ہوتے رہتے ہیں) وہاں ہم تختہ دار پر چڑھ جائیں۔ بلکہ تختہ دار پر چڑھنا نہیں ہم پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیئے جائیں۔ ہمارے ساتھ بالکل ایک مخالف قوم یا ایک بے وفا اور غدار قوم کا سا سلوک ہونے لگے۔ ہمارے لئے ملازمتوں کے دروازے بند ہو جائیں۔ ہمارے بچوں کی تعلیم مشکل بلکہ بنیادی، معاشی ذرائع کا حصہ حاصل کرنا بھی مشکل ہو جائے۔ پھر بھی ہم وہی کریں گے جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

سو فیصدی سچ کر دکھایا

اللہ فرماتا ہے: ''من المؤمنین رجال '' اہل ایمان میں وہ شیر مرد لوگ ہیں۔ وہ جانباز لوگ ہیں۔ جنہوں نے ''صدقوا'' عہد کے سچے ہونے کا نمونہ دکھایا۔ قرآن مجید ''صدقوا'' کا لفظ بولے تو اس کی عمومیت اس کا عمق اور اس کی طاقت کا کوئی شمار نہیں اور ناپنے کا کوئی پیمانہ نہیں ہے اور جب ''صدقوا'' کا لفظ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ سو فیصد سچ کر دکھایا۔ نہ اس میں مداہنت تھی۔ نہ نفاق تھا۔ نہ مصلحت اندیشی تھی۔ نہ تاخیر تھی۔ کچھ بھی نہیں۔ سب سے بڑے عزت والے کی طرف سے عزت کی جو سب سے بڑی سند دی جاسکتی ہے اور جو توثیق دی جاسکتی ہے۔ وہ ان الفاظ میں موجود ہے۔ جن لوگوں پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ ان پر اگر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تو کوئی تعجب کی بات نہیں تھی۔ اگر اپنا گھر بار لٹا دیتے اور لٹا دیا انہوں نے۔ اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے۔ ''صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ ''انہوں نے سچ کر دکھایا جس کے لئے انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا اور ذرا بھی وہ اپنی جگہ سے ہٹے نہیں۔

آج ہم مسلمانوں کی حالت کیا ہے۔ ہم مسلمان دیکھتے ہیں کہ اس بات کی کتنی گنجائش ہے۔ اس میں نفع ونقصان کا کیا توازن ہے۔ نفع کتنا ہے، نقصان کتنا ہے، نیک نامی ہے یا بدنامی، سیاسی بدگمانیاں اور اقتصادی پریشانیاں تو اس میں نہیں شامل ہو جائیں گی۔ ہماری اولاد اور خاندان کا مستقبل تو نہیں مشکوک ہو جائے گا۔ ہم خطرے میں تو نہیں پڑ جائیں گے۔ یہاں تک کہ آخری درجہ یہ ہے کہ ہم الیکشن جیت سکیں گے یا نہیں جیت سکیں گے۔ ہم کوئی عہدہ پاسکیں گے یا نہیں پاسکیں گے۔ ملک میں باعزت طریقہ سے زندگی گزار سکیں گے یا نہیں گزار سکیں گے۔ یہ سب خیالی چیزیں

ہیں۔اللہ کے یہاں اس کا کوئی گزر نہیں ہے۔’’فمنهم من قضیٰ نحبه ‘‘اوران میں سے کچھ وہ تھے جو آخری درجہ تک پہنچ گئے۔جب انہوں نے اپنا وقت پورا کرلیا تو موت کے گھاٹ اتر گئے۔شہادت کا درجہ انہوں نے حاصل کرلیا۔خون کا آخری قطرہ بہادیا۔’’ومنهم من ینتظر ‘‘اور کچھ لوگ تھے جن کا ابھی وقت نہیں آیا تھا اللہ کی طرف سے۔وہ ایک تقدیری بات ہے،موت کا وقت مقرر ہے،شہادت بھی موت ہی کی ایک قسم ہے۔اس کا بھی وقت مقرر ہے۔ایسے واقعات ہم دیکھتے ہیں۔فتوحات اور جہاد کی تاریخ میں انہوں نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔حضرت خالد ﷜ ہتھیلی پر سر رکھے ہوئے جنگ کررہے ہیں۔اس میں کسی قسم کی آڑ نہیں۔ذرا بھی اس میں تردد نہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ سلامت رکھتا ہے۔کتنی جنگوں کو فتح کیا اور کتنی جنگوں کا سہرا ان کے سر ہے۔’’فمنهم من قضیٰ نحبه ‘‘کچھ وہ ہیں جنہوں نے اپنا وقت پورا کردیا۔اللہ نے جو وقت مقرر کیا تھا وہ وقت آ گیا۔جہاد میں آیا یا گھر پر آیا۔’’ومنهم من ینتظر ‘‘اور کچھ لوگ انتظار میں ہیں۔ان کی طرف سے کوئی کمی نہیں۔وہ ہتھیلی پر سر رکھ کر پھر رہے ہیں۔میدان جہاد میں اور دعوت دے رہے ہیں شہادت کو۔ان کی شہادت کا وقت نہیں آیا۔اللہ ان کو میدان جنگ سے زندہ سلامت لے آتا ہے اپنے گھر۔لیکن وہ انتظار میں ہیں۔’’وما بدلو تبدیلا ‘‘انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

ایک منشور ایک عہد نامہ

یہ ہے نمونہ ہمارے لئے۔اگر اس وقت ہم سے پوچھا جائے۔میری نااہلیوں،بے عملی،تمام کمزوریوں اور گناہوں کے باوجود مجھ سے پوچھا جائے کہ اس وقت مسلمانوں کو ایک منشور اور عہد نامہ چاہئے اور ایک ایسا دستور العمل جو ان کے سامنے رہے۔آپ لکھ کر دے دیجئے۔میں لکھ کردوں گا۔’’من المؤمنین رجال صدقوا ماعاهدوا الله علیه فمنهم من قضیٰ نحبه ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلاً ‘‘

اصل میں اسلام کیا ہے؟اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ صرف مسلمان کا نام رکھ دیا۔یا اسلام کا طرز معاشرت اختیار کرلیا۔صرف یہ اسلام نہیں۔بلکہ اسلام ایک عہد ہے کہ اے حاضر و ناظر،اے علام الغیوب،اے خلاق دوجہاں!تو شاہد رہ،گواہ رہ کہ ہم شریعت کو ترجیح دیں گے منافع پر،شریعت کے احکام کو پہلے پوچھیں گے،دیکھیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان چند اولوالعزم اور اعلیٰ طبقہ کے صحابہ کرام ﷢ اور مسلمانوں کی پہلی نسل کے برگزیدہ حضرات کے متعلق کہا ہے۔لیکن یہ الفاظ قیامت تک کے لئے ہیں۔’’من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدو الله علیه ‘‘اہل ایمان وہ شیر مرد لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا جس کا عہد کیا تھا۔یہی ہمارے لئے خدا کا حکم ہے،یہی ہمارے لئے منشور ہے کہ کلمہ’’لا اله الا الله محمد رسول الله ‘‘پڑھ کر ایک عہد کیا ہے۔وہ عہد یہ ہے،اللہ اور رسول کی بات کو،اللہ اور رسول کی طرف سے آئی ہوئی بات کو،اللہ اور رسول سے مانگی اور مطالبہ کی ہوئی بات کو ترجیح دیں گے۔تمام حقیقی،یقینی اور مخیلہ اور ممکن الوقوع تمام خطرات پر اور نقصانات پر۔

یہ اسلام ہے،اسلام وہ ہے جو اللہ اور رسول کی طرف سے آیا۔اس کا تعلق عقائد سے بھی ہے،معاملات سے بھی ہے،عبادات سے بھی ہے،رسم ورواج سے بھی ہے،شادی بیاہ کی رسموں سے بھی ہے،اور وراثت کے قانون سے بھی ہے۔میاں بیوی کے تعلقات سے بھی ہے اور اپنے پڑوسی کے تعلقات سے بھی ہے۔

ایمان!

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

''عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلھا قول لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان (مشکوٰۃ ص ۱۲، ۱، مسلم ص ۴۷، ۱) '' روایت جو آپ کے سامنے پڑھی گئی حضرت ابوہریرہؓ حضور سرور کائنات ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''الایمان بضع وسبعون شعبۃ...... ایمان کی ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ ایمان کے ستر سے اوپر کچھ شعبے ہیں...... شعبہ عربی میں شاخ کو کہتے ہیں...... فأفضلھا قول لا الہ الا اللہ...... ان شعبوں میں سے سب سے افضل تو لاالہ الااللہ ہے...... وأدناھا اماطۃ الاذی عن الطریق...... ادنی شعبہ یہ ہے کہ رستے میں اگر تکلیف دینے والی چیز پڑی ہوئی ہو تو اس کو ایک طرف ہٹا دینا...... والحیاء شعبۃ من الایمان ...... اور حیاء بھی ایمان کا ایک خاص شعبہ ہے۔'' صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں یہ روایت موجود ہے۔ اس لئے اس کو متفق علیہ بھی کہا گیا ہے۔

ہفتہ وار پروگرام کی یوں سمجھئے کہ یہ پہلی نشست ہے تو آج طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ کھانسی کی وجہ سے گلا بھی خراب ہے۔ لیکن خیال ایا کہ آپ کے سامنے کچھ نہ کچھ ضرور عرض کردوں۔ تاکہ اسی ترتیب کے ساتھ بیانوں کا سلسلہ سروع ہوجائے تو یہ بنیادی بات ہے جو میں نے آپ کے سامنے پہلے کی اور اب انشاءاللہ العزیز یہی چھیلتی چلی جائے گی۔ ہم اپنے آپ کو اللہ کے فضل وکرم سے سمجھتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔ مومن اس کو کہتے ہیں جس کے پاس ایمان ہو۔ کیونکہ مومن اسم فاعل کا صیغہ ہے تو مومن کہتے ہیں صاحب ایمان کو جیسے مسلم کہتے ہیں صاحب اسلام کو جس کے پاس اسلام ہو تو وہ مسلم ہے اور جس کے پاس ایمان ہو تو وہ مومن ہے۔

علامات ایمان کے جاننے کی ضرورت کیوں؟

تو الحمدللہ! اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم اپنے آپ کو صاحب ایمان سمجھتے ہیں اور انشاءاللہ العزیز یہ بات ٹھیک ہوگی۔ اللہ کی توفیق کے ساتھ اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ ہمیں یہ دولت ایمان حاصل ہے اور اللہ مرتے دم تک قائم ودائم رکھے۔ آمین۔ ویسے تو ہم صاحب ایمان ہیں۔ لیکن یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ایمان کہتے کسے ہیں۔ ایمان کیا چیز ہے جس کو ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا کے اندر سب سے بڑی دولت اگر کسی شخص کو نصیب ہوتی ہے تو وہ ایمان کی دولت ہے تو ایمان کو پہچاننا چاہئے کہ ایمان ہے کیا۔ جس وقت ہم پہلے اس کو پہچان لیں گے تو پھر ہمیں معلوم ہوگا کہ ہمارے پاس ہے بھی یا نہیں۔ کہیں ہم کسی غلط فہمی میں تو مبتلا نہیں۔

بسا اوقات ایک آدمی اپنے آپ کو سمجھ لیتا ہے کہ میں مومن ہوں۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ وہ ایمان سے خارج

ہو۔فکر کرنے کی بات یہ ہے تو یہ چیزیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔اس لئے میں آج مضمون کا افتتاح اسی سے کر رہا ہوں۔فکر کی بات یہی ہوتی ہے کہ ہمیں یہ دولت حاصل ہونے کے بعد پھر یہ باقی بھی رہے اور ہمیں کچھ اس کی شناخت ہونی چاہئے۔ایمان ہے کیا چیز اور وہ ہمارے اندر موجود بھی ہے یا نہیں۔کیونکہ ایمان ایک معنوی چیز ہے تو ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک شخص اپنے آپ کو مومن سمجھ رہا ہے۔لیکن حقیقت میں ایمان سے خالی ہے۔

بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو مومن کہلاتے ہیں۔لیکن انہوں نے عقائد وخیالات اس قسم کے اپنالئے ہیں کہ علمی دلیل کے تحت اس عقیدے کے ساتھ ایمان جمع نہیں ہوتا۔

اب ایک قادیانی جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی سمجھتا ہے وہ بھی اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ہم مومن ہیں۔لیکن علمی دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مومن نہیں کافر ہیں۔اس قسم کی بہت ساری باتوں کی تفصیل آپ کے سامنے آتی رہے گی۔تو سرور کائنات ﷺ سے ایک دفعہ مجلس میں یہ پوچھا گیا یا رسول اللہ ما الایمان ؟ ماالایمان کا معنیٰ اگرچہ یہ ہے کہ ایمان کیا ہے۔لیکن وہاں حقیقت ایمان پوچھنے کی بجائے حضور ﷺ سے ایمان کی علامت پوچھنا مقصود تھی کہ ہم کس طرح پہچان لیں کہ ہمارے اندر ایمان ہے یا نہیں۔

علامت نمبر ا......نیکی پر خوشی گناہ پر شرمندگی

صحابہ کرامؓ اس بات کی فکر رکھتے تھے کہ تو ماالایمان کہہ کے ایمان کی حقیقت نہیں پوچھی بلکہ علامت پوچھی ہے کہ ہم کس طرح پہچانیں تو سرور کائنات ﷺ نے ایسی سادی علامت بتادی کہ تم اس پہ غور کرلیا کرو۔اگر یہ بات تمہیں حاصل ہے تو اطمینان کرلو کہ تم مومن ہو اور اگر حاصل نہیں ہے تو فکر کرو اور بہت سی علامات بتائیں۔فرمایا:

”اذا سرتك حسنتك وساء تك سيئتك فانت مومن(مشکوٰۃ ص١٦،١،مسند احمدص٢٥١،٥)“

یہ نشانی بتادی۔بچے بھی اس بات کو سمجھ سکتے ہیں ہیں۔بڑے بھی سمجھ سکتے ہیں۔پڑھے ہوئے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ان پڑھ بھی سمجھ سکتے ہیں۔اذا سرتک حسنتک جب تیری نیکی تجھے خوش کردے۔ساءتک سیئتک تیرا گناہ تجھے غم میں ڈال دے کہ یہ مجھ سے کیوں ہوگیا۔ہونا نہیں چاہئے تھا۔یہ دو باتیں اگر موجود ہوں۔فانت مومن۔تو مومن ہے۔کتنی موٹی سی علامت ہے۔اچھا کونسا کام ہے۔برا کونسا کام ہے۔اس کو ہر آدمی پہچانتا ہے۔نیکی اور بدی کوئی مخفی چیز نہیں ہے۔ان پڑھ آدمی بھی جانتا ہے کہ یہ کام اچھا ہے۔یہ برا ہے۔پڑھے ہوئے بھی جانتے ہیں۔بچے بھی جانتے ہیں کہ یہ کام اچھا ہے۔یہ برا ہے۔کون نہیں جانتا کہ نماز پڑھنا اچھا کام ہے۔چوری کرنا برا کام ہے۔کون نہیں جانتا کہ سچ بولنا اچھا کام ہے۔جھوٹ بولنا برا کام ہے۔یہ موٹی موٹی باتیں ہیں۔تو اگر تو نیکی کرکے دل خوش ہو تو سمجھ لو کہ ایمان ٹھیک ہے۔اسی طرح گناہ کا کام ہوگیا تو دل پہ افسردگی طاری ہوگئی۔غم طاری ہوگیا کہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا تو مومن ہو۔کیونکہ یہ علامت ہے اس بات کی کہ تمہاری باطنی حس ٹھیک ہوگئی جس طرح سے انسان کی ایک ظاہری حس ہے۔مثلاً زبان سے ذائقہ معلوم ہوتا ہے۔

تو آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ آپ نے سنا ہوگا کہ اگر کسی کو سانپ کاٹ جائے تو کہتے ہیں اس کے منہ کا ذائقہ خراب ہوجاتا ہے۔وہ اگر نیم کے پتے بھی چبائے تو اس کو کڑوے نہیں لگتے۔حتیٰ کہ علاج کے طور پر یہ ایک

جو بے انتہائی کڑوا ہوتا ہے۔اس کے اوپر جو پھول سے لگے ہوتے ہیں وہ کھلاتے ہیں۔علاج کے طور پر تو کھانے میں اس کو کڑوے نہیں لگتے۔جب کڑوے لگنے شروع ہو جائیں تو علامت ہوتی ہے کہ زہر اتر گئی اور دو چار دن آپ کو بخار ہو جائے خاص طور پر گرمی کے موسم میں گڑ بھی کھاؤ تو کڑوا لگتا ہے۔جلیبی بھی کھاؤ تو کڑوی لگتی ہے۔یہ علامت ہوتی ہے کہ حس بگڑ گئی۔میٹھا کڑوا لگ رہا ہے۔کڑوا میٹھا لگ رہا ہے۔تو اگر آپ صحت مند ہو تو صحت مند ہونے کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اگر آپ کوئی میٹھی چیز کھائیں تو آپ کو میٹھی لگے۔اگر آپ کڑوی چیز کھائیں تو آپ کو کڑوی لگے یہ علامت ہے کہ آپ کی حس ٹھیک ہے اور اگر کڑوی میٹھی لگنے لگ جائے۔میٹھی کڑوی لگنے لگ جائے۔یہ علامت ہے کہ حس خراب ہوگئی۔یہ ٹھیک نہیں۔

بالکل اسی طرح سے سمجھو کہ نیکی کرنے کے ساتھ آپ نے مثلاً نماز پڑھ لی تو دل میں ایک سرور پیدا ہو گیا کہ اللہ نے توفیق دی۔نماز پڑھ لی۔بہت اچھا ہو گیا دل خوش ہو گیا۔ایسے خوش ہو گیا کہ جس طرح سے بھوکے کا روٹی کھا کے دل خوش ہوتا ہے اور اگر کوئی غلطی ہوگئی آخر انسان ہے بھول چوک ہو جاتی ہے تو طبیعت میں گھٹن طاری ہو جائے۔اس طرح جس طرح آپ نے ایک چیز کھائی اور جب آپ حلق سے نگل چکے تو آپ کو کسی نے بتایا یہ تو زہر تھی جو تم نے کھالی۔اب زہر کا سن کر آپ جانتے ہیں کہ آپ کو فکر پڑ جائے گا کہ میں تو مر جاؤں گا۔انسان بے چین ہو جاتا ہے۔فکر میں پڑ جاتا ہے۔ڈاکٹروں کی طرف بھاگتا ہے۔علاج تلاش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے اس زہر کو اگل دوں۔یہ زہر ہضم نہ ہو۔اگر یہ زہر ہضم ہوگئی تو یہ میرے لئے موت کا پیغام بن جائے گی۔تو بے چینی لگ جاتی ہے۔کون اس کا علاج کر سکتا ہے۔اس کی طرف بھاگے گا۔کس چیز سے علاج ہو سکتا ہے۔اس کو کھانے کی کوشش کرے گا۔قے کرنے کی کوشش کرے گا کہ کسی طرح سے نکل جائے۔ہضم نہ ہو۔اگر یہ ہضم ہوگئی تو موت کا باعث بن جائے گی۔جس وقت تک اطمینان نہ ہو جائے کہ بدن سے زہر نکل گئی۔اس وقت تک چین نہیں آتا۔بالکل اسی طرح سے برائی ہو جانے کے بعد،کوئی بری حرکت ہو جانے کے بعد،غلطی ہو جانے کے بعد انسان کی طبیعت کے اوپر خوف طاری ہو جائے جیسے کوئی زہر پی لے تو خوف طاری ہوتا ہے۔انسان پوچھے کہ اس گناہ کی تلافی کیسے ہوگی۔میرا یہ جرم کیسے معاف ہوگا۔اگر کسی کی حق تلفی ہوئی ہے تو اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔اگر اللہ میاں کے حق میں کوئی نافرمانی ہوئی ہے تو اس کے سامنے رونے دھونے کی کوشش کرے گا۔استغفار کرے گا۔جب تک اس کے دل میں اطمینان نہ ہو جائے کہ میرا یہ گناہ معاف ہو گیا۔اس وقت تک اس کی تڑپ ختم نہ ہوگی۔تو اس طرح بے چین رہنے۔تڑپتا رہے تو یہ پکی علامت ہے اس بات کی کہ یہ شخص مومن ہے۔نیکی کر کے خوش ہوتا ہے اور برائی ہو جائے تو اس پر غم طاری ہو جاتا ہے۔تو یہ حضور ﷺ نے ایک باطنی چیز جو ہمارے اندر تھی اس کی پہچان بتا دی۔

گناہ ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے چینی

چنانچہ آپ کے سامنے اس کی مثالیں موجود ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی حس جب حضور سرور کائنات ﷺ کی صحبت میں جا کے ٹھیک ہوئی۔یہ واقعات نمونے کے طور پر اس لئے نقل کئے گئے ہیں کہ ایک صحابی ہیں ماعز اسلمیؓ ان سے ایک غلطی ہوگئی۔انسان تھے۔چونکہ پہلے جاہلیت کے زمانے میں ایسی حرکتیں ہوتی تھیں۔پھر توبہ کر لی تو بسا

اوقات وہ عادت پھر اس حرکت میں ڈال دیتی ہے۔ جاہلیت کے زمانے میں اس کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ ایسی حرکتیں ہوتی رہتی تھیں۔ جب ایمان لے آئے۔ پچھلے سارے گناہ معاف ہوگئے تو اب اگر کسی سے کوئی غلطی ہوگئی تو پھر اس پہ بے چینی طاری ہوتی تھی۔ وہ اس واقعہ سے نمایاں ہے جو حدیث شریف کے اندر ماعز اسلمیؓ کا واقعہ نقل کیا گیا۔ جن سے غلطی ہوگئی کہ وہ زناء کر بیٹھے تھے۔ کسی نے ان کو دیکھا نہیں۔ کسی نے ان کو پکڑا نہیں۔ خود ان کو خیال ہوا کہ میں کیا کر بیٹھا تو حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے جس طرح سے آپ لوگ بھاگ کے ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں کہ جی مجھ سے غلطی سے زہر کھائی گئی۔ فوراً علاج کردو۔ ورنہ میں مرجاؤں گا۔ تو حضور ﷺ کے پاس پہنچے۔ نہ اپنی عزت کا خیال ہے۔ ایسے ہے جس طرح سے بے چینی میں تڑپتے پھر رہے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ مجھے پاک کردو۔ آپ ﷺ نے منہ دوسری طرف کرلیا تو دوسری طرف آکے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھ سے غلطی ہوگئی مجھے پاک کردو۔

چار دفعہ جب اس طرح سے کہا تب حضور ﷺ نے پوچھا کونسی ہوگئی تو انہوں نے بتائی۔ حضور ﷺ نے تحقیق کرنے کے بعد فیصلہ سنادیا کہ اس کو سنگسار کردو تو قبول کرلیا۔ سنگسار ہوگئے۔ اطمینان اس بات پہ ہوا کہ جب حضور ﷺ کے سامنے توبہ ہوگئی۔ دنیا میں اپنی سزا بھگت لی تو انشاء اللہ العزیز اب آخرت میں سزا نہیں ہوگی۔ چنانچہ ایک شخص کے منہ سے ان کے متعلق کوئی گھٹیا لفظ نکل گیا۔ اس وقت جب ان کو پتھر مار مار کے مارا جارہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو تنبیہ فرمائی اور فرمایا تمہیں پتا نہیں ماعزؓ تو اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگاتا پھر رہا ہے۔

(سنن کبریٰ للبیہقی ۸/۲۲۷، ابن حبان ۱۰/۲۴۸)

اب اندازہ کیجئے۔ یہ تھا مقام۔ آپ ساری زندگی نمازیں پڑھتے ہیں تو یہ بشارت آپ کو کوئی نہیں سنائے گا اور اس سے غلطی ہوئی تھی۔ لیکن اس نے اس غلطی پر صحیح طور پر توبہ کی اسلام کے قانون کو قبول کیا تو دنیا کے اندر ہی حضور ﷺ نے اس کے لئے بشارت سنادی۔ وہ تو جنت کی نہروں میں غوطے لگاتا پھر رہا ہے۔ اب اندازہ کیجئے یہ تھا مقام انہوں نے اسلامی قانون کو قبول کیا تو دنیا کے اندر ہی حضور ﷺ نے اس کے لئے بشارت سنادی۔ وہ تو جنت کی نہروں میں غوطے کھاتا پھرتا ہے۔ یعنی جس طرح سے بے چینی انسان کے اوپر طاری ہونی چاہئے گناہ ہوجانے کے بعد اس کا صحیح نمونہ ماعز اسلمیؓ کا واقعہ ہے۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ ایمان ہے یا نہیں تو یہ کتنی سادی اور کتنی صاف اور کتنی آسان نشانی حضور ﷺ نے بتادی۔

آیئے ہم اپنے اندر غور کریں

آج آپ یہاں سے اٹھ کر جانے کے بعد جس وقت چارپائی پہ لیٹیں۔ صرف پانچ منٹ چھوٹے بڑے سارے اس بات کو سوچیں کہ ہم دن کو نیکی بھی کرتے ہیں اور کبھی بچہ ہونے کی وجہ سے ہم سے غلطی بھی ہوجاتی ہے۔ کسی کی چیز اٹھا کے کھالی کسی کی چیز کا نقصان کردیا یا کبھی جھوٹ بول دیا تو کیا گناہ ہوجانے کے بعد ہماری طبیعت میں بے چینی ہوتی ہے کہ ہم اس کا تدارک کریں اور کیا نیکی کرنے کے بعد ہم خوش ہوتے ہیں۔

اگر آپ کی عقل فیصلہ یہ دے کہ واقعی جس وقت ہمیں نیکی کی توفیق ہوتی ہے تو ہمارے اوپر سرور کی کیفیت

طاری ہوتی ہے اور جس وقت ہم کسی کو گالی دیتے ہیں یا کسی کی چغلی کرتے ہیں یا کسی کا نقصان کرتے ہیں یا کسی کی چوری کرتے ہیں یا جھوٹ بولتے ہیں۔ آپس میں یا استاذ کے سامنے تو پھر ہمارے اوپر ایک غم کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا۔ ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اگر عقل کا فیصلہ ہو کہ کیفیت یہ ہوتی ہے تو تم اللہ کا شکر ادا کرنا کہ تم مؤمن ہو اور اگر کوئی برائی کرلیں اوپر سے جھوٹ بول بول کے ٹالتے رہے کوئی پوچھے تو قسمیں کھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں کہ نہیں جی میں نے تو یہ نہیں کیا میں نے تو یہ چیز اٹھائی نہیں۔ ایک قرآن کیا دس قرآن سر پر رکھ لو اور جو کیا اس کے اوپر جھوٹ کا پردہ ڈال دیا اور نیکی کر کے طبیعت میں کوئی خوشی نہیں آتی اور اگر کوئی غلطی ہو جائے تو غم نہیں طاری ہوتا تو پھر فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا واقعی ہمارے اندر ایمان ہے بھی یا نہیں۔

علامت تو یہ بتاتی ہے کہ معاملہ گڑبڑ ہے۔ اس لئے سارے کے سارے چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں۔ اس بات کو سوچو کیا نیکی کا شوق ہے۔ اسی طرح سے جس طرح سے بھوک لگنے کے بعد روٹی کا شوق ہوتا ہے۔ پیاس لگنے کے بعد پانی کا شوق ہوتا ہے تو کیا اس قسم کا نیکی کا شوق ہے نماز شوق سے پڑھتے ہیں۔ تلاوت ہم شوق سے کرتے ہیں اور جتنے برائی کے کام ہیں برائی کوئی چھپی ہوئی نہیں ہوتی۔ سب جانتے ہیں کہ ہمیں برائی سے نفرت ہے۔ ہم برائی کا خیال کر کے اس سے کتراتے ہیں۔ اگر یہ کیفیت ہو تو سمجھ لیجئے کہ آپ روحانی طور پر صحت مند ہیں اور اگر یہ کیفیت نہیں تو پھر ذرا فکر کرنے کی بات ہے۔ پھر ہم روحانی طور پر مریض ہیں تو پھر ہمیں اپنا علاج کرانے کی ضرورت ہے کہ ہماری حس ٹھیک ہو جائے۔ ہم نیکی کو نیکی سمجھنے لگ جائیں اور برائی کو برائی سمجھنے لگ جائیں اور نیکی کا ہمارے اندر شوق پیدا ہو جائے۔ برائی سے ہمیں نفرت ہو جائے۔ اس کیفیت کو پیدا کرنے کے لئے پھر ذرا تھوڑی سی فکر کرنے کی ضرورت ہے تو جیسے صحابہ کرامؓ فکر کرتے تھے کہ ہمارے پاس ایمان ہے یا نہیں اور علامتیں پوچھتے تھے ہمیں بھی اپنے ایمان کے متعلق اسی طرح سے فکر مند رہنا چاہئے۔

درخت کی مثال سے حقیقت ایمان کی وضاحت

پھر ایمان ہے کیا؟۔ ایمان کس چیز کا نام ہے؟۔ یہ تو تفصیل طلب بات ہے۔ اجمالی ایمان ہے جس طرح سے آپ ایک ایمان اجمالی لایا کرتے ہیں۔ ایک تفصیلی ایمان لایا کرتے ہیں اور یہ مثال جو میں نے آپ کو دی ہے۔ حدیث شریف کے اندر، سرور کائنات ﷺ کی روایت جو میں نے خطبے میں پڑھی ہے۔ اس میں بھی ایمان کو ایک مثال کے ساتھ سمجھایا گیا ہے اور بہت پیاری مثال ہے اور اس کو اگر ذہن میں بٹھا لیا جائے تو پھر بھی انسان کو ایمان کی حدود کا پتہ چل جاتا ہے۔ سرور کائنات ﷺ نے ایمان کی مثال دی ایک درخت کے ساتھ، درخت جڑ سے شروع ہوا کرتا ہے اور پتوں تک پھیلتا ہے اور آخر میں جا کے اس کے پھول پتے اس کا آخری آخری جزو ہوتے ہیں۔ یہ ہے سارے کا سارا درخت کا حدود اربعہ۔ جڑ سے شروع ہوتا ہے باہر نکلتا ہے۔ آگے اس کی مختلف موٹی موٹی شاخیں بن جاتی ہیں۔ پھر چھوٹی بنتی ہیں۔ پھر اور چھوٹی چھوٹی بنتی ہیں۔ پھر آخر میں پتے ہوتے ہیں اور پھول لگتے ہیں تو پھر پتوں تک درخت مکمل ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کہیں گے یہ درخت بالکل کامل مکمل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پھول پتے شاخیں چھوٹی موٹی سب ٹھیک ہیں۔

اور اس درخت کے مختلف حصے ہیں۔ایک حصہ تو وہ ہے جس کو ہم جڑ کہتے ہیں۔ جو بالکل زمین میں دھنسا ہوا ہوتا ہے۔ اگر اس کو کاٹ دیا جائے (تو اوپر سے اس کی بڑی شاخیں پتے کسی کو کچھ نہ کہو) اگر اس جڑ کو آپ کاٹ دیں تو درخت ختم ہو جاتا ہے۔ آپ اس کی شاخیں بھی نہ توڑیں تو جڑ کاٹنے کے نتیجے میں درخت خشک ہو جائے گا۔

پھر وہ درخت سرسبز نہیں رہ سکتا۔ اس کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ پتے جھڑ جائیں گے۔ پھول جھڑ جائیں گے۔ شاخیں خشک ہو جائیں گی۔ تروتازگی اس کی ختم ہو جائے گی اور پھر جس وقت جڑ صحیح ہو وہ زمین سے نکلتا ہے تو موٹے موٹے اس میں سے تنے نکلتے ہیں۔ وہ جب سارے ٹھیک ہوں گے تو ٹھیک اور اگر ان میں سے کوئی ٹوٹ جاتا ہے تو اچھا خاصا نقص معلوم ہوتا ہے۔

پھر وہ تنے آگے جاکے اور چھوٹی شاخوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور وہ چھوٹی شاخیں پھر تقسیم ہو جاتی ہیں۔

پھر آخر میں جاکے پتے آجاتے ہیں تو ایمان بھی اس طرح ہے۔ اس کی جڑ قلب کے اندر ہوتی ہے۔ ’’لا الٰہ الا اللّٰہ‘‘ یہ ایمان کی جڑ ہے۔ اگر اس جڑ کو کاٹ دیا جائے تو چاہے تم صبح شام، رات دن نماز پڑھو، روزے رکھو، جو چاہے کرو۔ لیکن اگر توحید کا عقیدہ قلب سے ختم ہو گیا یہ درخت کسی صورت میں قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ’’لا الٰہ الا اللّٰہ‘‘ کے تقاضے سے جتنے اور عقیدے اختیار کرنے پڑتے ہیں وہ جڑ کی طرح ہیں۔

ایمان میں رونق مستحبات سے آتی ہے

اور بڑے بڑے تنے یوں سمجھیں جیسے اس کے ارکان ہیں۔ نماز ایک بڑا تنا ہے۔ زکوٰۃ ایک بڑا تنا ہے۔ روزہ ایک بہت بڑا تنا ہے۔ حج ایک بہت بڑا تنا ہے۔ یہ تنے ہیں جو اوپر نکلنے کے بعد نمایاں ہوتے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ جتنی نیکیاں ہیں۔ بڑی سے لے کر چھوٹی تک ساری اس طرح سے ہیں جیسے درخت پہ بڑی سے بڑی چھوٹی سے چھوٹی شاخیں تو کامل مکمل درخت وہ ہوگا جس میں پتے تک محفوظ ہوں۔ اسی طرح سے ارکان فرائض ہیں۔ واجبات ہیں، سنن ہیں، مستحبات ہیں، آداب ہیں تو مستحبات میں آداب کو یوں سمجھو۔ جیسے درخت کے آخری نمبر پر پھول اور پتے اور یہ پھول اور پتے کوئی ضروری نہیں ہوتے۔ اگر یہ جھڑ بھی جائیں درخت تو بھی باقی رہتا ہے۔ لیکن اپ جانتے ہیں کہ اس درخت میں رونق نہیں ہوتی ہے۔ ایک ایک شاخ کرکے کاٹتے چلے جاؤ، درخت ہے۔ لیکن وہ ناقص ہوتا چلا جائے گا۔ بے کار ہوتا چلا جائے گا تو لوگ جو سمجھتے ہیں کہ یہ کام بھی ضروری نہیں نہ کرو۔ کوئی بات نہیں یہ کام بھی ضروری نہیں نہ کرو کوئی بات نہیں۔ یہ ایسے ہیں جیسے آپ نے درخت کی شاخیں توڑ دیں۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ کوئی بات نہیں۔ درخت ایک دن ایسا ٹوٹا پھوٹا ہو جائے گا کہ نہ اس میں بناوٹ ہوگی نہ دیکھنے میں خوبصورت ہوگا اور نہ اس میں درختوں والا پوری طرح سے فائدہ ہوگا تاہم دیکھنے میں خوبصورت ہوگا اور نہ اس میں درختوں والا پوری طرح سے فائدہ ہوگا تو ہم اس طرح سے مستحبات کو چھوڑتے ہوئے آداب کو چھوڑتے ہوئے اپنے ایمان کو لنگڑا لولا کر لیتے ہیں۔

مستحبات کی حیثیت ظاہری اعضاء انسانی کی سی ہے

دیکھو ایک انسان کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ کامل انسان اور صحت مند کون سا ہوا کرتا ہے جو پیر کی

انگلیوں سے لے کر سر کے بالوں تک سارا صحیح سالم ہو کہتے ہیں کہ ہاتھ کی انگلی کٹ جائے انسان مرتا نہیں ہے۔ ہاتھ پورا کٹ جائے انسان مرتا نہیں۔ دونوں ہاتھ کٹ جائیں انسان مرتا نہیں ہے۔ پیر کٹ جائے تو انسان مرتا نہیں۔ اس کی ناک کو اگر تھوڑا سا کاٹ دیا جائے تو انسان مرتا نہیں۔ اس کی ناک کو اگر تھوڑا سا کاٹ دیا جائے تو انسان مرتا نہیں۔ جب تک باطنی اعضاء محفوظ سالم ہوں، انگلیاں، ناک، کان سب سالم ہوں اس میں اور اس لنڈے انسان میں آپ کو کوئی فرق نہیں نظر آتا۔ جو چیز ضروری نہ ہو اس کو کاٹ کے پھینک دو کہ ایک انگلی کاٹ دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ناک سونگھنے کے لئے ہیں اور اوپر والے حصے سے سونگھا جا سکتا ہے۔ نیچے والے حصہ کو کاٹ دو تو بھی آپ سونگھ لیں گے۔ کان کاٹ دو تو بھی سنتے رہیں گے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ سارے کاٹ دیں تو وہ کارٹون بن جائے گا۔ وہ پہچانا بھی نہیں جائے گا کہ یہ انسان ہے یا کیا ہے۔ اگرچہ وہ قانوناً انسان ہے لیکن ہے کس کام کا۔

تو کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے ضروری تو نہیں ہے جو ضروری نہیں اس کو چھوڑتے چلے جاؤ۔ بلکہ اگر آپ غور کریں گے تو حسن و جمال جتنا بھی ہے وہ سب غیر ضروری چیزوں سے ہوا کرتا ہے اور ضروری چیزیں تو حقیقت و ماہیت کو متعین کر دیتی ہیں۔ باقی حسن و جمال نقش و نگار سب غیر ضروری چیزوں سے ہوتا ہے۔ ورنہ چیز پہچانی بھی نہیں جا سکتی۔ اگر ان غیر ضروری چیزوں کو ختم کر دیا جائے۔ مولانا رومیؒ جو صاحب مثنوی ہیں انہوں نے اس مسئلے کو سمجھنے کے لئے ایک مثال دی ہے۔

بدن پر شیر کی تصویر بنوانے کا واقعہ

ایک آدمی کو شوق ہوا کہ میں اپنے بدن کے اوپر شیر کی تصویر بنواؤں۔ اس کو بدن گودنا کہتے ہیں۔ عربی میں اس کو وشم کہتے ہیں۔ تو جو وشم کرتے ہیں ان کے پاس گیا میرے بدن کے اوپر شیر کی تصویر بنادو۔ وہ سوئی مار کے رنگ بھرتے ہیں۔ جب اس نے پہلی دفعہ سوئی لگائی اور تکلیف ہوئی تو وہ کہتا ہے کیا بنانے لگے ہو۔ کہنے لگا شیر کی دم بنانے لگا ہوں۔ کہتا ہے کوئی ضروری ہے۔ اس کے بغیر بھی تو شیر ہوتے ہیں۔ اس کو رہنے دو اس نے اٹھا کے دوسری جگہ سوئی لگائی جب تکلیف ہوئی تو کہتا ہے کیا بنانے لگے ہو کہنے لگا ٹانگ بنانے لگا ہوں۔ کہتا ہے ٹانگوں کے بغیر بھی تو شیر ہوتے ہیں۔ پھر دوسری جگہ سوئی چبھوئی کہتا ہے کیا بنانے لگے ہو۔ کہنے لگا کان بنانے لگا ہوں۔ کہتا ہے کانوں کے بغیر بھی شیر ہوتے ہیں۔ کیا ضرورت ہے اس کے بنانے کی۔ پھر سوئی لگائی کہنے لگا کیا بنانے لگے ہو کہ اس کا پیٹ کہتا ہے۔ اس نے کوئی کھانا ہے تو مولانا رومیؒ کہتے ہیں اس نے سوئی اٹھا کے ادھر ماری کہا کہ بغیر دم کے بغیر ٹانگ کے بغیر کانوں کے بغیر پیٹ کے اللہ نے بھی شیر نہیں پیدا کیا۔ کیا میں کہاں سے بنادوں۔

دیکھو غیر ضروری قرار دیتے دیتے جب کاٹتے چلے جاؤ گے چیز ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح سے آپ سمجھیں یہ بھی کوئی ضروری نہیں یہ تو مستحب ہے۔ اب آپ اپنی شکل دیکھیں اپنا بدن دیکھیں سارا کا سارا حسن و جمال ہے ہی ان چیزوں کے ساتھ جن کو غیر ضروری کہا جاتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو سب غیر ضروری چیزیں ساتھ شامل ہوتی ہیں تو حسن و جمال آتا ہے۔ ان کے بغیر حسن و جمال نہیں آتا۔ اگر آپ کی آنکھوں کے بال استرے کے ساتھ

مونڈ دیئے جائیں تو کوئی جان نہیں نکل جائے گی۔ نہ سر پہ بال نہ موچھوں کے بال نہ داڑھی کے بال۔ بالکل ایسے جیسے کدو کی طرح آخر وہ بھی تو انسان ہیں۔ کوئی مر تو نہیں جاتے۔ لیکن آپ جانتے ہیں ان کی موجودگی میں جتنا حسن ہے۔ تو غیر ضروری غیر ضروری کرتے کرتے سارے کا سارا حسن و جمال انسان ختم کر کے بیٹھ جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح سے سمجھو کہ ٹھیک ہے۔ ایمان عقیدوں کا نام ہے۔ اس کے بعد یہ ارکان اربعہ ہیں۔ ایسے سمجھو جیسے اعضاء رئیسہ اور اس سے آگے سنن و مستحبات ہیں۔ یہ ایسے ہیں جیسے پتے اور پھول۔ اگر ان سنن و مستحبات کے اوپر عمل کرو گے تو ایمان کا شجرہ سرسبز ہوتا چلا جائے گا۔ جس کا سایہ بھی ہوگا۔ جس کو پھول بھی لگیں گے اور فائدہ بھی اٹھائیں گے اور اگر آپ یہ بھی غیر ضروری کرتے چلے جائیں گے تو اس کی حقیقت ختم ہو جائے گی تو ایمان بڑھا سارہ جائے گا۔ جس کو نہ پہچان سکیں گے اور نہ اس سے کوئی سایہ کا فائدہ حاصل ہوگا۔ اگرچہ اصولاً ہے ابھی درخت، ابھی ختم نہیں ہوا۔ لیکن بے کار سا ہو جائے گا۔ اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایمان کامل ہو تو عقائد کے ساتھ ساتھ ظاہری اعمال میں مستحبات تک کی پابندی کیجئے۔

سرحد کی حفاظت مستحبات کے ذریعے

دیکھو! حضور ﷺ نے فرمایا: وضوء کامل کرنا، مسجد کے اندر نماز کے انتظار میں بیٹھنا، اسی طرح سے ایک دو اور چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔ جن کو آپ مستحب قرار دیتے ہیں۔ ان کو بیان فرما کر کہا: ’’فذالکم الرباط فذالکم الرباط (مسلم ص۱۲۷، مشکوٰۃ ص۳۸)‘‘ ان کی پابندی کرنا سرحد کی حفاظت ہے۔ جو شخص اس سرحد کی حفاظت کرے گا وہ اندر سب کچھ محفوظ کر لے گا۔ کیونکہ جو آدمی مستحب نہیں چھوڑتا وہ سنت بھی نہیں چھوڑے گا۔ جو سنت نہیں چھوڑے گا واجب کو بھی نہیں چھوڑے گا۔ جو واجب نہیں چھوڑتا فرض کبھی نہیں چھوڑے گا۔

اس کے فرض محفوظ ہوگئے۔ جو مستحبات و سنن اور واجبات کی پابندی کرتا ہے جب آپ نے ان چیزوں پر پہرہ بٹھایا ہوا ہے تو سارا علاقہ آپ کا محفوظ ہوگیا۔ اگر آپ کہیں مستحبات کی کوئی ضرورت نہیں تو سرحد سنن پہ آ گئی۔ پھر سستی ہوگئی تو سنن بھی چھوٹ جائے تو کیا حرج ہے تو سنن گئی تو سرحد واجب پہ آ گئی اور جس وقت واجب میں سستی کرنا شروع کر دو گے تو سرحد فرض پہ آ جائے گی۔ جب فرضوں میں سستی شروع ہوگئی مرکز گیا اس لئے اگر آپ مرکز کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو اس سرحد کی حفاظت کرو۔ مستحبات والی کی اس لئے طالب علموں میں خاص بیماری ہوا کرتی ہے۔ یہ مستحبات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ طالب علم ہو اور نفل پڑھے۔ یہ شاذ و نادر بات ہے ایک جاٹ آدمی جو آپ کی طرح طالب علم نہیں اس کو چونکہ ضروری غیر ضروری کا پتہ نہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ عشاء کی سترہ رکعتیں ہوتی ہیں۔ اس نے سترہ پوری پڑھنی ہیں۔ چاہے سترہ ہی خراب کر دے۔ لیکن پڑھنی سترہ ہیں۔ لیکن طالب علموں کے نزدیک یہ بھی ضروری نہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں، باقی کیا رہ گیا باقی نو رکعتیں رہ گئیں۔ تو بھی مشکل سے کیونکہ جب مستحبات کے چھوڑنے کی عادت بن جائے گی۔ سنن کی بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ پھر واجب کی پرواہ نہیں ہوگی۔ پھر آہستہ آہستہ نماز کی بھی پرواہ نہیں ہوگی تو اس کا نتیجہ پھر یہی نکلے گا۔

اس لئے ایمان بہت بڑی دولت ہے اور اس دولت کو محفوظ رکھنے کی ہر وقت فکر ہونی چاہئے۔ پہچان اس کی یہ ہے جو میں نے حدیث کی رو سے بتادی کہ تمہیں نیکی کر کے خوشی ہو۔ برائی کر کے غم ہونے کی طلب اس طرح ہو جیسے بھوکے کو روٹی کی طلب اور پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو پھر سمجھیں گے کہ واقعی ایمان آپ کا موجودہ ہے۔ پھر جب ایمان موجود ہے تو اس کو باقی رکھنے کی فکر کرو اور باقی رکھنے کا طریقہ یہی ہے کہ مستحبات تک کی پابندی کرو۔ اس کا نتیجہ ہوگا کہ سارا ایمان محفوظ ہو جائے گا۔

مستحبات کو غیر اہم نہیں سمجھنا چاہئے

تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ستر سے اوپر شاخیں ہیں۔ افضل شاخ ''لا الــــه الا الله '' یہ عقائد کی طرف اشارہ ہے اور ادنیٰ شاخ یہ ہے کہ چلتے پھرتے راستے کے اندر کوئی تکلیف دینے والی چیز پڑی ہوئی ہو۔ اس کو اٹھا کے ایک طرف کردو کہ کسی انسان کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔ تکلیف دینے والی چیز کو راستے میں پھینکنا تو بہت ہی بری بات ہوئی۔ لیکن پڑی ہوئی چیز اٹھا کے ایک طرف کردی کانٹا پڑا ہے۔ کسی کے پاؤں میں چبھ نہ جائے۔ اٹھا کے ایک طرف کردیا۔ چھلکا پڑا ہے۔ اس کے اوپر کوئی پھسل نہ جائے۔ اٹھا کے ایک طرف کردیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ بھی ایمان کی شاخ ہے۔ جب ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال کروگے تو پھر ایمان اپنے کمال کے ساتھ ہوگا۔

اور اس کا دنیا اور آخرت میں فائدہ بھی ہوگا۔ ورنہ یہ جیسے پتے جھاڑ دیئے تو ٹھیک ہے۔ وہ قانوناً درخت ہے۔ لیکن نہ سایہ دے گا۔ نہ صورت اچھی تو چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہوں ان کا بھی خیال کیا کرو۔ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی نیکیاں مجھے دکھائی گئیں۔ حتیٰ کہ قذا کا لفظ ہے۔ وہاں اور قذا کہتے ہیں۔ چھوٹے سے تنکے کو چھوٹا سا تنکا جو آنکھ میں پڑ جاتا ہے آنکھ میں کتنا سا تنکا پڑا کرتا ہے۔ شہتیر تو نہیں پڑا کرتا۔ چھوٹا سا معمولی سا تنکا فرمایا کہ اتنا سا تنکا اگر کسی نے اٹھا کے مسجد سے باہر پھینک دیا تو مجھے نیکیوں کی فہرست میں وہ بھی دکھایا گیا۔

(ترمذی ج۲ ص۱۱۹، مشکوٰۃ ص۶۹)

اس لئے مسجد کے آداب مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا اور خصوصیت کے ساتھ آپ کو ایک بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ جس کو دیکھ کر میں بہت تکلیف محسوس کرتا ہوں۔ یہ ہر روز جب میں سیڑھیوں پر سے اترتا ہوں تو تھوکا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ بہت برا لگتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''البزاق فی المسجد خطیئة (بخاری ج۱ ص۵۹، مشکوٰۃ ص۶۹)'' مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کی صفائی کرو۔ اگر کسی سے غلطی ہوگئی تو اس کی صفائی کرو۔ اس لئے خیال کیا کرو مسجد کی حدود میں بالکل نہیں تھوکنا چاہئے۔ یہ گناہ بھی ہے اور برا بھی لگتا ہے۔ تو ان چیزوں کی رعایت رکھو۔ مسجد میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے۔ وضو اچھے انداز میں کرو۔ تاکہ آپ کا ایمان سرسبز ہو اور آپ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور آگے انشاءاللہ! اسی کی روشنی میں بیان ہوتا رہے گا۔ ایمان کے کچھ حصے عقائد کی تفصیل آئندہ ذکر کرتے رہیں گے۔ یہ تمہیدی بات آپ کے سامنے ذکر کردی۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی آپ کو بھی صحیح ایمان اختیار کرنے کی توفیق دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين!

ایک بہادر خاتون!

محترمہ امتہ اللہ تسنیم!

نسیبہ ؓ بنت کعب مدینہ منورہ میں قبیلہ بنونجار کی ایک عظیم المرتبہ خاتون تھیں۔ اسلام کی دعوت جب مدینہ منورہ پہنچی تو اس مبارک دعوت پر اوّل اوّل لبیک کہنے والوں میں یہ بھی شامل تھیں۔ یہ اور ان کے شوہر زید بن عاصم ؓ ان کے دونوں صاحبزادے عبداللہ ؓ اور حبیب ؓ اسلام کے دل سے فدائی تھے اور حج کے موسم میں منیٰ کے قریب ایک گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ کی پہلے پہل زیارت کی اور حضور ﷺ کی حفاظت اور مدد پر بیعت کی۔ مدینہ منورہ کی واپسی پر نسیبہ ؓ بنت کعب نے اپنے بچوں کی ایسی تربیت کی کہ ان کے اندر اسلام کی تڑپ پیدا کردی اور اسلام کی راہ میں قربان ہونے کا ایسا جذبہ پیدا کردیا کہ آگے چل کر ان صاحبزادوں نے اسلام کی راہ میں وہ وہ قربانیاں دیں جو دوسروں کے لئے مثال ہیں۔

حضور اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لائے اور انصار کو اسلام کے لئے مرمٹنے کی دعوت دی تو نسیبہ ؓ بنت کعب کے دونوں صاحبزادے جان دینے کے لئے تیار ہوگئے۔ عبداللہ ؓ نے تو بدر میں شریک ہوکر خوب جوہر دکھائے۔ لیکن ان کے چھوٹے بھائی حبیب ؓ اپنی کم عمری کی بناء پر شریک نہ کئے گئے۔

جنگ احد میں جب مشرکین مکہ نے حضور اکرم ﷺ کو گھیر لیا اور ہر طرف سے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی تو حضرت نسیبہ ؓ بنت کعب زخمیوں کو پانی پلا رہی تھیں اور مرہم پٹی کا کام انجام دے رہی تھیں کہ اس طرف حضور اکرم ﷺ کو دشمنوں میں گھرا ہوا دیکھا تو بے اختیارانہ اپنی مشک پھینک دی اور تلوار کھینچ کر حضور ﷺ کی حفاظت کو آگے بڑھیں اور ہر آنے والے تیر کو روکنے لگیں اور اس فدائیانہ انداز میں گھوم گھوم کر دشمنوں کے وار روکتی تھیں کہ حضور ﷺ نے ان کے حق میں یہ فرمایا کہ: ”جدھر میری نگاہ اٹھتی تھی تو نسیبہ ؓ کو سینہ سپر پاتا تھا۔“

اتنے میں دشمنوں کا ایک آدمی آگے بڑھا اور بڑھ کر حضرت نسیبہ ؓ پر حملہ آور ہوا۔ حضرت نسیبہ ؓ نے اس کے وار کو روک کر ایسا بھرپور وار کیا کہ وہ تاب نہ لاسکا اور گر گیا۔ پاس ہی ان کے بیٹے عبداللہ ؓ کھڑے تھے۔ انہوں نے بڑھ کر اس کو قتل کر دیا۔ حضرت نسیبہ ؓ لڑائی کے ساتھ ساتھ زخمیوں کی دیکھ بھال بھی کرتی جاتی تھیں۔ اس کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ان کے بیٹے زخمی ہوگئے تو نسیبہ ؓ نے تلوار روک کر فوراً ان کی مرہم پٹی کی اور کہنے لگیں لو اب لڑو۔

ابن قمیہ جو حضور ﷺ کا بڑا دشمن تھا۔ آگے بڑھا اور کہنے لگا۔ مجھ کو بتاؤ محمد کہاں ہیں۔ اگر وہ بچ گئے تو میں نہیں بچ سکتا۔ نسیبہ ؓ بنت کعب اور مصعب بن عمیر ؓ آگے بڑھے اور اس کے سامنے آگئے۔ ابن قمیہ نے مصعب بن عمیر ؓ کو شہید کر دیا اور نسیبہ ؓ کی گردن پر ایسا وار کیا کہ زخم آ گیا۔ لیکن وہ آگے بڑھ کر حملہ آور ہوئیں۔ نسیبہ ؓ کو اس لڑائی میں تیرہ زخم آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت نسیبہ ؓ کی گردن کا کاری زخم دیکھا تو ان کے بیٹے عبداللہ ؓ کو آواز دے کر فرمایا۔ اپنی ماں کے زخم کی مرہم پٹی کرو۔ اللہ تم سب کو برکت دے۔

حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا کے یقین وایمان کو دیکھئے کہ حضور ﷺ کی اس آواز پر وہ کہتی ہیں اور اس حال میں کہتی ہیں کہ (ان کے زخم سے خون فوارے کی طرح پھوٹ رہا ہے کہ) یارسول اللہ! اس بات کی دعا فرمایئے کہ اللہ پاک ہم کو جنت میں آپ ﷺ کی خدمت میں رکھے۔ حضور ﷺ نے یہی دعا فرمائی تو حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اب مجھ کو کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا کی کتنی تکلیف ہے۔ پردہ کا حکم نازل ہوا اور مسلمان عورتوں کو حکم ہوا کہ ان کا جہاد یہی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہ کر اللہ کی عبادت اور خدمت خلق کرتی رہیں تو حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا بھی گھر میں رہ کر اپنے بیٹوں کو جہاد وغیرہ میں بھیجتی رہیں۔ حضور ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کی فوج گئی اور اس میں حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا کے چھوٹے بیٹے حبیب رضی اللہ عنہ بھی گئے۔ مسیلمہ نے ان کو گرفتار کرلیا اور ان سے کہا تم گواہی دو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ انہوں نے انکار کیا تو مسیلمہ نے ان کی بوٹی بوٹی کردی۔ حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ جانکاہ حادثہ سن کر صبر کیا۔

حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا کی تعلیم وتربیت کا بیٹے پر اتنا اثر تھا کہ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے دل ہلا دینے والی ساری تکلیفیں اٹھائیں۔ مگر حضور ﷺ پر درود بھیجتے رہے اور مسیلمہ پر لعنت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے اور وہ اللہ سے جاملے۔ حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا باوجود پردہ دار ہونے کے صبر نہ کرسکیں اور اپنے بڑے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسیلمہ کے مقابلہ میں نکل کھڑی ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر بھی زیادہ ہوچکی تھی۔ مگر ایمانی جوش اتنا تھا کہ مسیلمہ کی نبوت برداشت نہ کرسکیں اور ان مجاہدوں میں شریک ہوگئیں جو رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی حفاظت کے لئے مسیلمہ کے مقابل صف آراء ہوئے تھے اور ایک وقت ایسا آیا کہ یہ خود آگے بڑھیں اور حملہ آور ہوگئیں۔ آگے آگے ان کے بیٹے تھے اور چاروں طرف مجاہدین اسلام محافظین ناموس رسالت جھوٹے مدعی نبی پر حملہ کررہے تھے۔ حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا باوجود کبر سنی کے اور عورت ہونے کے شیرنی کی طرح آگے بڑھ رہی تھیں کہ کسی دشمن نے ایسا وار کیا کہ ان کا ایک ہاتھ ضائع ہوگیا اور وہ کافی زخمی ہوگئیں۔ لیکن اس اثناء میں انہوں نے اپنے بیٹے کی مدد سے رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کو بڑا نقصان پہنچایا۔

وہ جب مدینہ منورہ واپس ہوئیں تو خود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور ان کی عیادت کی۔ ایک عرصہ کے بعد اس مجاہد خاتون نے اپنی کارآمد اور مجاہدانہ زندگی گزار کر اور اپنے بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم وتربیت دے کر دنیا کی زندگی کو خیرباد کہا اور جنت البقیع میں آرام کیا۔ ان کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی دین حق کی خدمت میں گزاری اور بنی امیہ کے دور میں شہید ہوگئے۔ مبارک تھیں یہ خاتون جنہوں نے خود دلیرانہ زندگی گزاری۔ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی خاطر قربانی دی۔ اسلام کے لئے زندگی گزاری اور قربانی دیتے دیتے جان دی۔ بیٹوں کو مرد میدان بنایا اور حق پر قربان کردیا۔ وہ خاندان مبارک ہے۔ جس کے ایسے افراد ہوں۔ یہ مبارک اور معزز خاتون ہر مسلمان کو حق کے لئے جینے اور حق کے لئے مرنے کی دعوت دیتی ہیں اور آج کے اس تاریک ماحول میں جب کہ گھرانے کے گھرانے اسلامی تعلیم وتربیت سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ ایسی ہی ماؤں کی ضرورت ہے جو اپنی اولاد کو صحیح راستہ پر لگائیں اور ان کی قوتوں کو ضائع ہونے کے بجائے کارآمد بنائیں۔

کیا آج کی خواتین اس مبارک اور محترم خاتون کو اپنے لئے نمونہ بنا کر اچھی زندگی گزارنے کا تہیہ کریں گی؟ کون عقلمند خاتون ہے جو اس دعوت پر لبیک کہہ کر دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل کرنے کو تیار ہے؟۔

ویل ڈن مائی ڈیئرز ویل ڈن وی آر آل پراؤڈ آف یو!

محمد متین خالد!

لفظوں کو محبت واخلاص کا حسن و جمال بخشنے والے عاشق رسول، معروف کالم نگار، ہردلعزیز ''عالم آن لائن'' مجاہد تحفظ ناموس رسالت، محترم ڈاکٹر عامر لیاقت حسین جنہیں بدنام زمانہ، گستاخ رسول، سلمان رشدی کے خلاف کالم لکھنے کی پاداش میں وفاقی وزارت سے علیحدہ، قومی اسمبلی سے استعفیٰ اور ایم کیوایم کی بنیادی رکنیت سے خارج ہونا پڑا۔ سچ گوئی اور اظہار جرأت وبے باکی پر مبنی کالموں کی اشاعت کے بعد ان پر مصائب وتکالیف کے کئی پہاڑ توڑے گئے۔ مگر وہ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ ان کے کالم کا ہر لفظ گستاخان رسول کے لیے غازی علم الدین شہیدؒ کا خنجر ثابت ہورہا ہے: اللہ کرے یہ مرحلہ شوق نہ ہو طے!

سترہ سالہ دانیال جس کے ایک انکار نے اسلام آباد کی اشرافیہ کو حیران نہیں بلکہ پریشان کردیا۔ انکار کا یہ واقعہ پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس کے ڈرامہ ہال میں ۶؍نومبر ۲۰۰۸ء کو پیش آیا۔ جہاں وفاقی دارالحکومت کے ایک معروف انگریزی میڈیم سکول کی تقریب انعامات جاری تھی۔ رمضان المبارک کے باعث یہ تقریب صبح دس بجے سے بارہ بجے کے درمیان منعقد کی گئی۔ اتوار کا دن ہونے کے باعث ڈرامہ ہال طلبا وطالبات اور ان کے والدین سے بھرا ہوا تھا۔ ان والدین میں شہر کے لوگ شامل تھے۔ اس تقریب پر مغربی ماحول اور مغربی موسیقی غالب تھی۔ اس دوران سکول کی طالبات نے جنید جمشید کے ایک پرانے گیت پر رقص پیش کیا۔ یہ گیت ایک سانولی سلونی کے بارے میں تھا۔ جو شہر کے لڑکوں کو اپنا دیوانہ بنالیتی ہے۔ ادھر طالبات نے اس گیت پر دیوانہ وار رقص کیا۔ رقص کے بعد اسٹیج سے اولیول اور اے لیول کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کے نام پکارے جانے لگے۔ گولڈ میڈل حاصل کرنے والی بعض اسکارف اور برقعے میں ملبوس تھیں۔ ایک طالب علم ایسا بھی تھا جس کے چہرے پر نئی ڈاڑھی آئی تھی۔ جب پرنسپل صاحبہ نے اس کے گلے میں گولڈ میڈل ڈال کر اس کے ساتھ ہاتھ ملانا چاہا تو دبلے پتلے طالب علم نے نظریں جھکا کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ پرنسپل صاحبہ نے پوچھا کہ کیا تم ہاتھ نہیں ملانا چاہتے؟۔ طالب علم نے نفی میں سر ہلایا اور اسٹیج سے نیچے اتر آیا۔ پھر دانیال کا نام پکارا گیا۔ جو اے لیول مکمل کرنے کے بعد ایک امریکی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے اور صرف گولڈ میڈل حاصل کرنے کے لئے اپنے پرانے سکول کی تقریب میں بلایا گیا تھا۔ وہ گولڈ میڈل وصول کرنے کے لیے پرنسپل صاحبہ کی طرف نہیں گیا۔ بلکہ ڈائس پر جا کر کھڑا ہوا اور مائیک تھام کر کہنے لگا کہ وہ اپنے اسکول کی انتظامیہ کا بہت شکر گزار ہے کہ اسے گولڈ میڈل کے لیے نامزد کیا گیا۔ لیکن اسے افسوس ہے کہ اس تقریب میں طالبات نے رمضان المبارک کے تقدس کا خیال نہیں کیا اور واہیات گیت پر رقص کیا۔ اس نے کہا مسلمانوں کے ملک میں رمضان المبارک کے تقدس کی پامالی کے خلاف بطور احتجاج وہ گولڈ میڈل وصول نہیں کرے گا۔ یہ کہہ کر وہ اسٹیج سے اتر آیا اور ہال میں ہڑبونگ مچ گئی۔

کچھ والدین اور طلباء تالیاں بجا کر دانیال کی حمایت کر رہے تھے اور کچھ چیخیں، گیٹ آوٹ طالبان، گیٹ آوٹ طالبان!! ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مخالفین حاوی ہیں۔ کیونکہ وہ بہت زیادہ شور کر رہے تھے۔ لیکن یہ کھلبلی وفاقی دارالحکومت کی اشرافیہ میں ایک اور واضح تقسیم کا پتہ دے رہی تھی۔ یہ تقسیم لبرل عناصر اور بنیاد پرست اسلام پسندوں کے درمیان تھی۔ پرنسپل صاحبہ نے خود مائیک سنبھال کر صورت حال پر قابو پایا اور تھوڑی دیر کے بعد ہوشیاری سے ایک خاتون دانشور کو اسٹیج پر بلایا اور خاتون نے اپنی گرج دار آواز میں دانیال کو ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا کہ تم نے جو کچھ کیا وہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی تعلیمات کے خلاف تھا۔ کیونکہ بانی پاکستان رواداری کے علمبردار تھے۔

پچھلی نشستوں پر براجمان ایک اسکارف والی طالبہ بولی کہ بانی پاکستان نے یہ کب کہا تھا کہ مسلمان بچیاں رمضان میں اپنے والدین کے سامنے سانولی سلونی محبوبہ بن کر ڈانس کریں؟۔ ایک دفعہ پھر ہال میں غل بلند ہوا اور اس مرتبہ بنیاد پرست حاوی تھے۔ لہٰذا پرنسپل صاحبہ نے مائیک سنبھالا اور کہا کہ طالبات کے رقص سے اگر کسی کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو وہ معذرت خواہ ہیں۔ اس واقعے نے اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ سفارت خانے نے فوری طور پر ایک ماہر تعلیم کی خدمات حاصل کیں اور اسے کہا گیا کہ وہ اسلام آباد کے پانچ معروف انگریزی میڈیم اسکولوں میں او لیول اور اے لیول کے ایک سو طلبا و طالبات سے امریکی پالیسیوں، طالبان اور اسلام کے بارے میں رائے معلوم کریں۔ سروے رپورٹ میں بتایا گیا کہ ایک عام گنہگار مسلمان بھی شعائر اسلامی کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ اور اس کے تحفظ کے لیے وہ ہر حد عبور کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

ہارورڈ یونیورسٹی (Harvard University) امریکہ کے ہونہار طالب علم محترم صد خرم جنہوں نے ۱۸رجون ۲۰۰۸ء کو نیشنل آرٹ گیلری اسلام آباد میں منعقدہ تقریب تقسیم اکیڈمک ایکسیلنٹ ایوارڈ میں مہمان خصوصی امریکی سفیر این پیٹرسن سے احتجاجاً ایوارڈ وصول کرنے سے انکار کیا اور ان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ امریکہ صدر پرویز مشرف کی حمایت کرتا ہے جو غیر آئینی صدر ہے اور پاکستان کے عدالتی نظام کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔ مزید برآں امریکہ، ڈرون طیاروں کے ذریعے وزیرستان بالخصوص مہمند ایجنسی پر بمباری کر رہا ہے جس سے سینکڑوں معصوم اور بے گناہ افراد شہید ہوتے ہیں۔ لہٰذا بحیثیت پاکستانی آپ سے ایوارڈ لینا میں اپنی ملی غیرت کے منافی سمجھتا ہوں۔

پنجاب یونیورسٹی لاء کالج کے سالانہ کانووکیشن کے موقع پر ایل ایل بی کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے محب وطن طالب علم محترم محمد شاہد جنہوں نے ۱۱راکتوبر ۲۰۰۹ء کو مہمان خصوصی گورنر پنجاب سلمان تاثیر (چانسلر پنجاب یونیورسٹی) سے احتجاجاً گولڈ میڈل لینے سے انکار کیا اور کہا کہ آپ اسلام اور پاکستان کے مفادات کے خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں۔ مزید آپ نے ۱۲رمئی ۲۰۰۸ء کو کراچی کے شرمناک واقعات کی کوئی مذمت نہیں کی۔ لہٰذا میں آپ سے ایوارڈ لینا اپنے ضمیر کے خلاف سمجھتا ہوں۔

OFP گرلز کالج اسلام آباد کی (اے لیول کے امتحان میں تمام مضامین میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والی) غیور طالبہ محترمہ اسماء وحید جنہوں نے ۲۲رجنوری ۲۰۱۰ء کو کالج میں امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے

والی طالبات کے اعزاز میں منعقدہ ایک تقریب میں مہمان خصوصی ایم کیو ایم کے مرکزی رہنما اور وفاقی وزیر (سمندر پار پاکستانیز) ڈاکٹر فاروق ستار سے احتجاجاً سرٹیفکیٹ وصول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ آپ کا شمار صدر پرویز مشرف کے قریبی ساتھیوں میں ہوتا ہے۔ جس نے کئی بے گناہ پاکستانیوں کو بھاری ڈالروں کے عوض امریکہ کے حوالے کیا۔ ان میں ایک ڈاکٹر عافیہ صدیقی بھی شامل ہے۔ اس جرم میں آپ بھی برابر کے شریک ہیں۔ لہٰذا آپ سے ایوارڈ وصول کرنا میں اپنی ہتک محسوس کرتی ہوں۔

دی یونیورسٹی آف فیصل آباد سے ٹیکسٹائل انجینئرنگ میں تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے، نیک بخت طالب علم محترم صاحبزادہ عطار رسول مہاروی جنہوں نے ۱۶؍نومبر ۲۰۰۹ء کو یونیورسٹی کے سالانہ کانووکیشن میں مہمان خصوصی گورنر پنجاب سلمان تاثیر سے احتجاجاً براؤنز میڈل وصول کرنے سے انکار کیا اور حقارت سے کہا کہ آپ نہ صرف گستاخان رسول کی سرپرستی کرتے ہیں۔ بلکہ توہین رسالت ایکٹ ۲۹۵سی کو کالا قانون اور اسے ختم کرنے کے بیانات بھی جاری کرتے ہیں۔ اس طرح آپ بذات خود توہین رسالتؐ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لہٰذا آپ سے میڈل وصول کرنا میں گناہ سمجھتا ہوں۔

اسلام اور پاکستان کی سرحدوں کے ان سچے محافظوں کو جب میں دیکھتا ہوں تو اقبالؒ کی زبان میں سوچتا ہوں:

ایسی چنگاری بھی یا رب، اپنی خاکستر میں تھی

ویل ڈن مائی ڈیئرز، ویل ڈن، وی آر آل پراؤڈ آف یو! پوری ملت اسلامیہ آپ کی دینی غیرت وحمیت پر آپ کو اور آپ کے والدین کو سیلوٹ کرتی ہے:

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں پہناتی ہے درویش کو تاج سر دارا

مسلم کالونی چناب نگر کی اراضی کا معاوضہ دس روپے فی ایکڑ کے حساب سے دینے کا مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب اور چیئرمین بورڈ آف ریونیو پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت چناب نگر کو مسلم کالونی چناب نگر کے لئے ۱۹۷۵ء میں حاصل کی گئی ۱۲۹ ایکڑ اراضی کا معاوضہ ایک آنہ مرلہ، دس روپے فی ایکڑ کے حساب سے دیا جائے اور فی مرلہ دو لاکھ روپے معاوضہ یا ۱۲۹ ایکڑ اراضی کے بدلے پہاڑیوں والی اراضی کا معاوضہ نہ دیا جائے۔ جب کہ قادیانی جماعت نے ۱۹۴۸ء کو ۱۰۳۴؍ ایکڑ رقبہ کا معاوضہ خریدا۔ ایک آنہ مرلہ یا ۱۰ روپے ایکڑ۔ کل ۱۰۳۴۰ روپے میں حکومت سے حاصل کیا تھا۔ اب خالی پڑی ہوئی اراضی اور انکم ہاؤسنگ سکیم چناب نگر الموسوم مسلم کالونی کے لئے حاصل کی تھی۔ حکومت نے مسلمانوں کو (ربوہ) حال چناب نگر میں بسانے کے لئے سرکاری اراضی ریکوئر کی تھی۔ قادیانی جماعت کس منہ سے حکومت سے دو لاکھ روپیہ مرلہ کی ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کو مسترد کر دیا جائے۔ ورنہ مسلم کالونی کے غریب اتنی بھاری قیمت ادا نہیں کر سکیں گے۔ جب کہ حکومت نے ۱۴۵۰ روپے فی مرلہ قیمت مقرر کر رکھی ہے۔ جس میں تعمیراتی لاگت شامل ہے۔

عشر کے مسائل!

مولانا غلام رسول دین پوری!

زمین اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت

اللہ تعالیٰ نے انسان پر بے شمار انعامات فرمائے ہیں۔ جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ ان انعامات میں سے ایک بہت بڑی نعمت زمین ہے جسے اپنی قدرت سے بنایا اور اس میں سے قسماقسم کے پھل پھول، طرح طرح کی فصلیں، غلہ اناج اور نباتات پیدا فرمائے اور ان کی آبیاری ونشوونما کے لئے پانی کا وسیع وعریض انتظام کردیا ہے جو ہر جگہ مہیا ہے اور حسب ضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر زمین کو انسان کے ایسے تابع کردیا ہے کہ اس میں ہل چلائے، نہریں کھودے، مکانات تعمیر کرے، پیدل یا سواری پر سفر کرے۔ تو یہ چوں نہیں کرتی۔ بہرحال زمین اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت ہے جو سوچ سے بھی باہر ہے۔ خوراک کا گودام، کپڑوں کا ایک بہت بڑا صندوق ہے جو صدیوں سے حضرت انسان کو خوراک اور کپڑے مہیا کررہی ہے۔ یہ سب چیزیں انسان کے بس میں نہیں۔ انسان صرف ہل چلاکر، دانہ بکھیر کر، پانی لگا کر، کھاد اور سپرے کر کے فارغ ہوجاتا ہے۔ اس دانہ کو اگانا، اس کی حفاظت کرنا، تناور درخت بنانا، پھل پھول لگانا۔ یہ سب اس خالق کائنات ومالک کا کام ہے جس کے پاس ساری قوتیں ہیں۔ اس لئے وہ حضرت انسان کو باربار فرماتا ہے:

''انتم تزرعونه ام نحن الزارعون'' ﴿ کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔﴾

اس لئے اس نعمت پر ہم جتنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے۔

زمین کا حق اور وجوب عشر

زمین کی پیداوار کے انسانوں پر حقوق ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ جو چیز تھوڑی یا بہت زمین سے پیدا ہو اس کا عشر ادا کرے۔ جس طرح دوسرے اموال (سونا، چاندی، اونٹ، گائے، بکری وغیرہ) کے لئے زکوٰۃ کے احکامات ہیں اسی طرح زمین کی پیداوار کے لئے زکوٰۃ عشر ہے۔ اس کا ثبوت قرآن پاک سے ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وآتوا حقه یوم حصاده'' ﴿اور فصل کاٹنے کے وقت اس کا حق دیا کرو۔﴾

دوسری جگہ ارشاد ہے: ''ومما اخرجنا لکم من الارض'' ﴿کہ ہم نے زمین سے جو کچھ تمہارے لئے نکالا ہے اس میں سے خرچ کرو۔﴾

حضرات فقہائے کرام اور مفسرین نے اس سے ثابت کیا ہے کہ زمین کی پیدوار پر عشر ہے۔

عشر کی تعریف

اگر زمین بارانی ہو کہ بارش سے سیراب ہوتی ہو تو پیداوار اٹھانے کے وقت اس پر دسواں حصہ اللہ تعالیٰ

کے راستہ میں دینا واجب ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر دس من گندم ہو تو دسواں من عشر نکالا جائے گا اور اگر زمین نہری پانی یا ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب کی جاتی ہے تو اس کی پیداوار پر بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بیس من گندم ہو تو بیسواں من دیا جائے گا۔

عشر کے مسائل

مسئلہ:۱ باقی احکامات کے واجب ہونے کے لئے عاقل، بالغ ہونا شرط ہے۔ جبکہ عشر کے واجب ہونے کے لئے عاقل، بالغ ہونا شرط نہیں۔ زمین کا مالک بچہ یا مجنون ہو تو اس کے سرپرست کے ذمہ اس کے عشر کا ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ:۲ عشر کے واجب ہونے کے لئے زمین کا مالک ہونا بھی ضروری نہیں۔ کسی سے مانگ کر یا ٹھیکہ پر لے کر زراعت کی ہو تو اس کی پیدوار پر زراعت کرنے والے کے ذمہ عشر واجب ہے۔

مسئلہ:۳ مسجد یا مدرسہ وغیرہ کے لئے زمین وقف ہو تو اس پر بھی عشر واجب ہے۔

مسئلہ:۴ سال میں جتنی بار فصلیں آئیں گی ہر نئی فصل پر عشر واجب ہوگا۔ عشر واجب ہونے کے لئے پورا سال کا گزرنا ضروری نہیں جس طرح زکوٰۃ میں ہوتا ہے۔

مسئلہ:۵ آدمی پر اگر قرض بھی کیوں نہ ہو تو تب بھی عشر واجب ہوگا۔ قرض کی رقم منہا نہیں کی جائے گی۔

مسئلہ:۶ زمین کے اخراجات مثلاً، ہل، کھاد، سپرے، کٹائی کی مزدوری اور تھریشر کی مزدوری وغیرہ نکالنے سے پہلے عشر نکالا جائے۔

مسئلہ:۷ اناج، ترکاری، میوہ جات، پھل، لہسن، پیاز، دھنیہ، توری، کدو، کریلا، خربوزہ، تربوز، آم، کنوں، گندم، چاول، چنا، جو، مکئی، جوار، باجرہ، کپاس، کھجوریں، گنا، ککڑی، کھیرا، بینگن وغیرہ ہر چیز پر عشر واجب ہے۔ یعنی بیسواں حصہ۔ اسی طرح اخروٹ، بادام، مٹر وغیرہ ہو گئے۔

مسئلہ:۸ اگر پیدوار ہلاک ہو جائے تو جتنی ہلاک ہو اس حصے کا عشر معاف ہے اور جتنا حصہ باقی ہو اس کا عشر ادا کیا جائے۔ اگر خدانخواستہ ساری پیدوار ہلاک ہو جائے تو سارا عشر معاف ہے اور اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر پیداوار کو ہلاک کر دیا تو اس کا ضامن ہوگا۔

مسئلہ:۹ عشری زمین میں تمباکو کاشت کیا تو اس پر عشر ہے۔ البتہ بھنگ پر عشر نہیں۔

مسئلہ:۱۰ حکومت جو فی ایکڑ کے حساب سے عشر لیتی ہے خواہ زمین کاشت کی جائے یا نہ۔ یہ صحیح نہیں غلط ہے۔

عشر کا مصرف

عشر کا مصرف وہی ہیں جو زکوٰۃ کا ہیں۔ البتہ آسانی کے طور پر یاد رکھیں کہ عشر و زکوٰۃ کا مصرف وہ مساکین مستحق ہیں جن کے پاس کچھ نہ ہو۔ اس میں سب سے اپنے عزیز واقارب کو دیکھا جائے۔ ان میں جو مستحق ہوں انہیں دیا جائے۔ ورنہ دینی مدارس کے طلبہ اس کا سب سے بہترین مصرف ہیں۔ جو دینی تعلیم حاصل کرنے میں شب و روز مصروف ہیں۔ دین کی حفاظت کرنا اور دینی تعلیم حاصل کرنا اہم ترین مشغلہ ہے جس کا مقابلہ دنیا کی اور کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ اس لئے

دینی مدارس میں عشر وغیرہ دینا بہت بڑا اجر رکھتا ہے اور یہ صدقہ جاریہ ہے جو انسان کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا اور برابر ثواب ملتا رہے گا۔

مسئلہ سید کو، اپنے اصول یعنی نانی، نانا، دادی، دادا وغیرہ اور اپنے فروع یعنی بیٹے پوتے اور بیٹی نواسی وغیرہ کو عشر دینا جائز نہیں۔ اسی طرح عشر کی رقم رفاہی کام مثلاً مسجد بنانا، مدرسہ کی تعمیر، سڑک بنانا، نہر کھودنا وغیرہ پر بھی خرچ کرنا جائز نہیں اور امام مسجد، خطیب مسجد کو تنخواہ میں دینا بھی جائز نہیں۔ یہ رقم صرف اور صرف مساکین مستحق کو ہی دی جائے گی۔

ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مہاجر کالونی میں مورخہ ۱۶ر ستمبر ۲۰۱۱ء کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس حکیم العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا جلیل احمد اخون کی خصوصی دعا سے انعقاد پذیر ہوئی۔ جس کی صدارت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب کندیاں شریف نے کی۔

تمام مکاتب فکر کے علماء نے خطاب کیا۔ تلاوت کلام جناب قاری عبدالحمید صدیقی نے کی۔ ہدیہ نعت جناب حافظ محمد شریف منچن آبادی، حافظ محمد یحییٰ حافظ آبادی، قاری سیف اللہ خالد بہاولنگری نے پیش کیا۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ منکرین ختم نبوت سے کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ حکومت وقت قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائے۔ مولانا نے کہا سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر پر پابندی لگوانے کے لئے قادیانیوں نے سازش کی، ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ کورس ہوگا۔ حکومت کسی قسم کی کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرے۔ شرکاء کانفرنس نے وعدہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب کچھ قربان کر دیں گے۔ حضرت مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاولپور، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ساہیوال، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں، مولانا حافظ مسعود قاسم قاسمی فقیر والی، مولانا قاری اکرام اللہ عارفی نے خطاب کیا۔

کانفرنس میں آخری خطاب حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شاہ کاظمی کا ہوا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم رحمانی نے قرارداد پیش کی کہ ضلعی انتظامیہ فورٹ عباس چک نمبر **241/H-L** میں قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ قادیانی تبلیغ پر پابندی نہ لگائی گئی تو ہم ہائی کورٹ میں جائیں گے۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے بہاولنگر کی ہردلعزیز شخصیت جناب حاجی عبدالرحمٰن قریشی، حضرت مولانا قاری محمد اکرام اللہ عارفی نے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم رحمانی کے ساتھ مل کر رات دن ایک کر دیئے۔ کانفرنس مثالی طور پر کامیاب ہوئی۔ حضرت مولانا سعید احمد جنرل سیکرٹری ختم نبوت بہاولنگر انتظامی امور کے نگران تھے۔ حاجی عبدالرحمٰن قریشی نے کانفرنس سے قبل معزز مہمانوں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ جس میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث مکاتب کی نمائندہ قیادت نے شرکت کی۔

ملی مجلس شرعی کی اتحاد امت کانفرنس!

رپورٹ: ناصر محمود مرکزی آفس سیکرٹری لاہور!

ملی مجلس شرعی کے قیام کا پس منظر

اگست ۲۰۰۷ء میں تحریک اصلاح تعلیم کے زیر اہتمام گلبرگ کے ایک سکول میں دینی مدارس کے علماء کرام کی ایک ورکشاپ میں یہ خیال سامنے آیا کہ ایک علمی اور غیر سیاسی مجلس ایسی ہونی چاہئے جس میں تمام مکاتب فکر کے ثقہ علماء شریک ہوں اور جس میں عصری حوالے سے مسلم معاشرے کو درپیش جدید مسائل پر غور وخوض کیا جاسکے۔ تاکہ عوام کو اسلامی حوالے سے جدید مسائل میں آگہی ورہنمائی میسر آسکے اور فرقہ وارانہ سطح سے اوپر اٹھ کر علماء کرام کا ایک مشترکہ اور اجتماعی مؤقف سامنے آسکے۔ جس سے اتحاد امت اور بین المسالک ہم آہنگی کو فروغ ملے۔ چنانچہ اس تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۹؍اگست ۲۰۰۷ء کو جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں ایک تاسیسی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں ''ملی مجلس شرعی'' کے نام سے ایک علمی وفکری مجلس کی بناء ڈالی گئی اور اتفاق رائے سے مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید کو مجلس کا کنوینر اور ڈاکٹر محمد امین کو رابطہ سیکرٹری بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

مجلس کے تاسیسی اراکین

مجلس کے تاسیسی اجلاس میں جن علماء کرام نے شرکت کی تھی ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید، مولانا حافظ فضل الرحیم، مولانا زاہد الراشدی (گوجرانوالہ)، مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا عبدالمالک، مولانا مفتی محمد خان قادری، مولانا محمد صدیق ہزاروی، مولانا عبدالروف فاروقی، مولانا ارشادالحق اثری (فیصل آباد)، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف، پروفیسر محمد رفیق چوہدری، پروفیسر ڈاکٹر محمد امین۔

مجلس کی توسیع

بعد میں وقتاً فوقتاً مجلس میں مزید ارکان کا اضافہ ہوتا رہا اور مولانا مفتی عبیداللہ عفیف، مولانا احمد علی قصوری، مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی، مولانا محمد خلیل الرحمٰن قادری، مولانا قاری شیخ محمد یعقوب، مولانا قاری ڈاکٹر احمد میاں تھانوی، حافظ عاکف سعید، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ اور مولانا ڈاکٹر سید محمد نجفی نقوی (جامعہ المنتظر) کو شامل کیا گیا۔ مجلس کی توسیع کا سلسلہ تاحال جاری ہے اور اس میں پاکستان کے دیگر شہروں کے جید علماء کرام کو بھی شامل کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ تاکہ مجلس پاکستان میں متحد ومنظم ہوکر اپنے اغراض ومقاصد کی تکمیل کرسکے۔

مجلس کی دستور سازی وتنظیم نو

مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت کے بعد مولانا مفتی محمد خان قادری کو کنوینر مقرر کیا گیا۔ ۲۰۱۰ء میں

مجلس کا دستور منظور کیا گیا اور انتخابات کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں مندرجہ ذیل داران کو منتخب کیا گیا:

☆ ...... مولانا مفتی محمد خان قادری (صدر)
☆ ...... مولانا زاہد الراشدی (سینئر نائب صدر)
☆ ...... مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی (نائب صدر)
☆ ...... مولانا عبدالمالک (نائب صدر)
☆ ...... مولانا ڈاکٹر محمد حسین اکبر (نائب صدر)
☆ ...... ڈاکٹر محمد امین (ناظم اعلیٰ)
☆ ...... مولانا خلیل الرحمٰن قادری (نائب ناظم اعلیٰ)
☆ ...... مولانا شیخ محمد یعقوب (ناظم نشر واشاعت)
☆ ...... مولانا راغب حسین نعیمی (ناظم مالیات)
☆ ...... مولانا حافظ فضل الرحیم (رکن مجلس منتظمہ)
☆ ...... مولانا عبدالرؤف فاروقی (رکن مجلس منتظمہ)
☆ ...... مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی (رکن مجلس منتظمہ)
☆ ...... علامہ احمد علی قصوری (رکن مجلس منتظمہ)
☆ ...... حافظ عاکف سعید (رکن مجلس منتظمہ)
☆ ...... ڈاکٹر فرید احمد پراچہ (رکن مجلس منتظمہ)

اتحاد امت کانفرنس

ملی مجلس شرعی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۴ ستمبر ۲۰۱۱ء کو لاہور ایمبیسڈر ہوٹل میں صبح دس بجے سے دو بجے تک اتحاد امت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ملی مجلس شرعی کے سربراہ مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب نے فرمائی۔ ان کے دائیں بائیں دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث، جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام (ہردو) اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان، جمعیت علماء پاکستان، چاروں مکاتب فکر کے مدارس کے مفتیان ومہتمم حضرات کی بھرپور نمائندگی تھی۔ ساڑھے دس بجے کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام: قاری عطاء الرحمٰن، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر محمد امین نے سرانجام دیئے۔ مولانا خان محمد قادری نے اغراض ومقاصد بیان کئے۔

مقررین

☆ ...... مولانا عبدالرؤف فاروقی
☆ ...... جناب فرید احمد پراچہ
☆ ...... قاری محمد حنیف جالندھری
☆ ...... مولانا فضل الرحیم
☆ ...... علامہ عبدالغفار روپڑی
☆ ...... جناب علامہ امیر حمزہ
☆ ...... جناب علامہ احمد علی قصوری، مرکز اہل سنت
☆ ...... جناب علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری
☆ ...... جناب علامہ حماد لکھوی
☆ ...... مولانا مفتی مسعود احمد (سرگودھا)
☆ ...... مفتی محمد طیب (فیصل آباد)
☆ ...... مولانا عبدالمالک
☆ ...... مولانا زوار بہادر
☆ ...... مولانا زاہد الراشدی
☆ ...... مفتی محمد رفیق، جامعہ بنوریہ کراچی
☆ ...... مولانا محمد امجد خان
☆ ...... مولانا راغب حسین نعیمی
☆ ...... جناب محترم منیر احمد (سندھ)
☆ ...... مولانا محب اللہ نوری (اوکاڑہ)
☆ ...... مولانا عبیداللہ عفیف

☆...... حافظ کاظم رضا نقوی　☆...... حافظ پروفیسر جناب ساجد میر
☆...... جناب پروفیسر حافظ سعید احمد　............ نے بیانات کئے۔
☆...... جناب محترم سید محمد منور حسن کا اختتامی بیان ہوا۔کلمات تشکر حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری نے ارشاد فرمائے۔خانقاہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت حضرت پیر عبدالخالق صاحب نے دعا کرائی۔

تحریک پاکستان، بائیس نکات کی ترتیب، تحاریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ، ملی یکجہتی کونسل، تحریک ناموس رسالت کے بعد ایک بار پھر تمام مکاتب فکر کے اجتماع کا روح پرور منظر حاضرین نے ملاحظہ کیا۔اس کے دورس نتائج برآمد ہوں گے۔اس موقعہ پر پندرہ قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

قرارداد نمبر:ایہ ہے۔

اتحاد بین العلماء

ہم پاکستان کے چاروں مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اور دینی جماعتوں کے سربراہان اس امر کا اعلان اور اظہار کرتے ہیں کہ ہم سب ایک امت ہیں اور بھائی بھائی ہیں۔ہم ایسے سب اقدامات کی تائید اور حمایت کرتے ہیں۔جن سے امت اور علماء میں اتحاد و اتفاق بڑھے اور ایسے سب اقدامات اور عوامل سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔جن سے امت اور علماء میں انتشار و تشتت پیدا ہو اور خلفشار بڑھے۔بلاشبہ ہمارے درمیان فقہی و کلامی اختلافات موجود ہیں۔لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہمارے درمیان مشترکات بہت زیادہ ہیں اور اختلافات کم ہیں۔انہیں گفت و شنید اور سنجیدہ و پرامن علمی ماحول میں زیر بحث لایا جاسکتا ہے اور انہیں قاطع اخوت اسلامی اور موجب فساد نہیں بننے دینا چاہئے۔نیز ہم اتحاد بین العلماء کی پرزور حمایت کرتے ہیں۔تاکہ اس اتحاد کے مثبت اثرات عوام الناس تک بھی پہنچیں۔

لہٰذا آج ہم سب اعلان کرتے ہیں کہ ہم بحیثیت مسلمان متحد ہیں۔آپس میں بھائی بھائی ہیں اور کسی خاص فقہی یا کلامی مسلک سے ہماری وابستگی اسلامی اخوت اور بھائی چارے کی نفی نہیں کرتی۔لہٰذا ہم مسلکی تشخصات کو قائم رکھتے ہوئے ہر قسم کی فرقہ پرستی اور فرقہ وارانہ عصبیت کو مسترد کرتے ہیں اور آئندہ مل کر دین حنیف کی عظمت و سربلندی، پاکستان میں نفاذ شریعت اور مسلمانوں کے انفرادی و اجتماعی زندگی میں احکام شریعت پر عمل کے لئے کوشاں رہیں گے اور علماء میں انتشار پیدا کرنے والوں کی کوششوں کو باہم مل کر اخلاص اور فراست سے ناکام بنائیں گے۔انشاءاللہ!

ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کریں گے۔اشتعال انگیز اور توہین آمیز تقریر و تحریر سے اجتناب کریں گے اور ایسے اقدامات سے گریز کریں گے جن سے باہمی اتحاد و اتفاق کو ٹھیس پہنچے اور اپنی تمام علمی وفکری صلاحیتیں اصلاح معاشرہ، اعلاء کلمۃ اللہ اور اتحاد امت کے لئے صرف کریں گے۔ہم تمام علماء کرام سے بھی یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی امت کے وسیع تر مفاد میں یہی روش اختیار فرمائیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس عزم و ارادے میں کامیاب فرمائے اور اپنے اس فرمان پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے کہ: ''واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا''

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب!

قسط نمبر:۱۰

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ

سرسید احمد خاں	مرزا قادیانی اور مرزائی
معراج میں آنحضرتﷺ کا بجسدہ بیت المقدس تک جانا اور وہاں سے بجسدہ آسمانوں پر تشریف لے جانا خلاف قانون فطرت ہے۔ اس لئے ممتنعات عقلی میں داخل ہے۔ اگر ہم احادیث معراج کے راویوں کو ثقہ اور معتبر تصور کر لیں تو بھی یہ قرار پائے گا کہ ان کو اصل مطلب کے سمجھنے اور بیان کرنے میں غلطی ہوئی۔ مگر اس واقعہ کی صحت تسلیم نہیں ہوسکتی کی اس لئے کہ ایسا ہونا ممتنعات عقلی میں سے ہے اور یہ کہہ دینا کہ خدا میں سب قدرت ہے۔ اس نے ایسا ہی کر دیا ہوگا۔ جاہل اور ناسمجھ بلکہ مرفوع القلم لوگوں کا کام ہے۔ یا ایک واقعہ ہے جو سوتے میں آنحضرتﷺ نے دیکھا تھا۔ (تفسیر احمدی ج۲ ص۱۴۲)	”نیا اور پرانا فلسفہ اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن ہیں۔ پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے؟ اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرتﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج (معاذ اللہ) جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔“ (ازالہ ص۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶)
یہ واقعہ ایسے وقت میں واقع ہوا تھا۔ جب حضرت نبی ہوچکے تھے۔ اس وقت حضرت عیسیٰ کی بارہ برس کی عمر تھی۔ جب انہوں نے بیت المقدس میں یہودی عالموں سے گفتگو کی۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کی تلقین سے جو خلاف عقائد یہود تھی علماء ناراض ہو کر حضرت مریم کے پاس آئے۔ جس سے ان کی غرض یہ ہوگی کہ وہ حضرت عیسیٰ کو ان باتوں سے باز رکھیں۔ الغرض یہ ایسا معاملہ ہے جو فطرت انسانی کے موافق واقع ہوا۔ شوخ وشریر لڑکے کی ماں سے اس کی شکایت کی جاتی ہے۔ غرض اس سے حضرت عیسیٰ کے بن باپ پیدا ہونے پر کسی طرح استدلال نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر احمدی ج۲ ص۳۳)	”فاتت بہ قومها تحمله“ (حضرت مریم انہیں اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں) معلوم ہو کہ حضرت عیسیٰ اس وقت حضرت مریم کی گود میں نہیں تھے۔ بلکہ سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوئے تھے۔“ (بیان القرآن مؤلفہ میاں محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور ج۲ ص۱۱، ۱۲) ”حضرت عیسیٰ تیس سال کے نوجوان تھے۔ پرانے بزرگوں کے سامنے وہ بچہ ہی تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ جو ہمارے سامنے کا بچہ ہے ہم اس سے کیا خطاب کریں۔ اس کے سوا ”من کان فی المهد صبیاً“ کے کچھ معنی نہیں بنتے۔ یہ زمانہ نبوت کا کلام ہے۔ نہ پیدائش کے فوراً بعد کا۔“ (بیان القرآن ج۲ ص۱۲، ۱۳)

حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ میں اس بات پر قرآن مجید میں کوئی نص صریح نہیں ہے کہ درحقیقت مچھلی ان کو نگل گئی تھی۔ ابتلع کا لفظ قرآن میں نہیں ہے۔ التقم کا لفظ ہے۔ جس سے صرف منہ میں پکڑ لینا مراد ہے۔ ’’لبث فی بطن الحوت ‘‘ کی نفی دو طرح پر ہوسکتی ہے۔ اوّل اس طرح پر کہ مچھلی نے نگلا ہی نہیں۔ دوسرے اس طرح کہ نگلا ہو مگر اس کے پیٹ میں نہ ٹھہرے ہوں۔

(تحریر فی اصول التفسیر یعنی مقدمہ تفسیر ص ۱۷)

’’قرآن مجید میں کسی جگہ مذکور نہیں کہ مچھلی درحقیقت یونس علیہ السلام کو نگل گئی تھی۔ کیونکہ لفظ التقم کا مفہوم نگل جانا نہیں۔ بلکہ صرف منہ میں پکڑنا ہے۔ لین صاحب نے اپنے لغات میں ’’التقم فاھا فی التقبیلہ ‘‘ (اس نے بوسہ کے وقت اس کے ہونٹ منہ میں پکڑ لئے) کی نظیر پیش کی ہے۔ بائبل میں مچھلی کا یونس کو نگل جانا اور پیٹ میں داخل ہونا مذکور ہے۔ لیکن قرآن اس کی تردید کرتا ہے۔‘‘ (ترجمہ قرآن ص ۷۶ نوٹ ۲۱۲۳، اہل زیغ وضلال کے جو خرافات اس باب میں سپرد قلم ہوئے ہیں۔ ان کے جوابات انشاء اللہ العزیز خاکسار راقم الحروف کی کتاب فلسفۂ اسلام میں قارئین کرام کی نظر سے گذریں گے۔

باب ۷۱ ...... قادیان کے برساتی نبی

جب امت مرزائیہ نے دیکھا کہ ان کے پیرومرشد نے نبوت کا دعویٰ کر کے ختم نبوت کی سد اسکندری میں رخنہ ڈال دیا ہے تو ہر حوصلہ مند مرزائی کو طمع ہوئی کہ موقع ملنے پر اپنی اولوالعزمی کے جوہر دکھائے اور کچھ بن کر مسیح موعود صاحب کی طرح نفع عاجل حاصل کرے۔ چنانچہ قضاء وقدر کے ہاتھوں قادیانی نبوت عظمیٰ کی بساط کے الٹے جانے کی دیر تھی کہ بہت سے مرزائی یاجوج ماجوج کی طرح دعوائے نبوت کے ساتھ ہر طرف سے امنڈ آئے اور اپنے اپنے تقدس کی ڈفلی بجانی شروع کر دی۔ جس طرح برکھارت میں بارش کا پہلا چھینٹا پڑنے کے ساتھ ہی ہر طرف برساتی کیڑے مکوڑے رینگتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح ان خودساختہ انبیاء کی تعداد اتنی کثیر تھی کہ ان پر برساتی انبیاء کا اطلاق بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال ان برساتی نبیوں کے کچھ مختصر سے حالات ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے
ساھیوال پھکی
طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے
بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے
حیاتِ نو کیپسول
ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے
السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

قادیانیوں سے گذارش احوال واقعی!

مولانا اللہ وسایا!

قادیانی اور دیانت

دنیائے علم میں سب سے بڑی علمی خیانت وبددیانتی یہ ہوتی ہے کہ کوئی حوالہ غلط دیا جائے اور اس سے کہیں زیادہ خیانت وبددیانتی یہ ہوتی ہے کہ حوالہ پیش کرتے ہوئے حوالہ کے جو الفاظ اپنے مؤقف کے خلاف ہوں انہیں حذف کردیا، یا شیر مادر سمجھ کر بغیر ڈکار لئے ہضم کردیا جائے۔ مثلاً ایک روایت ہے: ’’عن ابن عباس فی حدیث طویل قال رسول اللہ ﷺ فعند ذالك ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء علیٰ جبل افیق اماما هادیا وحکما عادلا‘‘ (کنز العمال ج۱۴ص۶۱۹، حدیث نمبر۳۹۷۲۶، عن ابن عساکر)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے جبل افیق پر اتریں گے۔ ہدایت یافتہ امام اور عادل حکمران ہونے کی حالت میں۔

اس حدیث کو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (حمامتہ البشریٰ ص۱۴، خزائن ج۷ص۱۹۲ حاشیہ) پر نقل کیا۔ اس سے اپنا مطلب کشید کرنے کے لئے جہاں معنوی تحریف کی وہاں اپنی ’’مجددانہ‘‘ دیانت سے کام لیتے ہوئے ’’من السماء‘‘ کے الفاظ بغیر ڈکار لئے ہضم کر گئے۔

قادیانی امت کی دیانت

(کتاب الاسماء والصفات بیہقی ص۴۲۴، باب قول اللہ عزوجل انی متوفیك ورافعل الیّ) میں روایت ہے: ’’عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم‘‘ سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تمہاری خوشی کا کیا عالم ہوگا جب تم میں ابن مریم آسمانوں سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اس روایت کو قادیانی نبوت کے قادیانی صحابی مرزا خدا بخش نے اپنی کتاب (عسل مصفےٰ ج۲ص۱۵۶) پر نقل کیا اور اپنے قادیانی نبی کے قادیانی صحابی ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے من السماء کا لفظ شیر مادر سمجھ کر بغیر ڈکار لئے ہضم کر گیا ہے۔

ناظرین! (کنز العمال) میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت اور کتاب الاسماء والصفات میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایتوں کے الفاظ میں ’’من السماء‘‘ کہ عیسیٰ بن مریم آسمانوں سے نازل ہوں گے۔ جتنی صراحت سے یہ الفاظ تھے اتنی چابکدستی سے قادیانی نبی وقادیانی صحابی ان پر ہاتھ صاف کر گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں من السماء کا ذکر اور امام بیہقی کی روایت میں من السماء کا اضافہ قدرت کی طرف سے عطیہ ہے۔ سینکڑوں

برس بعد آنے والے قادیانی دجال کے اعتراضات کا جواب شارع علیہ السلام کی زبان اقدس سے ایسے شخص کی کتاب میں درج ہوگیا جسے قادیانی بھی اپنے دور کا مجدد مانتے ہیں۔ کنز العمال، ابن عساکر، کتاب الاسماء، حدیث، تاریخ وعقائد کی کتب میں ''من السماء'' آسمان سے نازل ہوں گے، کی صراحت ہے۔ لیکن قادیانی خودساختہ نبی کے دجل ودیانت کا اندازہ فرمایئے کہ لکھتا ہے:

۱...... ''صحیح حدیثوں میں تو آسمانوں کا لفظ موجود نہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۹۰، خزائن ج۳ ص۱۳۲)

۲...... ''اور یہ بھی سوچ لو کہ صحیح حدیثوں میں آسمان سے اترنے کا بھی کہیں ذکر نہیں۔''

(ازالہ اوہام ص۲۸۳، خزائن ج۳ ص۲۴۴)

۳...... ''تمام حدیثیں پڑھ کر دیکھ لو کسی صحیح حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں پاؤ گے۔''

(چشمہ معرفت ص۲۲۰، خزائن ج۲۳ ص۲۲۹)

خود جن حدیثوں کو اپنی اپنی کتاب میں قادیانی نبی وقادیانی صحابی نے درج کیا اور ان سے استدلال کیا۔ ظاہر ہے کہ صحیح سمجھ کر درج کیا اور ان سے استدلال کیا۔ درج کرتے ہوئے ''من السماء'' کے الفاظ کھا گئے اور اب کہا جارہا ہے کہ کسی صحیح حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں ہے۔ اس کو کہتے کہ: چه دلاور است دزدے که بکف چراغ دارد۔

مرزا قادیانی کا اعتراض اور حدیث شریف میں اس کا جواب

اللہ رب العزت ذوالجلال والاکرام علام الغیوب نے رحمتہ اللعالمین ﷺ کی زبان مبارک سے ایسے الفاظ جاری فرمادیئے کہ قادیانی دجال جدھر بھاگتا ہے وہ الفاظ آگے سے اسے پھانس لیتے ہیں۔ مثلاً مرزا قادیانی نے چیلنج کیا کہ:

۱...... ''اگر اس جگہ (حدیث میں) نزول کے لفظ سے یہ مقصود تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آسمان سے آئیں گے تو بجائے نزول کے رجوع کہنا چاہئے تھا۔ کیونکہ جو شخص واپس آتا ہے اس کو عرب زبان میں راجع کہا جاتا ہے نہ نازل۔'' (ایام الصلح ص۱۴۶، خزائن ج۱۴ ص۳۹۲)

۲...... ''اگر کوئی شخص آسمان سے واپس آنے والا ہوتا تو اس موقع پر رجوع کا لفظ ہونا چاہئے تھا نہ کہ نزول کا لفظ۔'' (چشمہ معرفت ص۲۲۰، خزائن ج۲۳ ص۲۲۹)

اب دیکھئے! کہ مرزا قادیانی کا یہ مطالبہ کہ نزول کی بجائے رجوع کا لفظ چاہئے تھا۔ اگرچہ یہ مرزا قادیانی کا احمقانہ سوال ہے۔ اس لئے کہ سیدنا مسیح علیہ السلام کے آسمانوں پر جانے کے لئے قرآن مجید میں رفع کے الفاظ لائے گئے تو رفع السماء کے بعد کی کیفیت کے بیان کے لئے نزول کا ہی لفظ چاہئے تھا جو استعمال ہوا۔ لیکن مرزا قادیانی کا مطالبہ تھا کہ نزول نہیں رجوع کا لفظ چاہئے۔ تو لیجئے! سیدنا حسن بصری ﷺ (سیدنا علی مرتضیٰ ؓ کے حوالہ سے) روایت کرتے ہیں: ''عن الحسن قال ۰ قال رسول اللہ للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة'' (درمنثور ج۲ ص۳۶، زیر آیت یعیسیٰ انی متوفیك)

آنحضرت ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی فوت نہیں۔ وہ قیامت سے قبل دوبارہ تمہاری طرف تشریف لائیں۔ یہ روایت نقل کرنے کے بعد مولانا ابوعبیدہ نظام الدین ﷫ بی۔اے فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ''نازل'' کے لفظ کو ترک کر کے اور ''راجع'' کا لفظ استعمال کر کے تیرہ سو سال بعد آنے والے ایک مدعی نبوت و مسیحیت کا ناطقہ بند کر کے امت مرحومہ پر وہ احسان فرمایا ہے کہ واللہ میں تو صرف اسی ایک احسان کے بوجھ سے پیا جارہا ہوں۔''

قادیانیوں سے ایک سوال

حضرت ابوامامۃ الباہلی ؓ سے روایت ہے کہ: ''آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوگی۔ تکبیرا قامت کے وقت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔''

قادیانیوں نے مرزا قادیانی کو مسیح ابن مریم بنادیا اور نزول سے مراد پیدائش لے لی۔ مولانا ابوعبیدہ نظام الدین بی۔اے نے سوال قائم کیا کہ تمہاری تاویل کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام سے غلام احمد اور مریم علیہا السلام سے ابن چراغ بی بی اور نزول سے مراد پیدائش بھی مان لیا جائے۔ تو بتائیں کہ مرزا عین فجر کی اقامت کے وقت پیدا ہوا؟ اور قادیان کے مسلمان امام نے پیدائش کے فوراً بعد امامت کی پیشکش کی؟ اور مرزا قادیانی نے رد کر دیا، کا واقعہ بھی ہوا؟ نہیں تو اس کا جواب قادیانیوں کے ذمہ ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی خیبر پختونخواہ کے دورہ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صوبہ خیبر پختونخواہ کے چھ روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنے دورہ کا آغاز مورخہ ۱۳،۱۴؍ستمبر کو ڈیرہ اسماعیل خان سے کیا۔ جہاں آپ نے بنات کے ایک مدرسہ میں بخاری شریف کا افتتاح کیا۔ شیخ ایاز شہید کے فرزندار جمند مولانا محمود الحسن کے بھائی کے نکاح کی تقریب میں شمولیت کی۔ حضرت مولانا علاؤالدین، قاری خلیل احمد سراج، حاجی ریاض گنگوہی، قاری محمد خالد گنگوہی، مولانا غلام رسول، حبیب احمد، خواجہ محمد زاہد شہید کے بیٹوں سے ملاقات کی اور مرحوم کے لئے مغفرت کی۔ ۱۵؍ستمبر کو لکی مروت میں جامعہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ سے ملاقات کی۔ عصر، مغرب، عشاء کے بعد بنوں میں بیان کیا۔ ۱۶؍ستمبر جمعۃ المبارک کا خطبہ مرکزی جامع مسجد سرائے نورنگ میں دیا۔ جبکہ عصر سے قبل کرک میں مولانا محمود الحسن کی دعوت پر خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء، محلہ میاں خان کی مسجد کوہاٹ میں خطاب کیا۔ ۱۷؍ستمبر جمعیت طلبہ اسلام کے سابق صدر حاجی جاوید ابراہیم پراچہ سے خیر و عافیت معلوم کی۔ بعد نماز عصر جنگل خیل مدرسہ عربیہ کی تعلیم کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ بعد نماز عشاء جامعہ مسجد محمد زئی میں جلسہ سے خطاب کیا۔ بنوں تک مولانا عبدالستار حیدری ساتھ رہے۔ جب کہ بنوں سے مولانا محمد عابد کمال نے پروگراموں کی راہنمائی کی۔ ۱۸؍ستمبر کو مرکزی جامع مسجد نوشہرہ اور بعد نماز عشاء ڈیفنس کی مسجد قاری محمد اسلم کی سرکردگی میں خطاب کیا۔ ۱۹؍ستمبر کو صبح نو سے ساڑھے نو بجے تک حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کی دعوت پر جامعہ ابوہریرہ کے طلبہ اور اساتذہ سے ان کی ذمہ داریوں کے عنوان پر خطاب کیا۔ قبل از ظہر جامع مسجد زڑہ میانہ اور بعد نماز ظہر رسالپور کی مرکزی مساجد میں خطاب کیا۔

ایک رسالہ میں چار رسائل!

مولانا سعداللہ لدھیانوی رحمہ اللہ!

تعارف

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ اما بعد!

حضرت مولانا سعداللہ لدھیانویؒ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے عہد حیات میں مرزا قادیانی ملعون کو تگنی کا ناچ نچایا۔ آپ نے مرزا قادیانی کے خلاف نظم ونثر میں لکھا اور خوب لکھا۔ مرزا قادیانی ملعون آپ کے نام ''سعد'' کو جل بھن کر ''نحس'' لکھتا تھا۔

نتیجہ میں مولانا سعداللہ بھی جواب آں غزل میں مرزا قادیانی کو وہ سناتے کہ سر سے پاء تک ''تتے تو ے'' پر رقص کرنے لگ جاتا۔

۱۱رمضان ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۳فروری ۱۸۹۷ء کو آپ نے آٹھ صفحاتی ایک رسالہ لکھا۔ جو آٹھ صفحات پر مشتمل تھا۔ اس میں علیحدہ علیحدہ چار مضامین تھے۔

ایک ہی صفحہ پر علیحدہ علیحدہ کالم بنا کر کچھ حاشیہ پر لکھ کر سمندر کو کوزہ میں بند کیا۔ ہم اس دفعہ کے لولاک میں ان چاروں مضامین کو ایک ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱...... قادیانی دجال کا استیصال۔ (حصہ نثر)

۲...... قادیانی دجال کا استیصال۔ (حصہ نظم)

۳...... ''قادیانی کی تازہ بے حیائی پر تبصرہ'' اس میں دو باتوں پر تبصرہ کیا ہے۔

الف...... قادیانی کی تازہ بے حیائی کہتا ہے کہ میں نے عبدالحق غزنوی کے حق میں بددعا نہیں کی تھی۔ (صرف مباہلہ کیا تھا) اس لئے وہ سلامت رہا۔

ب...... قادیانی کی ایک اور بے حیائی۔ کہتا ہے کہ مرزا سلطان بیگ مرزا قادیانی کی تکذیب نہیں کرتا۔ (اگرچہ اس کی الہامی زوجہ پر قابض ہے) اب اس سے کوئی میری تکذیب کرا کر دکھائے۔

ان دو امور کو اس مضمون میں زیر بحث لائے۔

۴...... حاشیہ پر ''قادیانی اور ایک نصرانی کی گفتگو میں ایک مسلمان کی ثالثی'' کی سرخی سے چند سطور لکھی ہیں۔ ہم علیحدہ سرخیوں سے ان کو ان کالموں میں شامل کر کے ایک سو چودہ سال پہلے کی امانت آج کی نسل کے سامنے لانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

لولاک کی اس اشاعت میں نمبر۳، نمبر۴ دو رسائل شامل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ (مرتب)

تبصرہ!

مولانا سعد اللہ لدھیانوی رحمہ اللہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

یک قاطع نسل ویک مسیحائے زماں
یک مہتر لال بیگیان دوراں
افتد چوگذر بہ قادیانت گاہے
ایں خانہ تمام آفتابست بخواں

ویوم القیمة تری الذین کذبوا علی اللّٰہ وجوھھم مسودہ!

کذب کی عادت ہیں جو اللہ پر ڈالے ہوئے
دیکھنا روز قیامت ان کے منہ کالے ہوئے
رمل وجفاری نہ چھوڑیں گو اٹھائیں ذلتیں
بے حیا کیا جھوٹ کے سانچے میں ہیں ڈھالے ہوئے

اے اہل اسلام! اے معزز برادران دینی! آپ دیکھتے ہیں کہ آج کل فتنہ قادیانی نے پھر سر اٹھایا ہے اور اس کے چیلے ابلہ فریب تحریروں سے ناواقفوں کو حیران کررہے ہیں۔ اس قادیانی نے زمانہ ابتداء میں کسی قدر عربی تعلیم پائی۔ چونکہ اس کے استاد ملک شاہ اور گل شاہ علم امل وجفر میں بھی دخل رکھتے تھے۔ اس نے یہ علوم بھی سیکھے۔ ایک فالنامہ لدھیانہ سے نقل کرا کے لے گیا تھا۔ عدالت ضلع سیالکوٹ میں محرری اختیار کی۔ جب وہاں نہ نبھی تو استعفاء دیا اور امتحان قانون کے لئے سر کھپایا۔ آخر امتحان مختاری میں فیل ہوا اور (اخبار وزیر ہند سیالکوٹ ماہ ستمبر ۱۸۹۴ء) پیٹ ظالم کی خاطر بہت پھرا۔ جب کچھ نہ بنا تو آخر اپنے رشتہ دار بھائیوں کو دیکھ کر (کہ ایک بھنگیوں کا لال بیگ دوسرا ہجڑوں کا پیر بنا ہوا ہے) اس نے بھی سلسلہ پیری ومریدی ہی میں پاؤں رکھنا فری کی چیز سمجھا کہ چلو ہم مسلمانوں ہی کو کھائیں گے۔ بہ امداد رمل الہام بازیاں کریں گے۔ (اس کی مثالیں اکثر شہروں میں موجود ہیں کہ نوکری سے دق آئے تو کسی کے مرید بنے۔ اس سے خلافت لے کر پیر بن بیٹھے) اس رمال نے گیارہ بارہ سال ہوئے ایک پسر ایہمہ صفت موصوف حتی کہ گویا اللہ ہی آسمان سے اترا ہے) کی پیشین گوئی کی تھی۔ لیکن اس وقت پیدا ہوئی تو دختر نکلی۔ اپنی رمالی سے نہایت شرمندہ ہوا اور بات بنائی کہ میں نے اسی حمل سے لڑکا ہونا نہیں کہا تھا۔ اکثر اہل اسلام کے سوا اور قوموں نے اس کی بہت ہنسی اڑائی۔ خیر حسب معمول گھر میں پھر امید ہوئی تو خاموش رہا۔ مدت معلومہ کے بعد ایک دفعہ لڑکا ہی پیدا ہو گیا تو فوراً ایک پرچہ خوشخبری چھاپ کر شائع کر دیا کہ دیکھا جیسا ہم کہتے تھے اسی طرح سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ مخالفین کو یہ پیش گوئی ماننی پڑی۔ کیونکہ ہم نے جس طرح سے کہا تھا لڑکا پیدا ہو گیا۔

محض جھوٹ ایک اور بولا کہ ہم نے پہلے حمل کے وقت کہا تھا اگر اب کے نہیں تو اگلے حمل میں ضرور پیدا ہوگا۔ حالانکہ پہلے حمل کے وقت آئندہ حمل کا نام بھی نہیں لیا تھا۔ اہل اسلام پھر بھی چپ رہے کہ پڑا بکے، ہمیں کیا۔ ایسے رمال ارڑ پوپو ہزاروں پھرتے ہیں۔ ایک یہ بھی سہی۔ لیکن غیرت الٰہی نے برس روز کے اندر ہی اندر اس کے گویا اللہ کو خاک میں ملا دیا۔ پھر تو مخالفوں نے ایسی کی، کہ کادیانی کو اس کے سامنے مرگ پسر کا صدمہ بھی ہلکا نظر آیا۔ اس وقت تک اس مکار نے اسلام کی مخالفت نہیں کی تھی۔ بلکہ اسلام کا مؤید بن بن کر دکھلاتا تھا۔ اسی لئے مسلمان حتی الوسع اس کی تائید کرتے تھے۔ اس وقت کچھ رویا پیٹا، حیلے بہانے کئے۔ کبھی کہا بیٹوں کی خوشخبری ہم کو ملی تھی۔ ایک تو یہ مرنے والا اور ایک وہ جس نے گویا اللہ ہی بن کر آسمان سے اترنا تھا۔ کہیں لکھ دیا کہ نو سال کے اندر اندر ضرور پیدا ہوگا اور یہ گپ لگائی کہ مدت حمل نو سال بھی ہوتی ہے۔ ہم نے غلطی سے ہونہار کو وہ لڑکا سمجھ لیا۔

خیر جوں توں کر کے وقت ٹالا۔ براہین احمدیہ جس کے تین سو جز ہونے کی خبر دی تھی وہ پینتیس جز میں ختم ہوگئی اور پیش گوئی قیمت کسی سے پانچ روپیہ کسی سے دس کسی سے پچیس لے کر کھا گیا۔ آخر میر ناصر اس کے خسر شریف کی زبانی معلوم ہوا کہ آگے اور مضمون ہی نہیں ہے۔ باقی کی جز فی بطن شاعر ہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ آگے ایک ورق بھی نہیں ہے۔ تم کیا انتظار کر رہے ہو۔ آخر دیکھا تو واقع میں یہی سچ نکلا۔ (کیوں نہ ہو گھر کا بھیدی جو تھا) سراج منیر ایک پیش گوئیوں کی کتاب مشہور کی جس کے خرچ طبع کے لئے سینکڑوں روپے چندہ کروا کے بادام روغن چڑھا گیا۔ لیکن وہ سراج ذرا بھی نہ ٹمٹایا۔ وزیر پٹیالہ اور سید احمد خان جیسے معزز لوگوں کو پیش گوئی کی دھمکیاں دیں۔ لیکن انہوں نے اس کے بکواس کی پرواہ بھی نہ کی۔ اس وقت اس کا دعویٰ صرف یہ تھا کہ میں براہین احمدیہ الہام سے مامور ہو کر لکھتا ہوں اور میں اس صدی کا مجدد ہوں، محدث ہوں۔ مجھے الہام ہوتا ہے۔ میں حضرت عیسیٰ کا مثیل بن کر آیا ہوں۔ غرض اس کے ایسے دعاوی بھی مسلمانوں نے برداشت کئے اور ممکن سمجھا کہ شاید اب نہیں تو آخر کبھی نہ کبھی کوئی کام اسلام کی تائید میں اس سے صادر ہوگا۔ یہ غضب ہوا کہ سید احمد خاں نیچری نے اپنی تفسیر القرآن میں لکھ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے سولی چڑھایا۔ پھر وہ اپنی موت سے کہیں مر گئے اور دفن ہوئے۔ ان کے معجزے خلق طیور وغیرہ سب بچوں کے کھیل تھے۔ جیسے بچے مٹی کے جانور چڑیا وغیرہ بنا کر کہا کرتے ہیں۔

آہاہا! میری چڑیا اڑی۔ یونہی حضرت عیسیٰ بچپن میں کیا کرتے تھے۔ بڈھے نیچری کو اس میں ذاتی غرض تو تھی نہیں۔ اسے نہ عیسیٰ بننا تھا نہ الہامی، بڈھا نیچری اتنی بات کہہ کر آگے چل دیا۔ قادیانی کے مصاحب خاص نورالدین بھیروی نے اس مضمون کو اپنے پیرو مرشد اسی قادیانی کے سامنے پیش کر دیا کہ حضرت اقدس بہت چوکے سید احمد کو خوب سوجھی تو قادیانی پیر نے کہا نہیں۔ اس نے محنت کی اور کھائیں گے ہم! اب کیا بگڑا ہے اچھا ہوا۔ عیسیٰ مر گیا۔ اب ہم خود عیسیٰ بن کر کھاتے ہیں۔ مصالحہ لگانا ہم کو خوب آتا ہے۔ وہ تو الہام کا مدعی نہ تھا اور ہم ملہم ہی ہیں۔ تقریر وہ بے سروپا کریں گے کہ پڑھنے والا پڑھتے پڑھتے بولا جائے۔ جہاں کچھ نہ بن سکے گا الہام کا اڑنگا ایسا لگائیں گے کہ اگر غیر نہیں تو چیلے چانٹے تو سجدے میں پڑ جائیں گے۔ لیکن ابھی جلدی نہیں چاہئے۔ لوگ سمجھیں گے۔ سید احمد خاں کا مضمون چرا لیا۔ آخر کچھ عرصے کے بعد فتح اسلام جو اس کی توضیح مرام تھی۔ لکھ ڈالی اور پھر ایک کچی اینٹ

رسالہ اوہام ہاتھ کر رکھ دیا۔ اس میں مرسل یزدانی، رسول احمد، بشارت عیسیٰ، نبی اللہ سب کچھ بن بیٹھا اور حضرت عیسیٰ کے سولی چڑھانے اور مارنے پر وہ زور مارا کہ یہود کمبخت نے بھی کیا گیا ہوگا۔ قرآن کے ما صلبوہ کی صاف تکذیب کر دی اور لکھ دیا کہ عیسیٰ کو یہودیوں نے ضرور سولی پر چڑھا دیا۔ میخیں لگائی گئیں۔ حضرت عیسیٰ کی توفی ہو چکی اور توفی کے معنی صرف مرنا ہی ہیں۔ اس لئے حضرت عیسیٰ مر چکے پھر نہیں آسکتے۔ میں تھا تو قائم مقام مثیل۔ اب اسامی خالی ہوگئی اور بجائے متوفی مستقل عیسیٰ ہوگیا، خدا نے فرمادیا۔ جعلناک المسیح ابن مریم جو اسی عیسیٰ کے منتظر ہیں وہ اس کو ابھی آسمان سے اتار کر دکھائیں۔ (رسول خدا سے مشرکین عرب کا کہنا اگر تو سچا ہے۔ ابھی قیامت لاکر دکھا دے۔ اسی کی مثال ہے) معجزات عیسوی کو بازی طفلاں اس کا حقیقی پیرومرشد کہہ ہی چکا تھا۔ اس نے اس پر مصالحہ یہ لگایا کہ مسمریزم یا سحر سامری کا گوسالہ تھا۔ مجھ کو اس سے بالطبع نفرت ہے۔ ورنہ ایسی شعبدہ بازیوں میں عیسیٰ سے کم نہ تھا۔ چلو چھٹی پائی، کوئی یہ بھی نہ کہہ سکے کہ اگر مسیح ابن مریم نبی ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ۔ اپنے لئے تو ایسا کن اور اقتداری خوارق تجویز کرتا ہے کہ الٰہی کام اس سے صادر ہوسکیں۔ (آئینہ قادیانی) حضرت عیسیٰ کے معجزات جو باذن اللہ ہوئے ہیں۔ شرک باری ٹھہرا کران سے منکر ہو جاتا ہے۔ علما نے بہت سمجھایا۔ خصوصاً حضرت ابوسعید محمد حسین بٹالوی سلمہ اللہ القوی جو پہلے اس پر حسن ظن بھی رکھتے تھے اور در بارہ براہین احمدیہ اس کی تعریف بھی کر چکے تھے کہ میاں جانے دو باز آجاؤ۔ حد سے نہ بڑھو۔ لیکن یہ اسامی ایسی کب تھی۔ ہر چند کہا کہ یا تو بٹالہ میں میرے مکان پر آؤ اور تنہا گفتگو کر کے تصفیہ کرلو یا مجھے بلاؤ۔ میں قادیان میں حاضر ہو جاؤں گا۔ وہاں بات چیت کرلو۔ اس روباہ منش نے ایک نہ مانی۔

آخر لدھیانہ، دلی، لاہور، سیالکوٹ، کپورتھلہ وغیرہ میں جو ذلت اٹھائی۔ مفصل ہمارے رسالہ انہزام قادیانی میں دیکھو۔ میر عباس علی مرحوم جو اس وقت ان کے اخص مریدین میں سے تھے۔ اس کے مکر کو سمجھ گئے اور علی الاعلان اس سے اپنی تبری ظاہر کر دی اور یہ وہ مرید تھے جن کے حق میں اس کذاب، دجال کو یہ الہام ہوا تھا کہ اصلہ ثابت وفرعۃ فی السماء یعنی اس کی جڑ قائم ہے اور شاخ آسمان میں اس آسمانی شاخ والے نے دجال کی وہ مٹی خراب کی کہ ایک جہان جانتا ہے۔ (اچھی طرح مٹی پٹ کے چھوڑی) مکار آخر قادیان میں جا گھسا۔ کچھ عرصہ دبا بیٹھا رہا۔ پھر امرتسر میں عیسائیوں کے ساتھ بحث کی ٹھانی۔ بحث تو جوتی سوتی تھی۔ اپنے حریف عبداللہ آتھم پیر فرتوت کو دیکھ کر رمال کا رمل پیٹ میں گدگدایا۔ اس کے مرنے کی پیش گوئی ہانک دی۔ لکھ دیا کہ اگر آتھم پندرہ ماہ کے اندر اندر مر کر ہاویہ میں نہ جا پڑے تو قادیانی کا منہ کالا کر کے رسہ گلے میں ڈالو۔ خواہ سولی دو لعنت بازی کرو۔ مریدوں معتقدوں نے عیسائیوں سے شرطیں لائیں کہ داڑھی منڈوالیں گے۔ اگر اختتام ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء سے پہلے آتھم نہ مر گیا۔ آخر ۶ ستمبر کو عیسائی شوخ استرہ لے کر جا موجود ہوئے کہ آتھم تو زندہ ہے۔ آؤ میاں داڑھی صاف کروالو۔ لیکن مکان میں داڑھی والے کی صفائی تھی۔ ایام مباحثہ میں عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کیا تھا۔ جس کی یہ شامت قادیانی کو بھگتنی پڑی۔ ایک مہینہ بعد ۸/ اکتوبر کو ایک اور آسمانی کوڑا پشت قادیانی پر برسا۔ یعنی مرزا سلطان محمد بیگ (جس نے احمد بیگ ہوشیار پوری کی دختر نیک اختر سے نکاح کرلیا تھا اور قادیانی کا نکاح بذریعہ الہام شیطانی بالفاظ

زوجنکہا یعنی ہم نے تیرا نکاح اس عورت سے کردیا۔ اس سے کئی برس پہلے ہو چکا تھا) کی مدت سی ماہ بخیر و عافیت پوری ہوگئی۔ قادیانی کہتا تھا کہ اڑھائی سال کے اندر اندر یہ مرجائے گا۔ وہ عورت بیوہ ہوکر مجھ کو پھر ملے گی۔ ان ذلتوں، ندامتوں کو چھپانے کے لئے مکار نے عربی کتابیں لکھ لکھا کر یہ دعویٰ کیا کہ مولوی لوگ اگر میرے برابر ہیں تو عربی میں رسالے لکھیں اور لوگوں کا خیال ادھر لگانا چاہا۔ بڈھے آتھم نے آخر مرنا ہی تھا۔ ’’کل نفس ذائقة الموت‘‘ دو برس اور پورے کر کے مر گیا تو اس رمال نے پھر شور مچایا کہ دیکھا آتھم مرا یا نہ مرا۔ ہم کہتے نہ تھے کہ آخر مرے گا۔ (مراو بے حیا اب وہ کبھی مرتا ہی نہ) مولوی میرے ساتھ مباہلہ کرلیں۔ ورنہ مجھ کو دجال کافر کہنے سے باز آجائیں۔ اگر مباہلہ کریں گے تو برس روز کے اندر اندر سب پر عذاب آئے گا۔ کوئی اندھا، کوئی کوڑھی ہوگا۔ کوئی مرجائے گا۔ غرض یہ سال بھر تو گزر جائے گا۔ پھر کچھ اور سہی۔ پنجابی مثل مشہور ہے۔ موہنا اور موہنا آگے کی کہو۔ ہبا، ہن کی کہوہنا۔ فرعون نے کہا تھا کہ ہامان ایک برج بناؤ۔ میں موسیٰ کے خدا کو اوپر چڑھ کے دیکھ آؤں۔ غرض یہ تھی کہ مکان بننے تک تو لوگ میرے معتقد رہیں گے۔ یہی چال دجال کی ہے۔ ایک نہ ایک بات کھڑی کر لیتا ہے اور اس کے سہارے سے مریدوں کو دم دلاسا دئے جاتا ہے۔ اس سال میں اگر کسی پر کوئی مصیبت بقضائے الٰہی آگئی تو کہوں گا میرے مباہلے کا اثر ہے اور جو سلامت رہے ان کو کہوں گا دل میں ڈر گئے۔ اگر نہیں ڈرے تو قسم کھائیں سال دو سال پھر یوں نکل جائیں گے۔ اتنے عرصہ میں کوئی اور صورت سہی۔

قادیانیو! عقل کے اندھو! یہی ہے تمہارا مثیل مسیح دجال۔ تم جس کو ملہم، مامور، مرسل یزدانی وغیرہ وغیرہ بنائے بیٹھے ہو جس کے عیسیٰ بنانے کے لئے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو مارنے کے درپے ہوئے۔ سولی پر چڑھاتے ہو۔ یہ نہیں جانتے کہ۔

کس نیاید بزیر سایہ بوم
ورہما از جہاں شود معدوم

تم کو اس نے بجز اس کے اور وظیفہ ہی نہیں سکھایا۔ عیسیٰ سولی پر چڑھ گیا۔ دفن ہوا۔ مرزائیو! عیسیٰ سولی پر چڑھ گیا۔ تمہارا وظیفہ باطنی ہے اور مر گیا دفن ہوا۔ وظیفہ ظاہری، وظیفہ ظاہری میں لفظ توفی کے متحمل المعانی ہونے سے کسی قدر بظاہر ہاتھ مارنے کو جگہ مل گئی تو ظاہر چلا رہے ہو۔ لیکن وظیفہ باطنی میں ماصلبوہ کی نفی سے تمہارے سب منصوبے نیست و نابود ہو رہے ہیں۔ اندر ہی اندر دل پر ضربیں لگا رہے ہو۔ آخر اسی طرح سے مرو گے۔ اگر تم کو تھوڑی سی حرف شناسی بھی ہوتی تو سمجھ لیتے کہ جس طرح سے قادیانی ماصلبوہ میں بپاس خاطر یہود و نصاریٰ تحریف لفظی سے باز نہیں آیا۔ لفظ انی متوفیک کی تحریف معنوی سے کب رک سکتا ہے۔ قرآن میں موجود ہے۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامہا۔ یعنی اللہ لے لیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جو نہیں مری اس کو اس کی نیند میں۔ تیس آیتوں کا شور مچاتے ہو۔ اس ایک آیت کو دیکھ لو۔ تم پر کیسی پھٹکار ڈال رہی ہے۔ باقی اسی پر سمجھ لو۔ یہاں لفظ توفی کا معنی ایک جان کا لے لینا ہے۔ خواہ موت سے ہو خواہ نیند میں۔ وفات دینا مارنا ہرگز نہیں۔ قادیانی کو جب الہام ہوا تھا کہ یا عیسیٰ (قادیانی) انی متوفیک تو مکار نے ترجمہ یوں کیا ہے۔ اے عیسیٰ میں تجھے پورا

پورا اجر دوں گا یا ماروں گا۔ اب حضرت عیسیٰ کے لئے صرف مارنا ہی معنی ہو گئے۔ کیونکہ اس وقت مثیل ہی بننا مقصود تھا۔ اور اب اصل عیسیٰ موعود شعر۔

زاہل غرض تاتخن نشوی مباداک روزی پشیمان شوی

مرزائیو! تم تو متوفیک کے معنی ممیتک کہتے ہو اور قادیانی (ازالہ ص۹۴۳، خزائن ج۳ ص۶۲۱) میں موت کے معنی سولانا اور بیہوش کرنا بھی مانتا ہے۔ پس معنی آیت یوں ہوں گے کہ اے عیسیٰ میں تجھ کو سولا کر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ خدا کے لئے آنکھیں کھولو۔ دیدہ ودانستہ اندھے نہ بنو۔ کیا غضب ہے کہ اوروں کے حق میں تو موت کا لفظ بہ معنی نیند بیہوشی وغیرہ ضروری سمجھو۔ لیکن حضرت عیسیٰ کے لئے محض مار ڈالنا۔ (ازالہ اوہام ص۹۲۱، خزائن ج۳ ص۶۰۵) میں تمہارا باوا لکھتا ہے کہ اگر کوئی موت اور اماتت کی جگہ جو نیند اور بیہوشی وغیرہ کے معنوں میں یہی آیا ہے۔ توفی کا لفظ کہیں دکھادے۔ اس کو بلاتوقف ہزار روپیہ دیا جائے گا اور کہیں تو کیا قرآن میں ہی دکھادیا۔ وھو الذی یتوفاکم بالیل ویعلم ماجرحتم بالنہار ثم یبعثکم فیہ۔ یعنی اور وہ اللہ ایسا ہے جو رات کے وقت تمہاری توفی کرتا ہے اور تمہارے دن کے کام جانتا ہے۔ پھر تم کو دن میں اٹھا کھڑا کرتا ہے۔

اس قادیانی بے شرم نے دینا دلانا تو کیا تھا۔ شرمندہ بھی نہ ہوا اور وہی مرغی کی ایک ٹانگ بکے جاتا ہے۔ یہاں توفی کے معنی بہت واضح طور پر قرآن کریم نے بتادیئے کہ سلانا ہیں۔ موت کے حقیقی معنی مرنا ہیں۔ نیند بیہوشی پر یہ لفظ مجازاً بولا جاتا ہے اور توفی کے معنی روح کو بدن سے الگ کرنے کے ہوئے۔ خواہ نیند میں خواہ موت سے۔ اس کے معنی محض مار ہی ڈالنا۔ قادیانی کیا دھوکہ اور افتراء ہے۔ لغت میں توفی کے معنی پورا پورا لے لینا ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں آنحضرت ﷺ سے بخطاب یہود یہ حدیث منقول ہے۔ ''ان عیسیٰ لم یمت وھو راجع الیکم قبل یوم القیامۃ'' بے شک حضرت عیسیٰ نہیں مرے اور قیامت سے پہلے تمہاری طرف واپس آنے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے صاف طور پر یہود کی تکذیب کر دی ہے کہ انہوں نے نہ تو حضرت عیسیٰ کو قتل کیا ہے اور نہ سولی ہی دیا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اب یہاں یہ حجت کرنا کہ مع الجسد العنصری اٹھالیا کہاں ہے۔ محض حماقت ہے۔ یہود مسیح عیسیٰ بن مریم کو مع الجسد سولی پر لٹکانے کے مدعی تھے یا محض روح کو؟۔ پس جس کو سولی پر لٹکانے کے مدعی تھے۔ خدا نے اسی کو اٹھالیا ہے۔ قرآن میں کہیں نہیں آیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس مع الجسد العنصری آئے تھے یا حضرت یونس علیہ السلام کو جسد عنصری والی مچھلی نے مع الجسد العنصری نگل لیا تھا۔ جب تک یہ لفظ جسد عنصری نہ ہو کیا کسی شخص کو جسد عنصری سمیت چلا گیا یا مرگیا یا ڈوب گیا یا اوپر چڑھ گیا نہ سمجھنا چاہئے؟۔ خدا ایسے مغالطوں سے بچائے کہ جو معنی ۱۳۰۰ برس بلکہ ۱۹۰۰ برس سے سمجھے چلے آتے ہیں۔ آج ایک فریبی خودغرض کے کہنے سے چھوڑ کر حضرت عیسیٰ کو یہود کی پنجے میں پھنسایا جائے اور سولی پر لٹکایا جائے۔ معاذ اللہ!

پندرہ سو روپیہ لینے کے لئے گنجی چھپڑی میں منہ دھلوالو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ کو بحالت نوم اٹھایا گیا تھا۔ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ اپنے حق میں توفیتنی عرض کریں گے اور ختم الانبیاء اپنے لئے حالت موت وارد ہونے کی

وجہ سے، قادیانی حضرت عیسیٰ کے لفظ من بعدی کے معنی من بعدی موتی۔ یعنی میرے میرے پیچھے کرتا ہے۔ جہاں حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو آ کر بئس ما خلفتمونی من بعدی فرمایا تھا۔ وہاں کیا کہے گا اے قوم تم نے میرے مرے پیچھے بری خلافت ادا کی۔ خدا اس قادیانی کا اور منہ کالا کرے۔ مجمع بحار الانور میں جہاں امام مالکؒ کا ایک قول عیسیٰ مر گیا لکھا ہے۔ وہاں ان کے ایام زندگی میں پینتیس برس لکھے ہیں جس کو قادیانی تسلیم نہیں کرتا۔ امام مالکؒ کا قول آدھا ہی قابل تسلیم ہے۔ اگر آدھا ضعیف ہے تو آدھے میں زور کہاں سے آ گیا۔ کل صحابہ اور تابعین بلکہ کل فرق اہل اسلام بجز نیچری معتزلہ جن کو معراج نبوی سے بھی انکار ہے اور جناب عائشہ صدیقہؓ کو بھی ایسوں ہی نے منکر لکھا ہے۔ حاشا جناب عن ذالک حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے اور پھر آنے کے قائل ہیں۔ اگر کہیں کوئی قول توفی کے بمعنائے موت ہونے کی بابت لکھا ہے تو یہ ساتھ ہی لکھا ہے کہ پھر زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے اور دوبارہ جلال کے ساتھ تشریف لائیں گے۔ قادیانی کا اقرار مندرجہ براہین اسی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ لیکن نیچری تعلیم اور شامت خودغرضی نے اس کو پاگل کر دیا۔ اب بے تکی ہانکتا ہے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب لدھیانوی کا بحث کے لئے کہنا کہ مکہ معظمہ میں کریں گے تھا تو ٹھیک۔ کیونکہ قادیانی مسیح بن مریم بن ہی چکا تھا۔ اس کا بیت اللہ میں جانا از روئے حدیث نبوی ضروری تھا اور روپیہ بہت ہے۔ لوگوں کا مامور ہے۔ حج بھی فرض ہوگا۔ ایک پنتھ دو کاج۔ مولوی صاحب سے بحث بھی ہو جاتی اور عیسویت کا نشان بھی ظاہر ہوتا اور بیت اللہ میں (اگرچہ ضرورت پڑتی) دامن پاک پکڑ کر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنے کو بھی اچھا موقع تھا۔ زندگی اسی سال مقرر ہو ہی چکی تھی۔ اس کا اندیشہ ہی نہ تھا۔ بہت ہوتا سو پچاس چابک لگ جاتے۔ شاید دجالی خرمستی نکل جاتی اور توبہ ہی نصیب ہو جاتی۔ جیسا کہ جناب عمر فاروقؓ کے سامنے صبیغ اسلمی ایسے ہی جھتی کو سر میں چابک کھا کر توبہ نصیب ہوگئی تھی۔ ہم تو کہتے ہیں اگر مولوی صاحب اب بھی مانتے ہیں تو مرزا فوراً چلنے کی ٹھہرائے اور یاد رکھو کہ قادیانی مثیل مسیح دجال ہے۔ کبھی حرمین کے قریب نہ جائے گا اور نہ جا سکے گا۔ یہ ایک پیشین گوئی ہی سہی۔

بے محل کس لئے یہ آپ بھلا کہتے ہیں	ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں
کب یہ ثابت ہوا لوگوں کے برا کہنے سے	وہ سب اچھے ہیں جنہیں لوگ برا کہتے ہیں
ہوتی نقارہ خالق ہے زبان مخلوق	تم نہ بیجا کہو سب جس کو بجا کہتے ہیں
ہوتے سب حال سے اپنے ہیں برے یا اچھے	تم ہی کچھ ٹھیک کہو ہم جو خطا کہتے ہیں
آج کل مرسل یزدانی ہو جس خر کا لقب	نہیں کہتے اسے دجال تو کیا کہتے ہیں؟
اب چار کامل علامتوں کی سن لو	پیش از وقوع بشارتیں اور خوش خبریاں
اس کی گواہی عموانیل بشیر دے ہی گیا ہے	لوگ ابھی بھولے نہیں سلطان محمد زندہ موجود ہے

قادیانی دولہا بنا بنایا ہی بیٹھا رہ گیا۔ تبلیغ کے لئے امور غیبیہ کی اطلاع رسول کے سوا کسی اور کو دی ہی نہیں جاتی۔ قادیانی کے رسول بننے کی یہی تو ایک چال ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء ''یعنی اللہ ایسا نہیں کہ تم سب کو غیب کی اطلاع دے دے۔لیکن وہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے اس بات کے لئے چن لیتا ہے۔''عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً ۰ الا من ارتضی من رسول ''یعنی وہ اللہ عالم الغیب ہے۔اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا۔مگر جس رسول کو اس کے لئے پسند کرے۔یہ اطلاع امور غیبیہ رسالت کا دعویٰ ہی دعویٰ رسالت ہے۔قادیانی کو جو اور امور غیبیہ پر اطلاع ہوئی۔سب غلط نکلی۔جس سے بجز روسیاہی وندامت کچھ حاصل نہ ہوا۔دعاؤں کا قبول ہونا واقعات بتلا رہے ہیں۔کون سی دعا قبول ہوئی ہے۔بشیر نہ جیا،آتھم نہ مرا،سلطان جیتا جاگتا قادیانی کو جلا رہا ہے۔قرآنی دقائق جو قادیانی پر کہتے ہیں سب وحی علی گڑھی کا فیض ہے یا اپنی خودغرضی کا فساد اور بہت سا الحاد وبس،مولوی محمد حسین نے (اشاعۃ السنہ ج۷ نمبر۱۱ص۳۴۵) میں صاف لکھ دیا ہے کہ ہم بجز الہام رسول کسی کے الہام کے قائل نہیں۔ہم صرف کتاب اللہ اور سنت اللہ کے پیرو ہیں۔غیر نبی کے الہام کو کوئی حجت ودلیل نہیں جانتے۔

مولانا نے قادیانی کا ملہم من اللہ ہونا اس کے اس ایمان کی وجہ سے ممکن تصور کیا تھا۔جو (براہین ص۴۹۸، خزائن ج۱ص۵۹۳) پر اس منافق نے''ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ '' کی تفسیر میں یوں ظاہر کیا تھا۔''یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''(اشاعۃ السنہ ج۷ نمبر۷ص۱۹۰) مولانا سلمہ اللہ وعفا عنہ کو اس کے ارتداد کی کیا خبر تھی کہ آخر یہ کمبخت مرتد ہو جائے گا اور حضرت عیسیٰ کو مار کر خود ہی عیسیٰ موعود بن بیٹھے گا۔تمہارے قادیانی کی عربی دانی اشاعۃ السنۃ النبویہ کے نمبر۱۲ ج۱۵ میں خوب ظاہر کی گئی ہے۔لیکن تمہارے ماتھے کی پھوٹ گئیں تم دیکھ نہیں سکتے۔یہ بات خوب یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوئی شخص کسی مولوی کے فتویٰ اور حکم سے کافر نہیں ہو جاتا۔اپنے عمل واعتقاد سے ہوتا ہے۔مثلاً خاتم الانبیاء کے بعد مرسل یزدانی کہلائے۔صفائی کشف میں انبیاء سے اپنے لئے زیادتی دکھائے۔نبی کے معجزات کو سحر سامری ولہو ولعب بتائے۔خدا تعالیٰ سے اپنا رشتہ ابنیت ملائے۔''انا انزلناہ قریباً من القادیان '' جیسے فقرے قرآن میں (قریبا نصف پر) بڑھائے۔یا رسول اللہ کی صحیح وثابت سنتوں سے دیدہ ودانستہ کترائے۔بعض سنتوں کو ٹھٹھے میں اڑائے۔یا سلف صالحین کی توہین کرے۔وغیرذلک!اور نہ بعض احمقوں کی تصدیق سے کوئی خر عیسیٰ بن سکتا ہے۔بنائے بہ صاحب نظرے گوہر خود را۔عیسیٰ نتواں گشتہ بہ تصدیق خرے چند۔''واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم ۰ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ۰ آمین''

الراقم!محمد سعد اللہ عفی عنہ
مدرس ایم۔بی سکول لدھیانہ
ماہ رمضان ۱۳۱۴ھ

قادیانی اور نصرانی کی گفتگو میں مسلمان کی ثالثی!

مولانا سعداللہ لدھیانوی رحمہ اللہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نصرانی ...... پھر یسوع مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہمارے گناہوں کی خاطر سولی پر چڑھ گیا، دفن ہوا، پھر آسمان کو چلا گیا۔ پھر بادلوں میں اسے مثل برق دوبارہ آئے گا۔

قادیانی ...... اس میں شک نہیں کہ یہودیوں نے اس کو سولی پر چڑھایا۔ میخیں لگائیں۔ وہ ایلی ایلی پکارتا رہا۔ کچھ پیش نہ چلی۔ آخرادھ مواا وتارا گیا۔ پھر کچھ عرصے بعد مرکر قبر میں جا پڑا۔ مجھے وہ قبر معلوم ہے۔ ملعون رہنے کی بابت اس مسلمان کے سامنے کچھ کہنا ذرا مشکل ہے۔ اس کے معجزوں کے حق میں لہو ولعب شعبدات وعجل سامری کہہ کر اس قوم سے اب تک پیچھا نہیں چھوٹا۔ کوئی تو مجھے گستاخ کہتا ہے۔ کوئی اس گستاخی کے باعث کافر بناتا ہے۔ ہاں! ایک اور طریق میں نے نکالا ہے کہ ملعون بھی کہہ سکوں اور شائد مسلمانوں کو برانہ لگے۔ تمہارا یسوع بیشک ملعون بھی رہا۔ جہنمی بھی ہوا۔ تم اس کو اکلوتا بیٹا کیوں کہتے ہو۔ میں اس کے برابر کا بھائی ہوں۔ بطور استعارہ ویسا ہی استحقاق ابنیت میں بھی رکھتا ہوں۔ بلکہ مجھے اس مستعار باپ نے مسیح ابن مریم ہی بنادیا۔ چونکہ اب میں اس کا قائم مقام بن کر آ گیا ہوں۔ بعد وہ اس میں آ سکتا ہے۔ وہ مر گیا۔ قبر میں جا پڑا۔ نہ اس کے ہاتھ سے کوئی مردہ زندہ ہوا۔ نہ وہ اب زندہ ہوسکتا ہے۔ دوبارہ آنا میرا ہی تھا۔ سو میں آ گیا۔ اس بھید کو نہ خود عیسیٰ سمجھا نہ خود پیغمبر عربی۔ عیسیٰ کہہ دیا میں آؤں گا پھر پیغمبر عربی نے کہہ دیا عیسیٰ آئے گا۔ اصل بات کوئی نہ سمجھا۔ آنا تھا ایک قادیانی مغل بچے نے۔ سو یہ عاجز آ گیا۔ خواہ مانو خواہ نہ مانو۔

مسلمان ...... قادیانی سے مخاطب ہوکر۔ اور دجال کے پیش خیمے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان نصاریٰ اور یہود کو صلیب کے بارے میں جھوٹا فرما چکا۔ قرآن میں ماصلبوہ فرما کر صلیب کی نفی کر دی۔ ابن اللہ کہنے والوں کو گمراہی میں شمار کیا تو پھر بھی ان جھوٹوں کی تصدیق کرتا ہے۔

قادیانی ...... ارے کیا قرآن قرآن لئے پھرتا ہے۔ تو قرآن کو کیا جانے۔ تجھے ماصلبوہ کی حقیقت کیا معلوم۔ میں نے بذریعہ الہام معلوم کرلیا کہ یہاں مایوں ہی لگا ہوا ہے۔ اصل میں صلبوہ ہے۔ بقول کریم بخش ساکن جمال پور حسب کشف سائیں گلاب شاہ میں قرآن کی غلطیاں لگانے آیا ہوں۔ انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ جو قرآن شریف کے دائیں صفحے میں قریب نصف کے الہامی عبارت موجود تھی۔ اب کسی قرآن میں نہیں ملتی۔ شاید قادیان کا نام کسی نکال دیا گیا۔ تا کہ مکے اور مدینے کی طرح اعزاز کے ساتھ یہ نام قرآن میں درج نہ رہے۔ ایسی خرابیاں واقع ہوئی ہیں تو میں بھیجا گیا ہوں۔ دابۃ الارض۔ یاجوج ماجوج۔ دجالی وخر دجال کی حقیقت واصل کیفیت اس قرآن کے لانے والے پر بھی نہ کھلی۔

مسلمان ...... ارے کمبخت اب تو نفاق خوب پھوٹ نکلا۔ بے شرم۔ اب بھی تجھ میں جرأت ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ رسول اللہ تو فرماتے ہیں کہ یدفن معی فی قبری۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام میرے ساتھ دفن ہوں گے۔ اور تو کہتا ہے کہ ان کی قبر شام میں ہے۔ موجودہ قبر کے بارے میں تو نصاریٰ کا مصدق اور ان کے دوبارہ آنے میں جس کی تصدیق اسلام میں ہو چکی ہے تو نصارا کا مکذب ہے۔ وجہ یہی ہے کہ تجھے خود عیسیٰ بننا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ مسلمان تو ایک خونی مہدی اور خونی مسیح کے منتظر ہیں۔ کبھی خود ہی لکھتا ہے کہ ممکن ہے کہ جدل واقبال کے ساتھ بھی (مسیح) آجائے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔ (اے دروغ گو دیکھ اپنا انداز ص۹۰) تیرا حافظہ ٹھیک نہیں۔ بس مسلمان اسی عیسیٰ کے منتظر ہیں۔ وہ خونی نہیں۔ دائم المرض کنگال مفت خود دغاباز مسیح کو کیا کریں۔ حضرت عیسیٰ کو سخت وست کہنے کا کیا ڈھنگ نکالا ہے۔ اے بدزبان، کیا مسلمانوں کا عیسیٰ کوئی اور شخص ہے اور نصارا کا یسوع کوئی اور؟ کمبخت توبہ کر باز آ۔ فقط!

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد میں مورخہ ۲؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد ارشاد نے کی۔ جب کہ مہمان خصوصی پیر طریقت، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم فیصل آباد تھے۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، خطیب اہل سنت مولانا محمد عالم طارق، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری محمد عثمان مالکی نے حاصل کی۔ جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد عثمان نے سرانجام دیئے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری زاہد اقبال، قاری محمد اصغر، عبدالعلیم مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔

علماء کرام نے کہا کہ غازی ممتاز قادری کیس کی اپیل ہائی کورٹ میں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں ریمنڈ ڈیوس کی طرف سے دیت دے سکتی ہیں۔ تو ممتاز قادری کی طرف سے کیوں نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے امریکی دھمکیوں کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مادر وطن کی ایک ایک انچ زمین کے دفاع کے لئے پوری قوم فوج کے ساتھ ہے۔

چناب نگر (ربوہ) میں قادیانی ریاست کا خاتمہ کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر سابقہ ربوہ میں قادیانی ریاست کا خاتمہ کیا جائے اور ناکہ بندی کو بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ چناب نگر میں بھی حکومتی رٹ قائم کی جائے اور پاکستانی قوانین نافذ کئے جائیں۔ غیر مسلم قادیانیوں کی اجارہ داری ختم کی جائے اور چناب نگر میں دوسرے شہروں کی طرح مسلمانوں کو آنے جانے کی آزادی دی جائے اور قادیانی ناکہ بندی ختم کی جائے۔ قادیانی کمانڈوز کی جگہ پولیس تعینات کی جائے اور عملی طور پر چناب نگر کو کھلا شہر بنایا جائے اور حکومت پلاٹوں دکانوں کی خرید وفروخت پر خود رجسٹری فیس وصول نہیں کرے۔

تین کتابیں...... تین درخواستیں!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے احتساب قادیانیت ج۳۹ پریس بھجوادی ہے۔ امید ہے کہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر تک چھپ کر آ جائے گی۔ آج کی مجلس میں درخواست کرنا ہے کہ:

نمبر۱...... ۱۳۰۹ھ میں مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ نے ایک کتاب تحریر فرمائی۔ اس کا نام ’’بیان للناس‘‘ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کتب خانہ میں اس کا کرم خوردہ نسخہ ہے جس سے استفادہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ محترم ڈاکٹر بہاءالدین صاحب نے تحریک ختم نبوت میں اسے لیا۔ دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہوگئی۔ لیکن اس وقت سخت مایوسی ہوئی جب اس کتاب پر ان کا نوٹ پڑھا کہ ہم نے اس کی تلخیص کردی ہے۔ جبکہ احتساب قادیانیت میں بجائے تلخیص کے مکمل من وعن۔ یعنی اے ٹو زیڈ بتمام وکمال کتاب شائع کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں پہنچ کر فقیر کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہ رہا کہ قارئین لولاک واحباب علم سے درخواست کروں کہ ’’بیان للناس‘‘ مولانا عبدالمجید دہلویؒ کی کتاب جس کے پاس ہو وہ مطلع فرمائیں۔ فوٹو درکار ہے۔ بہت ہی ثواب ہوگا۔ کتاب چھپ گئی۔ بہت ہی سعادت کی بات ہوگی۔

نمبر۲...... جناب شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی نے ۱۹۰۳ء میں کتاب لکھی۔ اس کا نام ہے ’’اتمام البرہان علی مخالف الحدیث والقرآن لاثبات الحق الصریح فی حیات المسیح‘‘ اس کتاب کا مجلس کی لائبریری میں فوٹو ہے۔ احتساب قادیانیت کے لئے اس کا فوٹو کرایا تو اس سے ص۳۴، ۳۵ غائب ہیں۔ جس اہل علم کے پاس یہ کتاب ہو۔ وہ مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس سے یہ صفحات لے کر کتاب مکمل ہو اور پھر احتساب کی کسی جلد میں شامل ہو سکے۔

نمبر۳...... ’’حقیقت مرزائیت‘‘ نام کا رسالہ مولانا سید کرم حسین صاحب شاہ حنفی چشتی چوآسیدن شاہ ضلع جہلم نے فروری ۱۹۲۴ء میں تحریر فرمایا۔ اس کا فوٹو نسخہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری میں ہے۔ اس کا صفحہ ۱۰، ۱۱ غائب ہیں۔ براہ کرم جس کے پاس یہ کتابچہ ہو۔ وہ مطلع فرمائیں۔ العارض!

فقیر: اللہ وسایا!

رابطہ نمبر 0300-7314337

ضروری اعلان!

یاران طریقت، وقارئین لولاک! کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ’’احتساب قادیانیت‘‘ کے نام پر قدیم اکابر کے ردقادیانیت پر رشحات قلم کو یکجا کرنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ! یہ سلسلہ خوب سے خوب تر اور زور وشور کے ساتھ جاری وساری ہے۔ لگتا ہے کہ ذخیرہ زیادہ ہے اور ہماری رفتار اس کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ ان حالات میں فیصلہ کیا کہ ماہنامہ لولاک کے مستقل کچھ صفحات بھی قدیم ریکارڈ کی حفاظت کے لئے مختص کر دیئے جائیں۔ چنانچہ اس دفعہ مولانا سعداللہ لدھیانویؒ کے ایک رسالہ سے اس کام کو تجربہ کے طور پر شروع کر رہے ہیں۔ آپ بھی فرمائیں کہ کیسے رہے گا؟ ۔ادارہ

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ ادارہ!

شریعت وروحانیت: مصنف: مولانا غلام مصطفیٰ: صفحات:۲۳۲: قیمت: درج نہیں!

مصنف کتاب ہذا مولانا غلام مصطفیٰ صاحب ہیں۔ جو دارالعلوم پیپلز کالونی نمبر۲ فیصل آباد میں مدرس رہے ہیں اور دارالعلوم کے بانی حضرت مولانا مفتی زین العابدینؒ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ آپ نے اس کتاب میں بعض لوگوں کے روحانی عملیات کے نام پر خلاف شرع اعمال پر گرفت کی ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں جھنگ کے صوفی عبدالحق، لاہور کے کسی حبیب اللہ آزاد، لیہ کے حنیف وغیرہم۔ اس قبیلہ کے دوسرے لوگوں کے غیر شرعی طریقہ عملیات کا پردہ چاک کیا۔ ان لوگوں کی غیر شرعی اور غیر اخلاقی باتوں پر شرعی حدود میں بحث کی ہے۔ اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو ان جاہل ومکار وعیار عاملوں سے محفوظ رکھیں۔ انہوں نے شرعی حدود پامال کر کے خلق خدا کو گمراہی کے جنگل میں دھکیل دیا ہے۔ ان متذکرہ لوگوں پر بحوالہ بحث کی گئی ہے۔ ’’قاری عمر فاروق جامع مسجد خاتم الانبیاء عثمانیہ روڈ مین پارک فیصل آباد‘‘ کتاب کے ملنے کا پتہ درج کیا گیا ہے۔

الکلام المسیح فی رفع المسیح وختم النبوة کا الصح الصبیح: مصنف: جناب غلام نصیر چلاسی: صفحات:۱۰۸: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: طابع اسد محمود پرنٹنگ پریس گوالمنڈی راولپنڈی!

چلاس کے بزرگ عالم دین جنہیں کتاب کے ٹائٹل پر امام العارف اور ملک الشعراء تحریر کیا گیا۔ انہوں نے یہ کتاب تحریر فرمائی۔ اس میں رفع مسیح وعقیدہ ختم نبوت پر بحث کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی ملعون کا رد بھی کیا گیا ہے۔ کتاب عربی میں ہے۔ ترجمہ کے ساتھ شائع کی ہے۔ دائیں صفحہ پر عربی میں کتاب کا متن درج کیا ہے۔ بائیں صفحہ پر اس کا ترجمہ، اوّل سے آخر تک اس کا التزام کیا۔ یوں ایک سو آٹھ صفحہ کی یہ کتاب تیار ہوگئی۔ کاغذ بہت عمدہ لگایا ہے۔ جلد بھی بہت اچھی ہے۔

مجالس غور غشتیؒ: جامع: حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر: مرتب: مولانا مفتی محمد قاسم بجلی گھر: صفحات:۲۷۰: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مدرسہ فاروقیہ لالہ زار کالونی علاقہ مولانا بجلی گھر منڈی ارباب روڈ پشاور!

حضرت مولانا نصیرالدین غور غشتیؒ علاقہ چھچھ کے عالم ربانی تھے۔ دنیا آج بھی انہیں حضرت شیخ الحدیث کے نام سے یاد کرتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مولانا نصیرالدین غور غشتیؒ کو چھچھ کا امام بخاری کہا جاتا تھا۔ ہزاروں اکابر علمائے کرام کے استاذ تھے۔ قرآن وسنت کے سمندر کے شناور تھے۔ ان کو اللہ رب العزت نے بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان کا علم، علم نافع تھا۔ آپ جہاں متبحر عالم دین تھے وہاں آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے شیخ وقت بلکہ طریقت کے امام تھے۔ جامع الشریعہ والطریقہ حضرت مولانا نصیرالدین غور غشتیؒ کے آج سے پون صدی قبل ملفوظات آپ کے شاگرد اور متوسل حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر نے مرتب فرمائے۔ ملفوظات شیخ مولانا نصیرالدین غور غشتیؒ کے ہوں اور ان کے ملفوظات جمع کرنے والے خطیب اسلام مولانا محمد امیر بجلی گھر ہوں۔ خود ہی اندازہ فرمایئے کہ کسی طرح شریعت وطریقت کے سمندر کو، کوزہ میں بند کیا ہوگا۔ واقعی یہ کتاب علم تصوف میں ایک گرانقدر ولائق استفادہ اضافہ ہے۔ امید ہے کہ توجہ واحترام سے پڑھی جائے گی۔ مولانا محمد امیر صاحب کے جمع کردہ خزانہ کو آپ کے صاحبزادہ مفتی محمد قاسم نے عمدہ ترتیب سے عمدہ طور پر شائع کیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

37ویں یوم ختم نبوت کے حوالے سے ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد

7 ستمبر یوم ختم نبوت کے حوالے سے ملک بھر میں اجتماعات ہوئے۔ جس میں 7 ستمبر کا مرکزی پروگرام صوبہ خیبر پختونخواہ کے دارالحکومت پشاور، مردان عیدگاہ، مرکزی جامع مسجد بہی نوشہرہ میں بھی حسب سابق امسال 37واں یوم ختم نبوت انتہائی مذہبی ولولے سے منایا گیا۔1974,1953 کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے مجاہدین اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ کانفرنس کو براہ راست انٹرنیٹ پر براڈ کاسٹ کیا جارہا تھا۔ پشاور میں سکیورٹی کے خدشہ اور انتظامیہ کی درخواست پر کانفرنس ختم نبوت چوک قصہ خوانی کی بجائے مسجد قاسم علی خان میں منعقد کی گئی۔ مسجد اپنی کشادگی کے باوجود تنگ دامانی کا مناظر پیش کررہی تھی جس کی وجہ سے مسجد کے باہر سڑکیں بھی شرکاء سے اٹ گئیں جن کو بڑی سکرین کے ذریعے مسجد کے باہر قصہ خوانی بازار میں جلسے کی کاروائی دکھائی جارہی تھی۔ پشاور اور مردان ختم نبوت کانفرنس خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمدؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالغفور قریشی دامت برکاتہم کے زیرصدارت شروع ہوئی۔ جبکہ بہی کانفرنس کی صدارت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کی۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا تمام کانفرنسوں کے مہمان خصوصی تھے۔

پشاور میں کانفرنس کا آغاز قاری محمد عاصم سمیع کی تلاوت سے ہوا۔ جنہوں نے ختم نبوت کے حوالے سے آیت تلاوت فرما کر غلامان محمد عربی ﷺ کے دلوں کو گرمایا۔ ہدیہ نعت اور ترانہ ختم نبوت مولانا احسان قدیر اور طاہر رشید نے پیش کر کے مجمع لوٹ لیا۔ پروفیسر مولانا خیرالبشر نے اپنے دلآویز خطاب میں مجاہدین ختم نبوت اور شہداء کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب ملک کی تمام دینی اور مذہبی جماعتوں نے ایک پلیٹ فارم مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سٹیج سے 1974 میں یک جہتی کا اظہار کیا تو 90 سالہ قربانیاں رنگ لائیں۔ علماء کرام سیاسی زعماء اور اہل وطن نے جیلیں بھر کر غلامئی خاتم النبیین ﷺ کا ثبوت دیا اور بالآخر 7 ستمبر 1974 کو قومی اسمبلی پاکستان نے متفقہ طور پر مرزا غلام قادیانی اور اس کی ذریت کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد اطہر سے کاٹ کر غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے لئے یہ اعزاز ہے کہ اس تحریک کی قیادت خیبر تا کراچی اور قومی اسمبلی کے اندر اہل خیبر پختونخواہ کے علماء کرام نے فرمائی۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام خاتم النبیین ﷺ کی سنت ہے اور اس کام میں لگ جانا ایسا ہے جیسے صدیقی لشکر میں شامل ہو جانا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے جس کی اہمیت اللہ تعالی نے اس عقیدے کے لئے 100 آیتیں نازل فرما کر بیان فرمائی ہے۔ جبکہ آقائے مدنی ﷺ نے اپنے وصف ذاتی مقام ختم نبوت کے تحفظ

کے لئے 210 احادیث مبارکہ ارشاد فرمائی ہیں۔ مزید یہ کہ امت کا پہلا اجماع جو کہ صحابہ کرامؓ کا اجماع تھا ختم نبوت کے مسئلہ پر دور صدیقی میں ہوا۔ جبکہ مسیلمہ کذاب کے خلاف مسلح جہاد کیا گیا اور اسے کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر دور میں مسلمان حکمرانوں نے صدیقی سنت پر عمل کرتے ہوئے جھوٹے مدعیان نبوت کو جہنم واصل کیا۔ برصغیر میں انگریز سامراج نے مسلمانوں میں تشتت اور افتراق کا بیج اپنے غلام مرزا غلام قادیانی کے ذریعے بویا جس نے انگریز سرکار کی اطاعت اور جہاد کی منسوخی کا چرخہ چلایا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اور اس کے پیرو کاروں نے ہمیشہ ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچایا ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے درست فرمایا تھا کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی ان لوگوں کی سرپرستی اہل یورپ اسلام دشمنی کے لئے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خاتم المرسلین ﷺ کے پروانے ان کی عیاریوں سے خود کو باخبر رکھیں اور اپنی اولاد کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ رکھ کر قادیانیوں کے دجل وفریب سے بچائیں۔

قاری سمیع اللہ جان فاروقی نے فرمایا کہ ان کانفرنسوں کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ جو نئی نسل 90 کی دہائی سے بعد میں پیدا ہوئی ہے اپنے اسلاف کی عظیم قربانیوں سے آگاہ رہیں۔ اسی مقصد کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر سایہ تحفظ ختم نبوت کا کام کر کے حضور ﷺ کی شفاعت کے حقدار بننے کی کوشش فرمائیں۔

مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے فرمایا کہ اگر قادیانی چاند پر بھی چلے گئے تو وہاں بھی ان کا پیچھا کیا جائے گا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو ملکی آئین کا پابند بنایا جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984 پر عمل درآمد کرایا جائے۔ پشاور کانفرنس میں قرار دادیں مولانا شفیق الرحمٰن نے پیش کیں۔

پشاور کانفرنس کے شرکاء میں حضرت شیخ مولانا عبدالغفور قریشی، صاحبزادہ مولانا قاری محمد ذکریا، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا نور الحق نور، پروفیسر مولانا خیر البشر، پروفیسر مولانا اشفاق، حضرت مولانا میاں گل طوفان، مولانا لعل دادشاہ، قاری محمد حسین، مفتی عبدالشکور، مفتی واجد علی، مولانا عبد الکریم، قاری محمد عاصم، مولانا شفیق الرحمٰن، حکیم تاج محمد، مولانا بخت زادہ، مولانا سعید احمد، قاری شہادت عمر، مولانا محمود الحسن، مولانا قاری سیف اللہ، مولانا عابد کمال اور مجلس پشاور کے ٹاؤن ناظمین نائب ناظمین اور ضلع بھر کی دینی قیادت وعوام نے بھرپور شرکت فرمائی۔

مردان کانفرنس جو کہ جامع مسجد کسئی میں منعقد ہونی تھی۔ شرکاء کی کثرت کی وجہ سے اس کو عیدگاہ شمسی روڈ میں منعقد کیا گیا۔ مردان کانفرنس میں قادیانی مصنوعات اور قادیانیوں سے مکمل سوشل بائیکاٹ کا عہد لیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت شیخ مولانا عبدالغفور قریشی نے فرمائی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا اللہ وسایا تھے۔ مردان کانفرنس کثیر تعداد میں علماء کی شرکت کی وجہ سے بہت بارونق اور تاریخی اعتبار سے نہایت کامیاب رہی۔ کانفرنس سے مقامی بزرگ علماء کے بیانات کے علاوہ مولانا الیاس گھمن، مولانا اللہ وسایا اور مجلس صوبہ خیبر پختونخواہ کے امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کا تاریخی خطاب ہوا۔

کانفرنس میں تلاوت کلام پاک اور نعت مقبول سے شرکاء کے دلوں کو گرمایا گیا۔ جبکہ کانفرنس کا اختتام

حضرت شیخ مولانا عبدالغفور قریشی کی پرسوز اور رقت انگیز دعا سے ہوا۔ مردان کانفرنس کے شرکاء میں حضرت شیخ مولانا عبدالغفور قریشی، صاحبزادہ مولانا قاری محمد ذکریا، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا الیاس گھمن، مفتی رشید صاحب، مفتی خالد، حافظ فضل خالق، مولانا سعیداللہ، مولانا قاضی عمر خطاب، قاری اکرام الحق، مفتی اعظم افریقہ رضاء الحق، حضرت مولانا غلام ربانی المعروف محب بابا جی، شیخ الحدیث حضرت مولانا اسرائیل، مولانا اعزاز الحق، سابقہ ایم این اے مولانا شجاع الملک، مولانا اسرار الحق حقانی، مولانا قاری عبدالغفور، مولانا ندیم، مولانا فضل علیم، مولانا مفتی سجاد الحجابی، مولانا فیضان الحق صوابی، مولانا عابد کمال اور ضلع بھر کی دینی قیادت نے شرکت فرمائی۔

پبی ضلع نوشہرہ میں پہلی مرتبہ مسجد خان خیل میں یوم ختم نبوت کے حوالے سے کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس میں مقامی علماء اور کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت فرمائی۔ پبی کانفرنس کی صدارت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا تھے۔ حضرت مولانا کے خصوصی بیان کے بعد اختتامی بیان اور دعا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کی۔ کانفرنس میں مولانا محمد زاہد جامع مسجد خان خیل، مولانا قاری محمد اسلم، مفتی حاکم علی، مفتی فضل غنی، مولانا عابد کمال اور ضلع بھر کی دینی قیادت نے شرکت فرمائی۔ حضرت شیخ مولانا عبدالغفور قریشی پشاور میں رات گذار کر صبح مردان کانفرنس میں شرکت کے بعد ٹیکسلا روانہ ہوگئے، جس کے بعد انہوں نے کرک ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرنی تھی۔ جبکہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا پبی سے مانسہرہ کے ساتھیوں عبدالرؤف روفی اور یاسر کے ہمراہ چھچھ اور کالا ڈھاکہ تعزیتی دورے پر روانہ ہوگئے۔

قراردادیں...... 37ویں یوم ختم نبوت کانفرنس 7 ستمبر 2011ء، قصہ خوانی پشاور

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کا یہ عظیم الشان اجتماع تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء 1974ء کے قائدین کارکنوں اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے، جن کی لازوال قربانیوں اور بے مثال جدوجہد کے ثمرہ میں 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اسی مشن کے طفیل 1984ء میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا۔

☆...... یہ اجتماع موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور ملک وملت کے خلاف سازشوں کی بھرپور مذمت اور حکومتی بے حسی اور سرپرستانہ رویے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے، یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سرپرستی کر کے شمع رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پروانوں کی دل آزاری نہ کی جائے اور قادیانیوں کو تمام حساس اور کلیدی آسامیوں سے ہٹا کر امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984ء کا پابند بنایا جائے۔

☆...... یہ اجتماع وطن عزیز کے مختلف حصوں میں بے گناہ مسلمانوں کا ملکی اداروں اور غیر ملکی قوتوں کی ظالمانہ بمباری اور قتل عام کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اپنی ہی عوام کو اس بے دردی سے قتل کرنے کی بجائے ان کو تحفظ فراہم کرے۔ اور غیر ملکی فوجوں کی دخل اندازی سے اپنی سرحدات کو محفوظ بنائے۔

☆...... یہ اجتماع واضح کرنا چاہتا ہے کہ بشمول پاکستان دنیا کے کسی بھی ملک میں ہونے والی دہشت گردی

سے علمائے کرام کا کوئی تعلق نہیں، بلکہ ایک سازش کے تحت جید علمائے کرام کو آئے دن دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کیا جا رہا ہے جبکہ مرکزی حکومت صرف تماشہ دیکھتی ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ، حضرت علامہ یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مفتی جمیل خانؒ، مولانا نذیر احمد تونسویؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جانؒ، مولانا سعید احمد جلالپوریؒ واکابر علماء کے قاتلوں کا آج تک کوئی سراغ نہیں لگایا گیا یہ سب دین دشمنی پالیسی کا ثبوت ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت جلالپوریؒ کے قتل کے کیس میں نامزد ملزم کو گرفتار کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع وطن عزیز، کشمیر، افغانستان، فلسطین، لیبیا، عراق اور دیگر مسلم ممالک کے سلسلہ میں امریکہ اور یورپی ممالک کے دوغلے کردار کی سخت مذمت کرتا ہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع پاکستان میں اکثر این جی اوز کی اسلام کے خلاف قادیانیت کی حمایت بہائیت اور عیسائیت کے پرچار اور امدادی کاموں کی آڑ میں اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جو این جی اوز اس گھناؤنے کام میں مشغول ہیں ان پر پابندی لگائی جائے۔

☆...... یہ عظیم اجتماع مرکزی حکومت اور وزارت مذہبی امور سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی ٹریول ایجنٹوں سے حج کا کوٹہ واپس لیا جائے جو کہ قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کر کے عازمین حج کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ اسطرح حرمین شریفین کی بے حرمتی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام پامال ہوتے ہیں۔ (تین سال پہلے بھی 100 قادیانیوں کو ان کی مشکوک سرگرمیوں پر جدہ میں گرفتار کیا گیا)

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی دہشت گرد ادارے اور قادیانی عسکریت پسند تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور ان کے اکاؤنٹس کی فی الفور چھان بین کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام سے اپیل کرتا ہے کہ دنیائے کفر کے مذموم عزائم کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں اور ان نام نہاد مسلمان کہلانے والے طبقہ کی بھرپور مذمت کرتا ہے جو کہ غیر کی امداد پر آئمہ اربعہؒ خصوصاً امام اعظم (ابوحنیفہؒ) اور اہل سنت والجماعت کیخلاف ایک گہری خطرناک سازش کے ذریعے ملک میں انتشار پیدا کر کے دشمنان اسلام کی تقویت کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

☆...... پرویزی دور حکومت سے قبل کی اسلامی نظریاتی کونسل کی منظور کردہ سفارشات پر قانون سازی کی جائے اور ملک میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع جملہ اہل اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر میدان میں ساتھ دیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے لے کر آج تک پر امن تبلیغی جدوجہد کے ذریعے مسلمانوں میں عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے مقدس مشن کے فروغ کے لئے عدم تشدد کی پالیسی پر گامزن ہے۔ لہذا یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علماء سے عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے تحفظ کے لئے مہینہ میں ایک جمعہ اور اسلامیان پاکستان سے فی یوم دس منٹ تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کو دینے کی اپیل کرتا ہے۔

ایبٹ آباد یوٹیلیٹی سٹورز نے شیزان کی مصنوعات اٹھوادیں

ختم نبوت یوتھ فورس کے گزشتہ اجلاس میں یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن کو یہ وارننگ دی گئی تھی کہ وہ شیزان کی سرپرستی ترک کردیں اور سٹوروں پر سے شیزان کی تمام مصنوعات چار اگست تک اٹھالیں ورنہ اس کے خلاف تحریک چلائی جائے گی اور اگر ضرورت پڑی تو یوٹیلٹی سٹورز کے بائیکاٹ کا بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس پر بدھ تین اگست کو ایبٹ آباد کے اکثر سٹوروں سے شیزان کی مصنوعات اٹھائی گئی اور ایک خصوصی کریک ڈاؤن میں ان پر ان کی فروخت بند کردی گئی ہے۔ شہریوں نے اس کامیابی پر ختم نبوت یوتھ فورس کو مبارکباد پیش کی ہے۔

ایس ایچ او کی مرزائیت نوازی اور ختم نبوت کی فتح

خاں دا چک تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مورخہ ۷؍ستمبر کے حوالے سے ہر سال ختم نبوت کے بینرز لگائے جاتے ہیں۔ اس سال بھی یوم فتح ۱۹۷۴ء فتح ختم نبوت کے بینرز لگائے۔ تھانہ صدر کمالیہ کے ایس ایچ او بنام الیاس جٹ نے جاکر مرزائیت نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے بینرز اتار دیئے اور ختم نبوت کے رضا کار حافظ عدیل ارشد کو حراست میں لے لیا اور مسئلہ ختم نبوت کو سیاسی مسئلہ اور ایک فرقہ قرار دیتے ہوئے شہدائے ختم نبوت پر طعن تشنیع کرنے لگا۔ اب موجودہ صورتحال پر حافظ عدیل ارشد کو تو احباب نے چھڑوالیا۔ الیاس جٹ کی مرزائیت نوازی پر بڑا افسوس ہوا۔ جامعہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ میں علماء کرام کو اکٹھا کر کے پریس کانفرنس کی گئی۔ جس میں علماء کرام نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ آئین پاکستان پر طعن تشنیع کرنے والا مرزائیت نوازی اور مسئلہ ختم نبوت کو ایک سیاسی اور فرقہ وارانہ لبادہ اوڑھا کر اہل اسلام کے دلوں کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ ہم اس کی برطرفی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جمعہ کو کمالیہ کی مساجد میں مطالبات پیش کئے جائیں۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا جامعہ نعمانیہ میں، حضرت مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا عبدالحکیم نعمانی نے خضریٰ مسجد اور الکریم میں مولانا محمد خبیب نے نیم والی مسجد میں بیانات کئے اور بھرپور احتجاج اور مطالبات پیش کئے۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا یہ مسئلہ آج کا نہیں ساڑھے چودہ سو سالہ اجماعی مسئلہ ہے۔ اس کے لئے قربانیاں ہوچکی ہیں اور مسئلہ حل ہوچکا ہے۔ الیاس جٹ کے کہنے سے آئین پاکستان اور شریعت کا مسئلہ بدلنے والا نہیں ہے۔ بعد جمعہ کے مولانا نے صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے اور فرمایا اس کی معافی یا تبدیلی تک ہمارا احتجاج باقی رہے گا۔ بالآخر دوسرے روز انتظامیہ جس میں ڈی ایس پی اور ایس ایچ او متعلقہ افراد نے جامعہ فاروقیہ میں علماء کرام سے معافی مانگ لی۔ ایک مرتبہ پھر کفر مرزائیت ہار گئی اور اسلام جیت گیا۔

حاجی عمردین کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے نائب امیر حاجی عمردین کے فرزندار جمند محمد قاسم ۵۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور صحیح العقیدہ مسلمان تھے۔

رانا مشتاق احمد نون کو صدمہ

رانا مشتاق احمد نون کے فرزندار جمند رانا محمد سلیم نون گذشتہ روز حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک مذکورہ بالا حضرات کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لیے

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

مجلس تحفظِ ختم نبوت کو دیجیے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمد للہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس...... ملتان میں علماء کے لیے سالانہ سہ ماہی رد قادیانیت کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک ...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... احتساب قادیانیت 39 جلدیں...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4583486-4783486

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

حضرت اقدس مولانا عبد المجید لدھیانوی دامت برکاتہم — امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم — نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت خواجہ عزیز احمد مدظلہ — نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری — مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی مراکز کے فون نمبر

اسلام آباد 2629186	راولپنڈی 5551675	سیالکوٹ 0300-7442657	گوجرانوالہ 4215683	لاہور 5862404	سرگودھا 3710474	چناب نگر 6212611	جھنگ 0307-3780833	خانیوال 0301-7819488	چیچہ وطنی 0300-7832556	بہاولنگر 0333-6308300	اٹک 0321-5247893
بہاولپور 0300-6851566	ملتان 4783486	رحیم یار خان 0301-7550790	سکھر 5625483	پنو عاقل 0301-3405745	ٹنڈو آدم 571613	حیدرآباد 3868948	کنری 558650	کوئٹہ 2841995	ژوب 412736	کراچی 2780337	قصور 0300-6950964